نبی کریم ﷺ کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

امثال جامع ترمذی

مفتی محمد کریم خان
P.H.D (سکالر) و ایم فل علوم اسلامیہ

پروگریسو بکس

علماء اہلسنت کی کتب PDF میں
حاصل کرنے کیلیے
تحقیقات چینل ٹیلیگرام جوائن
کریں
https://t.me/tehqiqat
گوگل سے ڈاؤن لوڈ کرنے لئے
https://
archive.org/details/
@zohaibhasanattari

طالب دعا زوہیب حسن عطاری

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیان کردہ مثالوں پر مشتمل

امثالِ جامع ترمذی

مفتی محمد کریم خان

P.H.D (سکالر) و ایم فل علوم اسلامیہ

پروگریسو بکس لاہور

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اُردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

امثالِ جامع ترمذیؒ

نام کتاب ———— امثالِ جامع ترمذیؒ

مترجم ———— مفتی محمد کریم خان

ناشر ———— چوہدری میاں غلام رسول
میاں جواد رسول، میاں شہزاد رسول

پرنٹرز ———— آصف صدیق پرنٹرز، لاہور

قیمت ———— /= روپے

ملنے کے پتے

ملت پبلی کیشنز
فیصل مسجد اسلام آباد Ph: 051-2254111
E-mail: millat_publication@yahoo.com

اسلام بک ڈپو
۱۲۔ گنج بخش روڈ لاہور فون 042-37112941 0323-8436776

شوروم ملت پبلی کیشنز دوکان نمبر 5- مکہ سنٹر 40 اردو بازار لاہور 0321-4146464
Ph: 042-37239201 Fax: 042-37239200

پروگریسو بکس
یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَائِمًا أَبَدًا
عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّھِمِ
مُحَمَّدٌ سَیِّدُ الْکَوْنَیْنِ وَالثَّقَلَیْنِ
وَالْفَرِیْقَیْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ

کے نام

فہرست ابواب وموضوعات

عنوانات		صفحہ نمبر

مقدمہ

اللہ تبارک وتعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ جس نے ہمیں مسلمان گھرانے میں پیدا کیا، مسلمان بنایا، اپنے پیارے محبوب حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی اُمت میں پیدا فرمایا اور اسلام جیسی عظیم نعمت سے نوازا۔

اور بے انتہا درود وسلام ہو۔اس کے محبوب مکرم رسول معظم ﷺ پر کہ جنہوں نے اپنی ساری زندگی ہم جیسے گناہگاروں کی بخشش کیلئے دعائیں کرتے گذاری اور جب بھی کوئی اہم موقع آیا اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے عنایات ونوازشات ہونے لگیں تو اس غمخوار اور سراپا رحمت ہستی نے یہ دعا ضرور کی، کہ یا اللہ میری اُمت کو بخش دے۔

حضور رحمت عالم ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے اُمتیوں کی ہدایت وراہنمائی فرماتے ہوئی گذاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو بھی امت کو ہدایت وراہنمائی کے دو سرچشمے عطا فرمائے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

ترکت فیکم امرین لن تضلوا ما تمسکتم بھما:

"کتاب اللہ وسنۃ نبیہ"(۱)

"کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو تھامے رکھو گے گمراہ نہ ہو گے (وہ دو چیزیں ہیں) اللہ کی کتاب اور سنتِ نبی ﷺ یعنی حدیث"۔

قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی تعلیمی، معاشرتی، سیاسی، معاشی اور مذہبی زندگی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایات اور راہنمائی فراہم کرتے ہیں جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کی بات بذریعہ مثالیں ہمارے ذہن نشین کرانا بھی ہے۔چنانچہ قرآن وحدیث

ا۔ i۔ موطا امام مالک، رقم الحدیث ۱۵۹۴ ii۔ مستدرک امام حاکم، رقم الحدیث ۳۱۹

دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، معاملات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں سابقہ انبیاءِ کرام اور گذشتہ اقوام کی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔تا کہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان سے مسائل حاصل کریں، یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفہ استعمال کرتے چلے آئے ہیں۔ چنانچہ آپ کو کوئی ایسی زبان نہ ملے گی جس میں مثالیں موجود نہ ہوں۔

چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن وحدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصود صرف مثالیں بیان کر دینا نہیں ہے بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا، اور لوگوں کو پند ونصائح کرنا ہے۔

امثال القرآن پر کافی کام ہو چکا ہے لیکن امثال الحدیث ایک ایسا موضوع ہے جس پر کام بہت کم ہوا ہے۔ اس موضوع سے متعلق جو مواد ہے وہ بڑی بڑی کتب میں پھیلا ہوا ہے، جن تک عام لوگوں کی رسائی بہت مشکل کام ہے۔ یہ مواد بڑی بڑی ضخیم کتب میں پھیلا ہوا ہے اور ان تمام کتب میں موجودہ مثالوں کا تجزیہ کرنا اور ان سے مستنبط مسائل ونصائح کا احاطہ کرنا، یہ ایک وسیع موضوع ہے اور اس کیلئے کئی دفتر درکار ہیں۔ اس سے پہلے میں نے کتب احادیثِ صحاح ستہ میں سے صحیح بخاری شریف سے "امثال صحیح بخاری" کے نام سے اور صحیح مسلم شریف سے "امثال صحیح مسلم" کے نام سے مثالیں جمع کیں تھیں۔ اب اللہ تعالیٰ کی توفیق سے اس سلسلہ تحقیق کو آگے بڑھاتے ہوئے اس کتاب میں کتب احادیث صحاح ستہ کی تیسری کتاب جامع ترمذی سے امثال الحدیث کا انتخاب کیا ہے تا کہ ممکنہ حد تک اس کتاب میں موجود مثالوں کا احاطہ ہو سکے، اور جو مثالیں اس کتاب میں بیان ہوئیں ہیں ان سے حاصل ہونے والے مسائل اور نصیحتیں ایک کتابی شکل میں جمع ہو جائیں، تا کہ لوگ آسانی کے ساتھ ان مثالوں سے مستفید ہو سکیں۔ اس کتاب کی تالیف میں علامہ محمد طاہر (مدرس، شعبہ درسِ نظامی، المرکز الاسلامی، لاہور) نے خصوصی تعاون کیا اور کتاب کی کمپوزنگ، پروف ریڈنگ اور نظر ثانی بڑی عرق ریزی سے کی، میں ان

کا مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ ان کے علم وعمل میں برکت عطا فرمائے۔ میں اس کتاب کی اشاعت پر جناب میاں شہزاد رسول اور میاں فواد رسول (مالک پروگریسو بکس، لاہور) کا تہہ دل سے مشکور ہوں، اللہ تعالیٰ اپنے حبیب مکرم شفیع معظم ﷺ کے طفیل ان کے کاروبار میں ترقی عطا فرمائے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ آقا کریم ﷺ کے توسل سے میری اس کوشش کو قبول فرمائے، اس کا نفع دائمی فرمائے اور میری خطاؤں سے درگزر فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الکریم وصلی اللہ تعالی علی خیر خلقہ محمد وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

ڈاکٹر محمد کریم خان سعد رانی عفی عنہ
اچھرہ، لاہور

۱۸ ذیقعد ۱۴۳۲ھ بمطابق ۱۷ اکتوبر 2011ء

موبائل نمبر: 0321-4268967

مختصر حالات امام ترمذی

آپ کا پورا نام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورۃ بن موسیٰ بن الضحاک السلمی الترمذی ہے۔
آپ صحاح ستہ میں سے مشہور کتاب جامع ترمذی کے مصنف ہیں۔ آپ راویوں کے بارہویں طبقہ میں سے ہیں۔(۱) امام ترمذی ۲۰۹ھ میں بلخ کے شہر ترمذ میں پیدا ہوئے جو دریائے جیحون کے قریب واقع ہے۔(۲) امام ترمذی ان آئمہ کرام میں سے ہیں جن کی علم حدیث میں پیروی کی جاتی ہے۔ انہوں نے جامع تواریخ اور علل جیسی عظیم کتب تحریر کیں۔ وہ ایک ثقہ عالم تھے اور ایسا حافظہ رکھتے تھے کہ لوگ حفظ میں ان کی مثال دیا کرتے تھے۔(۳)

امام ترمذی امام بخاریؒ کے شاگرد تھے، نصر بن محمد خود امام ترمذی سے روایت کرتے ہیں کہ ایک دن امام بخاری نے ان سے کہا کہ تم نے مجھ سے اس قدر استفادہ نہیں کیا جتنا استفادہ میں نے تم سے کیا ہے۔ عمران بن علان نے کہا کہ امام محمد بن اسماعیل بخاری نے فوت ہونے کے بعد اہل خراسان کے لیے علم و عمل میں امام ترمذی جیسا کوئی شخص نہیں چھوڑا۔(۴)

امام ترمذی نے امام قتیبہ بن سعید، ابراہیم بن عبداللہ ھروی، عبداللہ بن معاویہ، امام محمد بن اسماعیل بخاری، امام مسلم بن حجاج قشیری اور امام ابوداؤد جیسے صاحب علم و فضل اساتذہ سے علم حاصل کیا۔(۵)

۱۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تقریب التہذیب، ج ۲، ص ۲۰۶، مطبوعہ دار المعرفہ بیروت، لبنان، ط ۳، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱

۲۔ حموی، یاقوت بن عبداللہ، ابوعبداللہ شہاب، معجم البلدان، ج ۲، ص ۲۷، مطبوعہ السعادۃ بجوار محافظہ مصر، ۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء

۳۔ ابن حجر، احمد بن علی، شہاب الدین عسقلانی، تقریب التہذیب، ج ۹، ص ۳۸۸، مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف النظامیہ الکائنۃ، ھند، ۱۳۲۶ھ

۴۔ ایضاً، ص ۳۸۹

۵۔ ذہبی، شمس الدین، تذکرۃ الحفاظ، ج ۲، ص ۶۳۴، مطبوعہ معارف اسلامیہ، حیدرآباد، ہند

امام ترمذی نے درج ذیل تصانیف یادگار چھوڑی ہیں۔

۱۔جامع ترمذی ۲۔کتاب العلل ۳۔کتاب التاریخ

۴۔کتاب الزہد ۵۔کتاب الاسماء والکنی ۶۔کتاب الشمائل النبویہ(۶)

امام ترمذی نے ۱۳رجب ۲۷۹ھ کو شہر ترمذ میں وفات پائی اور وہیں آپ مدفون ہیں۔(۷)

جامع ترمذی:

اس کتاب کا پورا نام "الجامع المختصر من السنن ومعرفة الصحیح والمعلول وما علیہ العمل"(۸) ہے یہ کتاب امام ترمذی کی سب سے زیادہ مشہور و مقبول تصنیف ہے۔ ترتیب صحاح ستہ میں جامع ترمذی کو بعض نے سنن نسائی اور ابوداؤد کے بعد ذکر کیا، بعض نے صحیح بخاری اور صحیح مسلم کے بعد تیسرے درجہ میں لکھا اور حافظ ابن اثیر اور شیخ ابو اسماعیل ھروی نے جامع ترمذی کو صحاح ستہ میں سب سے احسن اور زیادہ مفید لکھا ہے۔(۹)

اس بارے میں ڈاکٹر خالد علوی لکھتے ہیں: مجموعی حدیثی فوائد کے اعتبار سے اس کتاب کو تمام کتابوں پر فوقیت دی گئی ہے۔

اول: اس وجہ سے کہ اس کی ترتیب عمدہ ہے اور تکرار نہیں ہے۔

دوم: اس میں فقہاء کا مذہب اور اس کے ساتھ ہر ایک کا استدلال بیان کیا گیا ہے۔

سوم: اس میں حدیث کی انواع مثلاً صحیح، حسن، ضعیف، غریب اور معلل وغیرہ کو بیان کیا گیا ہے۔ تبویب فقہ، علل حدیث، صحیح وضعیف، اسماء وکنی، جرح وتعدیل، شذوذ، موقوف اور مدرج وغیرہ کا بیان ہے۔

چہارم: اس وجہ سے کہ اس میں راویوں کے نام، ان کے القاب، اور کنیت کے علاوہ ان فوائد کو بھی بیان کیا گیا ہے جن کا علم الرجال سے متعلق ہے۔

پنجم: امام ترمذی کی کتاب امام بخاری اور امام ابوداؤد دونوں طریقوں کی جامع ہے۔

۶۔سعیدی، غلام رسول، تذکرۃ المحدثین، ص ۲۳۰، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط۴، ۱۴۲۸ھ/۲۰۰۷ء

۷۔ابن عماد، عبدالحی، حنبلی، شذرات الذھب، ج۲، ص ۱۷۴، مطبوعہ المکتب التجاری، بیروت

۸۔مقدمۃ عارضۃ الاحوذی بشرح جامع الترمذی، تحقیق اسم جامع الترمذی، ج۱، ص ۵، دار الفکر، بیروت، لبنان ۱۴۲۵ھ-۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء

۹۔تذکرۃ المحدثین، ص ۲۳۱

ششم: ایک طرف اس کتاب میں احادیث احکام میں سے ان احادیث کا تذکرہ کیا گیا ہے جن پر فقہاء کا عمل ہو رہا ہے، دوسری طرف اس کو صرف احکام کے لیے مختص نہیں کیا بلکہ امام بخاری کی طرح سب ابواب کی احادیث لے کر کتاب کو جامع بنا دیا گیا اور اس پر مستزاد یہ کہ علوم حدیث کی مختلف انواع کو کتاب میں اس طرح سمو دیا ہے کہ وہ علم حدیث کا ایک گلدستہ بن گئی ہے۔(١٠)

صنفت هذا المسند الصحيح وعرضته على علماء الحجاز فرضوا به عرضته على علماء العراق فرضوابه عرضته على علماء خراسان فرضوا به، ومن كان في بيته هذا الكتاب فكانما في بيته نبي ينطق وفي روايته يتكلم ۔(١١)

ترجمہ: میں نے اس کتاب کو تصنیف کر کے علماء حجاز پر پیش کیا تو انہوں نے اس کو پسند کیا، میں نے علماء عراق پر پیش کیا تو انہوں نے پسند کیا، پھر علماء خراسان پر پیش کیا تو انہوں نے بھی اس کو تحسین کی نگاہ سے دیکھا۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: جس شخص کے گھر میں یہ کتاب ہو وہ یوں سمجھے گویا اس کے گھر میں نبی کلام کر رہا ہے۔

امام ابو اسماعیل عبد اللہ بن محمد انصاریؒ فرماتے ہیں:

كتابه عندي انفع من كتاب البخاري ومسلم لان كتابي البخاري ومسلم لايقف على الفائدة منها الا المتبحر العالم وكتاب ابي عيسىٰ يصل الى فائدة كل احدمن الناس ۔(١٢)

ترجمہ: امام ترمذی کی کتاب میرے نزدیک بخاری ومسلم کی کتاب سے زیادہ نافع ہے کیونکہ بخاری ومسلم کی کتابوں سے تو صرف متبحر عالم ہی فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ لیکن ابو عیسیٰ ترمذی کی کتاب سے ہر شخص فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

١٠۔ خالد علوی، ڈاکٹر، حفاظت حدیث، ص ٣٠٩، الفیصل، ناشران، لاہور، ٢٠٠٨ء

١١۔ تذکرۃ الحفاظ، ج ٢، ص ٦٣٤

١٢۔ المقدسی، محمد بن طاہر، شروط الائمۃ الستۃ، مطبوعہ مصر، ١٣٢٣ھ

باب اول

تعارف واہمیت

فصل اول امثال الحدیث کی ضروت واہمیت

فصل دوم احادیث ترمذی میں وجوہِ غرابت

فصل سوم جامع ترمذی کی غریب احادیث کی سنداً تخریج

فصل چہارم غرائب ترمذی پر نقد وجرح کی ضرورت

فصل اول

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت

The last prophet of God,Hazrat Muhammad (SAW) led his whole life in guiding and leading his companions and folloewrs to the right path and before he passed away he gave them two Sources of guidance.He(SAW)said:"I am leaving two things amongst you,as long as you will keep attachment with them you will never be misguided, thoese are Qura'an and Sunnah"

Qura'an & Hadith are two such type of codes of life wich are gave sufficient to guide the Muslims through all their aspects of their life on educational, social, political, econmical and religious.Qura'an & Hadith give us the guidance by many ways. One of them is to impress us by admonition of righteousness through examples. So in both Qura'an & Hadith, there are many examles of Oneness of Allah, prophethood, faith, ethics revolutionary measeres, and many other topics. The importance and necessity of examples of Hadith described in this artical.

حضور رحمت ﷺ نے اپنی تمام عمر اپنے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین اور اپنے امتیوں کی ہدایت و راہنمائی فرماتے ہوئے گزاری اور جب اس دنیا سے وصال فرمایا تو بھی ہمارے لیے ہدایت ورہنمائی کے دو سرچشمے چھوڑ گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

''کہ میں تم میں دو چیزیں چھوڑے جا رہا ہوں جب تک تم ان دونوں کو مضبوطی سے تھامے رکھو گے، گمراہ نہ ہو گے اور وہ دو چیزیں ہیں اللہ کی کتاب یعنی قرآن اور سنت رسول یعنی حدیث''۔ (۱)

قرآن اور حدیث دو ایسے مجموعے ہیں جن سے مسلمانوں کو اپنی معاشی، سیاسی اور مذہبی زندگی غرضیکہ زندگی کے ہر پہلو کے متعلق ہر طرح کی معلومات ملتی ہیں۔ قرآن اور حدیث کئی طریقوں سے ہمیں ہدایات اور رہنمائی فراہم کرتے ہیں۔ جن میں سے ایک طریقہ ہدایت کے بات بذریعہ مثالیں ہمارے ذہن نشین کرانا بھی ہے۔ چنانچہ قرآن اور حدیث دونوں میں توحید، رسالت، عقائد، عبادات، اصلاحات، اخلاقیات اور دیگر موضوعات کے بارے میں مثالیں بیان ہوئی ہیں تا کہ یہ ہمارے لیے ہدایت کا باعث بنیں اور ہم ان سے عبرت حاصل کریں اور یہ طریقہ یعنی مثالوں کے ذریعے سے کوئی بات لوگوں کو سمجھانا، ایسا طریقہ ہے جسے ہر زمانے، ہر علاقے اور ہر زبان کے عقلاء اور فلاسفرا استعمال کرتے چلے آئے ہیں، چنانچہ آپ کو کوئی زبان ایسی نہ ملے گی جس میں مثالیں نہ ہوں۔

چنانچہ اسی رواج کو پیش نظر رکھتے ہوئے قرآن و حدیث میں بھی مثالیں بیان ہوئی ہیں۔ جن کا مقصود صرف مثالیں بیان کر دینا ہی نہیں ہے بلکہ ان مثالوں کے ذریعے درس عبرت دینا ہے اور لوگوں کو پند و نصائح کرنا ہے۔ اب حدیث اور مثال کا مفہوم و مقصد بیان کیا جاتا ہے۔

۱۔ مالک، ابن انس، امام الموطاء القدر، دار الفجر للتراث، القاہرہ، ۱۴۲۶ھ/۲۰۰۵ء، رقم ۳، ص ۵۹۸

حدیث کا لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم

لغوی معنیٰ:

یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور مؤنث کے طور پر استعمال ہوتا ہے یہ لفظ قدیم کی ضد ہے اور واحد کا صیغہ ہے، اس کی جمع کیلئے حداث، حدثاء، احادیث، حدثان، کے الفاظ استعمال ہوتے ہیں۔ یہ لفظ درج ذیل معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

بات، نئی چیز، بیان، ذکر، قصہ، کہانی، تاریخ، خبر، جدید، نیا، داستان، افسانہ۔(۲)

اصطلاحی معنیٰ: اصطلاح شرع میں لفظ حدیث نبی کریم ﷺ کے قول، فعل یا تقریر کو کہتے ہیں اور اثر صحابی کے قول، فعل یا تقریر کو، اسی طرح تابعی کے قول، فعل یا تقریر کو بھی حدیث کہتے ہیں، اور کبھی اثر کو حدیث اور حدیث کو اثر بھی کہتے ہیں۔(۳)

۲۔ i۔ یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد، مطبوعہ دار المشرق بیروت، لبنان، ج، ص ۱۹۳
ii۔ فیروز الدین، فیروز اللغات جامع نیا ایڈیشن، مطبوعہ فیروز سنز لاہور، ۱۹۶۷ء، ج، ص ۵۶۴
iii۔ سرھندی، وارث، علمی اردو لغات جامع، علمی کتاب خانہ لاہور، ج، ص ۶۴۳
iv۔ کریم الدین، کریم اللغات مع اضافہ عظیم اللغات، مطبوعہ مقبول اکیڈمی لاہور، ۱۹۸۸ء، ج، ص ۸۱
v۔ بلیاری، عبد الحفیظ، ابو الفضل، مصباح اللغات، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ۱۹۸۲ء، ج، ص ۴۱
vi۔ پرویز، غلام احمد، لغات القرآن، مطبوعہ ادارہ طلوع اسلام لاہور، ۱۹۶۰ء، ج، ج ۲، ص ۴۷۸
vii۔ قاضی، زین العابدین، قاموس القرآن، مطبوعہ دار الاشاعت کراچی، ۱۹۷۸ء، ج، ص ۲۰۵
viii۔ وحید الزمان، لغات الحدیث، مطبوعہ نور محمد اصح المطابع کراچی، ج، ص ۳۱
ix۔ قاسمی، وحید الزمان، القاموس الوحید، ادارہ اسلامیات لاہور، کراچی، ط ۱، ۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء، ج، ص ۳۱۷
x۔ غیاث الدین، محمد، غیاث اللغات، مطبوعہ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی، ج، ص ۱۶۹
xi۔ احمد رضا، معجم متن اللغۃ، مطبوعہ دار مکتبۃ الحیاۃ بیروت، لبنان، ۱۹۵۸ء، ج ۲، ص ۴۰

۳۔ i۔ امین، محمد ترقی، المعجم الوسیط، مطبوعہ اشرف علی الطبع حسن علی عطیہ دار الفکر بیروت، لبنان، ج، ج ۱، ص ۳۱
ii۔ ابن منظور، محمد بن مکرم، ابو الفضل جمال الدین الافریقی المصری، لسان العرب، مطبوعہ دار صادر بیروت، لبنان، ت، ج ۲، ص ۱۳۱
iii۔ لغات الحدیث، ج، ص ۳۱ — iv۔ قاموس القرآن، ج، ص ۲۰۵
v۔ لغات القرآن، ج، ج ۲، ص ۴۷۸ — vi۔ مصباح اللغات، ج، ص ۴۱
vii۔ المنجد، ج، ص ۱۹۳ — viii۔ القاموس الوحید، ج، ص ۳۱۷
ix۔ غیاث اللغات، ج، ص ۱۶۹

علم الحدیث:

i۔ ایسا علم جو رسول اللہ ﷺ کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والا ہو اور اسی طرح صحابی یا تابعی کے اقوال وافعال اور حالات بتانے والے علم کو بھی علم الحدیث کہتے ہیں۔

ii۔ جس کی نسبت اور اضافت نبی کریم ﷺ کی طرف ہو خواہ قول ہو یا فعل، سکوت وتقریر ہو یا صفت وخوبی، وہ حدیث ہے اور اس کا جاننا علم الحدیث کہلاتا ہے۔ (۴)

مثل کا لغوی واصطلاحی معنیٰ ومفہوم:

لغوی معنیٰ: یہ عربی زبان کا لفظ ہے اور اس کی جمع امثال ہے یہ لفظ درج ذیل مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

مانند، نظیر، کہاوت، افسانہ، مشہور قول، تشبیہ، عبرت، روایت، معیار، نمونہ، صفت، بات، دلیل، مقدار، ہم صورت، ہم شکل، کہانی، داستان، یکساں، ویسا ہی، موافق، جیسا، تصویر، صورت، حکایت۔ (۵)

۴۔ i۔ لغات الحدیث، ح، ص ۳۱
ii۔ عثمانی، شبیر احمد، فتح الملہم، مطبوعہ مکتبہ دار العلوم کراچی، کراچی، ۱۴۲۴ھ، ج ۱، ص ۲
iii۔ الطحان، محمود، الدکتور، تیسیر مصطلح الحدیث، مکتبہ رحمانیہ، لاہور، ص ۱۹
iv۔ سعیدی، غلام رسول، تذکرۃ المحدثین، ط ۲، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ص ۳۴
v۔ عینی، محمود، ابو محمد بدر الدین، عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ دار الحدیث ملتان، معلوم ندارد، ج ۱، ص ۸
vi۔ رضوی، محمود احمد، فیوض الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور، معلوم ندارد۔، ج ۱، ص ۳۵

۵۔ i۔ لسان العرب، ل، ج ۱۱، ص ۶۱۰
ii۔ زبیدی، محمد مرتضیٰ، ابو فیض، تاج العروس من جواھر القاموس، مطبوعہ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع بیروت، لبنان، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء، ل، ج ۱۵، ص ۶۸۰
iii۔ اصفہانی، حسین، ابو القاسم راغب، المفردات فی غریب القرآن، مطبوعہ دار الفکر بیروت، لبنان، م، ص ۴۶۲
iv۔ جوھری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، مطبوعہ دار العلم للملایین بیروت، لبنان، ط ۲، ۱۳۹۹ھ/۱۹۷۹ء، ل، ج ۵، ص ۱۸۱۶
v۔ المنجد، م، ص ۷۴۶ — vi۔ القاموس الوحید، م، ص ۱۵۲۳
vii۔ فیروز اللغات، الف، ص ۱۲۱ — viii۔ ایضاً، م، ص ۱۲۰۳
ix۔ غیاث اللغات، م، ص ۳۵۲

اصطلاحی معنیٰ: اصطلاحی طور پر لفظ مثل اور امثال مختلف مفاہیم کیلئے استعمال ہوتے ہیں۔

۱۔ کسی غیر واضح اور غیر محسوس چیز کو واضح اور محسوس شئے کے ساتھ تشبیہ دینا۔

۲۔ نگاہوں سے اوجھل چیز کا موجود شئے کے ذریعے استعارہ کے ساتھ مشاھدہ کروانا۔

۳۔ سانچہ یا نمونہ یا ناپ جس کے ذریعے کوئی چیز بنائی جائے۔

۴۔ کوئی حقیقی یا فرضی واقعہ جو عبرت و نصیحت کے طور پر بیان کیا جائے۔

۵۔ کوئی مشہور قول یا بات جس سے کوئی عبرت یا نصیحت حاصل کی جائے۔(٦)

مثال کا مقصد:

مثال بیان کرنے کی غرض یہ ہوتی ہے کہ کسی غیر واضح اور غیر محسوس حقیقت کو مخاطب کے فہم سے قریب تر لانے کے لیے کسی ایسی چیز سے تشبیہ دی جائے جو واضح اور محسوس ہو، دوسرے الفاظ میں یوں سمجھنا چاہیے کہ جو چیز عام نگاہوں سے اوجھل ہو جاتی ہے مثال کے ذریعہ سے گویا اس کا مشاہدہ کروایا جاتا ہے قرآن حکیم اور احادیث مبارکہ میں یہ طرز بیان بڑی کثرت کے ساتھ اختیار کیا گیا ہے کیونکہ جن حقائق سے یہ دونوں آگاہ کرنا چاہتے ہیں وہ زیادہ تر غیر مرئی و غیر محسوس ہیں۔ اس لیے تمثیلات کا مضمون بڑی اہمیت رکھتا ہے اور اس میں تدبر کرنا قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لیے نہایت ضروری ہے قرآن مجید میں ہے۔

"وتلك الامثال نضربها للناس لعلهم يتفكرون "۔(٧)

٦۔ i۔ المفردات فی غریب القرآن، م، ص ۴٦۳ ii۔ الصحاح، ل، ج ۵، ص ١٨١٦

iii۔ المنجد، م، ص ٧۴٧ iv۔ تاج العروس، ل، ج ١۵، ٦٨١

v۔ القاموس الوحید، م، ص ١۵۲۳ vi۔ لسان العرب، ل، ج ١١، ص ٦١۳

vii۔ غیاث اللغات، م، ص ۳۵۲

٧۔ الحشر ۵٩:۲١۔

ترجمہ: اور یہ مثالیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تا کہ وہ غور و فکر کریں۔

قرآن مجید نے بہت ساری باتیں ہمیں مثالوں کے ذریعے سمجھائی ہیں۔ جس طرح کہ قرآن مجید میں مومن کی مثال بیان فرماتا ہے:

ضرب اللہ مثلا کلمۃ طیبۃ کشجرۃ طیبۃ اصلھا ثابت وفرعھا فی السماء ٥ تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا ط و یضرب اللہ الامثال للناس لعلھم یتذکرون ٥(٨)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی مثال پاکیزہ درخت کے جیسی بیان فرمائی، جس کی جڑ قائم ہو اور شاخیں آسمان میں ہیں اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے۔ اللہ تعالیٰ غور و فکر کے لیے مثالیں بیان فرماتا ہے۔

قرآن مجید کی اتباع میں نبی کریم ﷺ نے بہت ساری باتیں مثالیں دے کر سمجھائی ہیں، جیسا کہ حدیث مبارکہ میں منافق کی مثال بیان ہوئی ہے:

مثل المنافق کمثل الشاۃ العائرۃ بین الغنمین تعیر الی ھذہ مرۃ والی ھذہ مرۃ ۔(٩)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں اور کبھی اس ریوڑ میں۔

اسی طرح کتب احادیث میں بے شمار باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں۔ اس لیے اس بات کی ضرورت ہے کہ احادیث مبارکہ میں جو باتیں مثالیں دے کر سمجھائی گئی ہیں ان کو عام کیا جائے اور لوگوں تک پہنچایا جائے اور ان سے حاصل ہونے والی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کو بیان کیا جائے تا کہ لوگ ان سے استفادہ کر سکیں۔

٨۔ ابراہیم ١٤: ٢٤۔ ٢٥   ٩۔ مسلم، صفات المنافقین، رقم ٧٠٤٣، ص ١١٦٣

اب یہ بیان کیا جاتا ہے کہ امثال الحدیث کی ضرورت کیا ہے۔

امثال الحدیث کی ضرورت واہمیت:

انسان کی یہ فطرت ہے کہ وہ لھو ولعب سے خوش رہتا ہے لیکن جب اسے کوئی نیکی، اصلاح اور عبرت کی بات کی جائے تو اس کی طبع نازک پر گراں گزرتی ہے۔ آپ سارا دن بیٹھے گپیں ہانکتے رہیں، جھوٹے قصے اور کہانیاں لوگوں کو سناتے رہیں کوئی آپ پر اعتراض نہیں کرے گا۔ لیکن اگر آپ لوگوں کی اصلاح کی بات کریں، کوئی نیکی اور عبرت کی بات کریں تو لوگ فوراً اکتاتے ہوئے محسوس ہوں گے۔

چنانچہ لوگوں کی اس فطرت کے پیش نظر اللہ تعالیٰ نے جب اپنی آخری کتاب قرآن مجید نازل فرمائی تو اس میں لوگوں کی توجہ کیلئے مثالیں دے کر بات سمجھانے کا اسلوب اپنایا تاکہ لوگ انہیں شوق سے پڑھیں، غور سے سنیں اور غیر شعوری طور پر ان سے عبرت ونصیحت حاصل کریں۔ قرآن مجید سے تین مثالیں:

جیسا کہ قرآن مجید نے ایمان نہ لانے والوں کی مثال بیان فرمائی۔

۱۔ مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِى اسْتَوْقَدَ نَارًا ج فَلَمَّآ اَضَآءَتْ مَا حَوْلَهٗ ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ وَتَرَكَهُمْ فِىْ ظُلُمٰتٍ لَّا يُبْصِرُوْنَ○ صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ○(۱۰)

ترجمہ: ان کی مثال (جو ایمان نہیں لائے) اس شخص کی طرح ہے جس نے آگ جلائی تو جب اس سے آس پاس روشن ہو گیا تو اللہ ان کی روشنی لے گیا اور انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا اور انہیں کچھ سجھ نہیں آتا۔ وہ بہرے گونگے ہیں اور لوٹنے والے نہیں ہیں۔

کفار کی مثال قرآن مجید نے بیان فرمائی:

۲۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا كَمَثَلِ الَّذِىْ يَنْعِقُ بِمَا لَا يَسْمَعُ اِلَّا دُعَآءً وَّنِدَآءً صُمٌّۢ بُكْمٌ عُمْىٌ فَهُمْ لَا يَعْقِلُوْنَ○(۱۱)

ترجمہ: کفار کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایسے شخص کو پکارے کہ جو چیخ وپکار کے علاوہ کچھ اور نہ سنے، وہ (کفار) بہرے گونگے اندھے اور بے عقل ہیں۔

۱۰۔ البقرۃ۲: ۱۷۔۱۸ ۱۱۔ ایضاً: ۱۷۱

اسی طرح قرآن مجید میں اہل ایمان جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرتے ہیں ان کی مثال بیان ہوئی۔

۳۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ يُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ كَمَثَلِ حَبَّةٍ اَنْۢبَتَتْ سَبْعَ سَنَابِلَ فِيْ كُلِّ سُنْۢبُلَةٍ مِّائَةُ حَبَّةٍ ؕ وَاللّٰهُ يُضٰعِفُ لِمَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ (۱۲)

ترجمہ: ان لوگوں کی مثال جو اللہ تعالیٰ کی راہ میں اپنے مال خرچ کرتے ہیں، اس دانہ کی طرح ہے جس نے سات بالیاں اگائیں اور ہر بالی میں سو دانے ہیں اور اللہ تعالیٰ جس کیلئے چاہے اس سے بھی زیادہ بڑھائے اور اللہ تعالیٰ وسعت والا علم والا ہے۔

قرآن کریم کی اتباع میں حضور اکرم ﷺ نے بھی لوگوں کی رہنمائی کیلئے مثالوں سے اپنے کلام کو مزین کیا۔ جیسا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے مؤمن اور کافر کی مثال بیان فرمائی۔

ا۔ مثل المؤمن كمثل الخامة من الزرع تفيئها الريح تصرعها مرة وتعدلها اخرى حتى تهيج ومثل الكافر الارزة المجذية على اصلها لا يفيئها شئى حتى يكون انجعافها مرة واحدة ۔ (۱۳)

ترجمہ: مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے ہوا اُسے جھونکے دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے گرا دیتی ہے، ایک مرتبہ اسے سیدھا کر دیتی ہے، یہاں تک کہ خشک ہو جاتا ہے اور کافر کی مثال صنوبر کے اس درخت کی ہے جو اپنے تنے پر کھڑا رہتا ہے، اسے کوئی بھی ہوا نہیں گراتی یہاں تک کہ ایک ہی دفعہ جڑ سے اکھڑ جاتا ہے۔

اسی طرح حضور اکرم ﷺ نے منافق کی مثال بیان فرمائی:

۲۔ مثل المنافق كمثل الشاة العائرة بين الغنمين تعير الى هذه مرة والى هذه مرة ۔ (۱۴)

ترجمہ: منافق کی مثال اس بکری کی طرح ہے جو دو ریوڑوں کے درمیان ماری ماری پھرتی ہے کبھی اس ریوڑ میں چرتی ہے اور کبھی اس ریوڑ میں۔

۱۲۔ ایضاً: ۲۶۱

۱۳۔ بخاری، محمد بن اسماعیل، ابوعبداللہ، الجامع الصحیح البخاری (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع، الریاض، الطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۵۴۶

۱۴۔ مسلم، ابن حجاج، القشیری، الجامع الصحیح المسلم (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، الطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، صفات المنافقین، رقم ۷۰۴۳، ص ۱۱۶۳

چنانچہ ان مثالوں میں ہمارے لیے بے شمار عبر و نصائح موجود ہیں۔ ان مثالوں کی روشنی میں ہم اپنا حال بہتر بنا سکتے ہیں اور اپنے مستقبل کیلئے ایک روشن لائحہ عمل تیار کر سکتے ہیں۔ چنانچہ امثال القرآن کی طرح امثال الحدیث بھی ہمارے لیے نہایت ہی اہمیت کی حامل ہیں۔

اب ان مثالوں کے متعلق دو باتیں غور طلب ہیں کیونکہ مثالیں تو قرآن نے بھی بیان کی ہیں اور حدیث نے بھی۔ تو پہلی غور طلب بات یہ ہے کہ آیا امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں کوئی ربط و تعلق بھی ہے یا کہ نہیں؟ اور دوسری غور طلب بات یہ ہے کہ حدیث میں مثال بیان کرنے کی وجہ کیا ہے؟ لہٰذا اب ہم انہی دو باتوں کا جائزہ لیتے ہیں۔

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا باہمی ربط و تعلق

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا کئی لحاظ سے آپس میں ربط و تعلق ہے، ذیل میں ہم باہمی ربط و تعلق کے چند نکات کے حوالے سے جائزہ لیتے ہیں۔

ا۔ دونوں بذریعہ وحی:

امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا ہم تک پہنچنے کا ذریعہ ایک ہی ہے اور وہ ذریعہ وحی ہے۔ قرآن کی امثال بھی وحی کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور حدیث کی مثالیں بھی بذریعہ وحی ہم تک پہنچی ہیں صرف فرق اتنا ہے کہ قرآن کی مثالیں وحی متلو ہیں اور حدیث کی امثال وحی غیر متلو ہیں (۱۵)۔ ورنہ امثال القرآن کی وحی بھیجنے والا بھی وہی خالق و مالک ہے اور امثال الحدیث کی وحی بھیجنے والا بھی وہی اللہ تعالیٰ ہے۔

۱۵۔ عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن، مطبوعہ دارالعلوم کراچی، ۱۴۲۳ھ/۲۰۰۲ء، ص ۴۰

حدیث کے وحی الٰہی ہونے اور محفوظ ہونے کے دلائل:

جس طرح قرآن مجید وحی الٰہی ہے اسی طرح حدیث مبارکہ بھی وحی الٰہی ہے۔ قرآن مجید میں ہے:

وَمَا يَنطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۝ اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ (١٦)

ترجمہ: وہ یعنی نبی کریم ﷺ اپنی مرضی سے نہیں بولتے بلکہ جو ان کی طرف وحی کی جاتی ہے۔ (وہ وہی کلام فرماتے ہیں)

اس آیت مبارکہ میں نبی کریم ﷺ کی زبان سے نکلنے والے الفاظ کو وحی کہا گیا ہے اور اس سے قرآن کی طرح حدیث مبارکہ بھی مراد ہے۔ (١٧)

علامہ ابن حزم ظاہری اپنی کتاب الاحکام فی اصول الاحکام میں قرآن پاک کی اس آیت مبارکہ کو ذکر کرتے ہیں۔

اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ ۝ (١٨)

اس آیت مبارکہ سے آپ ثابت کرتے ہیں کہ حدیث رسول بھی وحی ہے اور ذکر سے مراد حدیث بھی ہے اور حدیث بھی محفوظ ہے۔

علامہ ابن حزم لکھتے ہیں:

اللہ تعالیٰ نے متنبہ کیا اور فرمایا کہ:

اس کے نبی کا کلام سب کا سب وحی ہے اور وحی بالاتفاق ذکر ہے اور ذکر محفوظ ہے۔ اس لیے یہ بات درست ہے کہ حضرت محمد ﷺ کا کلام تمام کا تمام محفوظ ہے اور اس کی حفاظت کا ذمہ اللہ تعالیٰ نے لیا ہے۔ اور اس نے ضمانت دی ہے کہ اس کا کوئی حصہ ضائع نہیں ہوگا۔ اس لیے

١٦۔ النجم ۵۳: ۳، ۴ ١٧۔ ضیاء القرآن، ج ۵، ص ١١

١٨۔ الحجر ١۵: ۹

جس چیز کی اللہ تعالیٰ حفاظت فرمائے وہ یقیناً محفوظ رہے گی۔ پس کلام نبوی ﷺ ہم تک سب کا سب منقول ہو چکا ہے اور اس بناء پر اللہ تعالیٰ کی حجت ہم پر ہمیشہ کیلئے قائم ہو چکی ہے۔(۱۹)

۲۔ دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں:

جس طرح امثال القرآن کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور اکرم ﷺ پر کی اور حضور ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہمارے کانوں تک پہنچیں، بالکل اسی طرح امثال الحدیث کی وحی بھی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر کی۔ اور حضور اکرم ﷺ کے ذریعے یہ مثالیں ہماری راہنمائی کا باعث بنیں۔ چنانچہ اس سے بڑھ کر اور کیا ربط اور تعلق ہوگا کہ دونوں طرح کی امثال کی وحی اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ پر نازل کی اور آپ ﷺ کے ذریعے ہم آج ان سے عبرت اور راہنمائی حاصل کر رہے ہیں۔

دلیل: قرآن اور حدیث دونوں ایک ہی شخصیت کے ذریعے ہم تک پہنچے ہیں۔ اس کی دلیل یہ حدیث مبارکہ ہے۔

عن ابی سعید الخدری ان رسول اللہ ﷺ قال:

تکتبوا عنی ومن کتب عنی غیر القرآن فلیمحہ وحدثوا عنی ولا حرج ومن کذب علی قال ھمام احسبہ قال متعمدا فلیتبوا مقعدہ من النار ۔(۲۰)

مفہوم: اس حدیث مبارکہ میں حضور ﷺ فرمارہے ہیں کہ مجھ پر تو قرآن بھی نازل ہوتا ہے اور حدیث بھی۔ میں تو تمہیں قرآن بھی بیان کرتا ہوں اور حدیث بھی۔ مگر اے میرے صحابہ اس وقت جبکہ قرآن نازل ہو رہا ہے مجھ سے سوائے قرآن کے کوئی چیز نہ لکھو تاکہ قرآن اور حدیث کا آپس میں التباس نہ ہو۔ اور جس کسی نے قرآن کے علاوہ مجھ سے کوئی چیز لکھی وہ اسے مٹا دے ۔اس فرمان کے ساتھ ہی ارشاد فرماتے ہیں کہ ہاں مجھ سے زبانی روایت کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ مجھ سے زبانی روایت کرو اور جس کسی نے میری طرف سے کوئی جھوٹی بات منسوب کی اس نے اپنا ٹھکانہ جہنم میں بنالیا۔

۱۹۔ الاحکام فی اصول الاحکام، ج ۱، ص ۹۹

۲۰۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۵۱۰، ص ۱۱۹۷

اس حدیث کا مطلب یہ ہے کہ اس وقت صرف قرآن کریم لکھنے کا اہتمام کرو۔۔۔
اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے۔اس لیے حضورﷺ نے خاص اہتمام تو کتابت قرآن کا فرمایا، کاتبین وحی مقرر فرمائے البتہ جن لوگوں نے از خود حدیث نبویﷺ کی کتابت کی اجازت چاہی ان کو اجازت دے دی اور بوقت ضرورت خود بھی خاص خاص احکام اور خاص خاص خطبوں کے لکھنے کا حکم دیا تا کہ معلوم ہو جائے کہ کتابت حدیث میں ذرہ برابر کوئی حرج نہیں بلکہ یہ امر مستحسن ہے۔(۲۱)

اس عبارت میں دو مقامات پر''اس وقت کے'' الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ ممانعت کتابت بھی ایک خاص وقت کیلئے تھی۔اور پھر حدیث کی روایت کی ممانعت تو اس وقت بھی نہ تھی۔ یہ فقرہ کہ''اس وقت فقط قرآن کریم کی کتابت کا اہتمام ضروری ہے'' بتا رہا ہے کہ اس خاص وقت میں بھی صرف اور صرف قرآن اور حدیث کے آپس میں خلط ملط ہونے کی وجہ سے ممانعت تھی اس کے علاوہ کوئی اور وجہ نہ تھی۔

چنانچہ معلوم ہوا کہ پورا کا پورا قرآن جس میں امثال القرآن بھی شامل ہیں حضورﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا اور پوری کی پوری حدیث جس میں امثال الحدیث بھی شامل ہیں، حضورﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچی ہیں اور ان دونوں کو ہم تک پہنچانے والی شخصیت صرف اور صرف ایک حضورﷺ ہی ہیں۔

۳۔امثال القرآن کی امثال الحدیث سے وضاحت:

قرآن مجید ایک جامع کتاب ہے۔اس میں ہمارے لئے پوری زندگی کیلئے رہنما اصول موجود ہیں۔اللہ تعالیٰ نے اس کتاب میں مضامین تفصیل سے بیان کیے ہیں اور بعض اختصار کے ساتھ۔پھر ان مضامین کی جملہ تفاصیل حضور اکرمﷺ نے احادیث مبارکہ میں بیان فرمائیں۔اسی طرح قرآن مجید نے بعض امثال کو اختصار کے ساتھ بیان کیا اور ان امثال کی تفصیل آپﷺ نے بیان فرمائیں۔جیسا کہ قرآن مجید میں ہے۔

۲۱۔ کاندھلوی، محمد ادریس، حجیت حدیث، مطبوعہ ایم ثناء اللہ خان اینڈ سنز، لاہور، ص ۱۱۳

اَلَمْ تَرَ كَيْفَ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ اَصْلُهَا ثَابِتٌ وَّ فَرْعُهَا فِي السَّمَآءِ (۲۲)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے پاکیزہ بات کی کیسی مثال بیان فرمائی جیسے پاکیزہ درخت کی جس کی جڑ قائم ہے اور شاخیں آسمان میں ہیں۔

اس مثال کی مزید تشریح نبی کریم ﷺ نے کھجور کے درخت کی مثال سے بیان فرمائی جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

عن عبداللہ بن عمر یقول : قال رسو ل اللہ صلی اللہ علیہ وسلم :

"اخبرونی بشجرة کالرجل المسلم تؤتی اکلھا کل حین باذن ربھا، لا یتحات ورقھا؟ ثم قال : ھی النخلة"(۲۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مجھے ایسے درخت کی خبر دو جو مسلمان مرد کی مثل ہوتا ہے اور وہ اپنے رب کے حکم سے ہر وقت پھل دیتا ہے اور اس کے پتے نہیں جھڑتے پھر فرمایا: وہ کھجور کا درخت ہے۔

لہٰذا ہمیں قرآن مجید کے سمجھنے کیلئے بھی امثال الحدیث کی ضرورت ہے۔

۴۔ مقصدیت کے لحاظ سے آپس میں ربط و تعلق :

کسی چیز کی اچھائی یا برائی کا تعلق اس کے مقصد تخلیق سے ہے۔ اچھا مقصد اچھائی اور برا مقصد برائی پر دلالت کرتا ہے۔ جیسا کہ حدیث مبارکہ میں ہے۔

انما الاعمال بالنیات وانما الأمری مانوی فمن کانت ھجرته الی دنیا یصیبھا او الی امرأته ینکحھا فھجرته الی ماھاجر الیه (۲۴) وفی حدیث اخر فمن کانت ھجرته الی اللہ ورسوله فھجرته الی اللہ ورسوله(۲۵)

۲۲۔ ابراہیم ۱۴: ۲۴ ۲۳۔ بخاری، العلم، رقم ۶۱، ص ۷

۲۴۔ بخاری، بدء الوحی، رقم ۱، ص ۱ ۲۵۔ ایضاً، الایمان، رقم ۵۴، ص ۷

ترجمہ: بے شک عملوں کا دارومدار نیتوں پر ہے۔ ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی۔ جس نے دنیا کی نیت کی اسے وہی ملے گی یا جس نے عورت کیلئے ہجرت کی وہ اس سے نکاح کرے گا پس ہر کسی کیلئے وہی ہے جس کیلئے اس نے ہجرت کی۔ پس جس نے اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ کیلئے ہجرت کی تو اس سے اللہ اور اس کا رسول راضی ہوگا۔

اس حدیث مبارکہ سے یہ بات واضح ہے کہ جس مقصد کیلئے کوئی کام کیا جائے اس کا صلہ ویسے ہی ہوگا۔

من بنی مسجداللہ بنی اللہ لہ بیتا فی الجنۃ ۔(۲۶)

ترجمہ: جس کسی نے اللہ تعالیٰ کی رضا کیلئے مسجد بنائی تو اللہ تعالیٰ اس کیلئے جنت میں گھر بنائے گا۔

لیکن اگر ہم تاریخ کی ورق گردانی کریں تو ہمیں پتہ چلتا ہے کہ ایک مسجد ایسی بھی ہے کہ جو کچھ لوگوں نے بنائی وہ بظاہر اس میں نمازیں بھی پڑھتے تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کیلئے جنت میں گھر بنانا تو کجا، الٹا اس مسجد کو ہی گرانے کا حکم دیا اور خود حضور ﷺ نے اس کے گرانے کیلئے آدمی روانہ کیے۔(۲۷)

اس مسجد کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا مَسْجِدًا ضِرَارًا وَّ كُفْرًا وَتَفْرِيْقًا بَيْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَاِرْصَادًا لِّمَنْ حَارَبَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ مِنْ قَبْلُ ط وَلَيَحْلِفُنَّ اِنْ اَرَدْنَآ اِلَّا الْحُسْنٰى وَاللّٰهُ يَشْهَدُ اِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ (۲۸)

ترجمہ: اور وہ جنہوں نے مسجد نقصان پہنچانے، کفر کیلئے اور مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنے کیلئے بنائی اور اس کے انتظار میں جو پہلے سے اللہ اور اس کے رسول کا مخالف ہے اور وہ ضرور قسمیں کھائیں گے کہ ہم نے تو بھلائی چاہی اور اللہ گواہ ہے کہ بے شک وہ جھوٹے۔

۲۶۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۴۷۰، ص ۱۱۹۴.

۲۷۔ مودودی، ابوالاعلیٰ، تفہیم القرآن، مطبوعہ ادارہ ترجمان القرآن، لاہور، ط ۱۴۲۱،۱ھ/۲۰۰۰ء، ج ۲، ص ۲۳۳

۲۸۔ التوبۃ ۹: ۱۰۷

امثال القرآن اور امثال الحدیث کا مقصد ایک ہے مقصدیت کے لحاظ سے ان میں ذرہ برابر بھی فرق نہیں ہے جو مقصد امثال القرآن بیان کرنے کا ہے بالکل وہی مقصد امثال الحدیث کے ذکر کرنے کا ہے۔ ان دونوں کا مقصد لوگوں کو غور وفکر کی دعوت دینا اور عبرت ونصیحت دلانا ہے، قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔

تِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔(۲۹)

ترجمہ: یہ امثال ہم لوگوں کیلئے اس لیے بیان فرماتے ہیں تا کہ وہ غور وفکر کریں۔

لہٰذا یہ واضح ہوا کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث دونوں کا مقصد لوگوں کو درس عبرت ونصیحت دینا ہے چنانچہ یہ مقصد واحد اس بات کی عکاسی کرتا ہے کہ امثال القرآن اور امثال الحدیث کا آپس میں بہت گہرا تعلق ہے اور اس سے گہرا تعلق کیا ہوسکتا ہے کہ دونوں ایک ہی مقصد کے تحت بیان کیے گئے ہیں۔ دونوں لوگوں کی اصلاح اور پاکیزگی چاہتے ہیں اور انہیں خدا کے احکام کی پیروی کا پابند بنانا چاہتے ہیں دونوں کا مقصد برائی کا خاتمہ اور نیکی کی ترویج ہے دونوں میں عبرت اور نصیحت کے بے بہا خزانے موجود ہیں۔ اب یہ ہم پر ہے کہ ہم کس حد تک عبرت ونصیحت حاصل کرتے ہیں۔

اب احادیث مبارکہ سے کچھ مثالیں ذکر کی جاتی ہے، جن سے یہ واضح ہوتا ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک ایک مثال میں ہمارے لیے کتنی عبرتیں، نصیحتیں اور مسائل کلامی وفقہی بیان فرمائے ہیں۔

(۱) عن ابی موسی عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"ان مثل ما بعثنی اللہ بہ عز و جل من الھدیٰ والعلم کمثل غیث اصاب ارضا فکانت منھا طائفۃ طیبۃ قبلت المآء فانبت الکلأ والعشب الکثیر

۲۹۔الحشر ۵۹:۲۱

وکان منها اجادب امسکت المآء فنفع اللہ بها الناس فشربوا منها وسقوا وزرعوا واصاب طائفة منها اخریٰ انما هی قیعان لا تمسك ماء ولا تنبت کلأ فذلك مثل من فقه فی دین اللہ ونفعه

بما بعثنی اللہ به فعلم وعلم ومثل من لم یرفع بذلك رأسا ولم یقبل هدی اللہ الذی ارسلت به"(۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

جس ہدایت اور علم کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا، اس کی مثال زوردار بارش جیسی ہے، جو عمدہ زمین پر برسی تو وہ اسے قبول کر کے گھاس اور خوب سبزہ اُگاتی ہے جب کہ زمین کا بعض حصہ سخت ہوتا ہے جو پانی کو روک لیتا ہے تو لوگ اس سے فائدہ حاصل کرتے ہیں کہ پیتے ہیں، پلاتے ہیں اور کھیتوں کو سیراب کرتے ہیں۔ جب کہ کچھ بارش دوسرے حصے پر برسی جو چٹیل میدان ہے۔ نہ پانی کو روکے اور نہ سبزہ اُگائے۔ پس یہی مثال اس کی ہے جس نے اللہ تعالیٰ کے دین کو سمجھا اور نفع حاصل کیا جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے مجھے مبعوث فرمایا ہے یعنی اسے سیکھا اور سکھایا ہے۔

جب کہ وہ دوسرے کی مثال جس نے سر اٹھا کر اس کی طرف نہ دیکھا اور اللہ کی اس ہدایت کو قبول نہ کیا جس کے ساتھ مجھے بھیجا ہے۔

---

۳۰ i بخاری، العلم، رقم ۷۹، ص ۹ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۳، ص ۱۰۸۲

iii ابن حنبل، احمد، ابوعبداللہ، مسند الامام احمد بن حنبل، مطبوعۃ دار الفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، بیروت، لبنان، الطبعۃ الثانیۃ، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء، رقم ۱۹۵۹۰

مسائل ونصائح:

☆ دین اسلام کا مقصد لوگوں کی ہدایت ورہنمائی ہے۔☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد لوگوں کو اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔☆ علم خود مقصود نہیں بلکہ ہدایت کا ذریعہ ہے۔ (۳۱) ☆ علم دین کو سمجھنا اور اس پر عمل پیرا ہونا ہی نجات کی راہ ہے۔☆ علم دین سے منہ موڑنا گمراہی ہے۔☆ نبی کریم ﷺ جو دین لے کر آئے ہیں، ہدایت ونجات کا واحد ذریعہ یہی ہے۔ ☆ آپ ﷺ کے مبعوث ہونے کے بعد دین اسلام کے علاوہ باقی ادیان میں انسانیت کی نجات نہیں ہے۔☆ علم دین کو سیکھنا اور سکھلانا بہت بڑی نیکی ہے۔☆ علم کے ساتھ عمل بھی ضروری ہے اور عمل کیلئے علم ضروری ہے۔(۳۲) ☆ علم دین خود سیکھ کر دوسرے تک پہنچانا دینی فریضہ ہے اور دین پھیلانے کے جو ذرائع ہیں انہیں استعمال میں لانا بھی دینی فریضہ ہے۔اس وقت جو زبانیں مروج ہیں جیسے انگریزی، فرانسیسی، جاپانی وغیرہ ان کو سیکھنا اور پھر ان لوگوں تک دین کی تبلیغ پہنچانا مسلمانوں کا مذہبی ودینی فریضہ ہے۔(۳۳) ☆ تبلیغ دین کیلئے عالم ہونا لازم ہے۔(۳۴)

(۲) **عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:**

"مثل البخيل والمتصدق مثل رجلين عليهما جبتان من حديد اذاهم المتصدق بصدقة اتسعت عليه حتى تعفى اثره اذاهم البخيل بصدقة تقلصت عليه وانضمت يداه الى تراقيه وانقبضت كل حلقة الى صاحبتها" (۳۵)

۳۲۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی، ابوالفضل شھاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ نشر الکتب الاسلامیۃ لاہور، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء، ج۱، ص۱۷۶

۳۳۔ بجنوری، احمد رضا، انوار الباری شرح صحیح البخاری، ادارۃ تالیفات اشرفیہ ملتان، ۱۴۲۵ھ، ج۵، ص۱۱۸

۳۴۔ ایضاً

۳۵ i بخاری، الزکوۃ، رقم ۱۴۴۳، ص۱۱۳ ii مسلم، الزکوۃ، رقم ۲۳۶۱، ص۸۳۹

iii نسائی، شعیب بن علی، ابوعبدالرحمٰن احمد، سنن النسائی (موسوعۃ الحدیث الشریف) مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، الطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، الزکوۃ، رقم ۲۵۴۹، ص۲۲۵۲

iv مسند احمد، رقم ۷۴۸۸

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بخیل اور صدقہ کرنے والے کی مثال ان دو آدمیوں جیسی ہے جن پر دو زرہیں لوہے کی ہوں۔ جب صدقہ دینے والا صدقہ دینے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر کشادہ ہو جائے یہاں تک کہ اس کے قدموں کے نشانات کو مٹا دے۔ اور جب بخیل صدقہ کرنے کا ارادہ کرے تو وہ اس پر تنگ ہو جائے اور اس کے ہاتھ اس کے گلے میں پھنس جائیں اور ہر حلقہ دوسرے حلقہ میں گھس جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ صدقہ کرنا باعث کشادگی ہے۔ ☆ بخل کرنا باعث تنگی ہے۔ ☆ مخلوقِ خدا کو فائدہ پہنچانا باعث نجات ہے۔ (۳۶) ☆ طاقت ہونے کے باوجود فائدہ نہ دینا، باعث ہلاکت ہے۔ ☆ اللہ تعالیٰ دنیا وآخرت میں سخی کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اس کے گناہ معاف فرمادے گا۔ (۳۷) ☆ سخی سے برائیاں اور گناہ اللہ کی رحمت سے دور ہو جاتے ہیں۔ ☆ بخیل سے گناہ چمٹے رہتے ہیں۔ (۳۸) ☆ سخی آدمی کو سخاوت، مصیبتوں اور آفات سے بچاتی ہے۔ (۳۹) ☆ بخیل کنجوسی کی وجہ سے آفات وبلیات میں گھرا رہتا ہے۔ (۴۰) ☆ سخی کا سینہ کشادہ، دل خوش اور ہاتھ دل کی اطاعت کرتا ہے۔ (۴۱) ☆ بخیل کا دل تنگ اور کڑھتا رہتا ہے۔

(۳) حدثنا مسلم بن ابراھیم حدثنا ابان عن قتادة عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"مثل جلیس الصالح کمثل صاحب المسك ان لم یصبك منه

۳۶۔ امجدی، شریف الحق، نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ فرید بک سٹال لاہور، ط ۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، ج ۲، ص ۹۲۰

۳۷۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

۳۸۔ رضوی، محمود احمد، فیوض الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ مکتبہ رضوان لاہور، معلوم ندارد۔، ج ۶، ص ۴۵

۳۹۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۳۰۶

۴۰۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۲۴

۴۱۔ فیوض الباری، ج ۶، ص ۴۵

شئ اصابك من ريحه ومثل جليس السوء كمثل صاحب الكير ان لم يصبك من سواده اصابك من دخانه ۔"(۴۲)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

نیک ہم نشین کی مثال خوشبو والے کی طرح ہے۔ اگر تو اس سے کچھ نہ بھی خریدے تو عمدہ خوشبو کو اس سے پا ہی لے گا اور بُرے ہم نشین کی مثال بھٹی دھونکانے والے کی طرح ہے اگر تو اس کی سیاہی سے بچ بھی جائے تو اس کا دھواں تجھے ضرور پہنچے گا۔

مسائل ونصائح:

☆ نیک آدمی کی صحبت آدمی کو نیک بنا دیتی ہے۔ ☆ بُرے آدمی کی صحبت سے برائیاں پیدا ہوتی ہیں۔ ☆ مشک پاک اور طیب چیز ہے۔ (۴۳) ☆ آدمی کی پہچان اس کے دوستوں سے ہوتی ہے اگر دوست اچھے ہوں تو خود بھی اچھا ہوگا اور اگر وہ بُرے ہوں گے تو خود بھی بُرا ہوگا (۴۴) ☆ نیک آدمیوں کی صحبت اختیار کرنی چاہیے۔ (۴۵) ☆ بُرے آدمیوں کی دوستی اور بیٹھک سے اجتناب کرنا چاہیے۔ (۴۶) ☆ بُری مجلس سے بچنے سے آدمی کا دین اور دنیا محفوظ ہوتی ہے۔ (۴۷) ☆ اچھی مجلس میں بیٹھنے سے بندہ کو دینی اور دنیاوی فائدے حاصل ہوتے ہیں۔ (۴۸)

۴۲۔ i بخاری، الذبائح والصید، رقم ۵۵۳۴، ص ۴۷۶ ii مسلم، البر، رقم ۶۶۹۲، ص ۱۱۳۶

iii ابوداود، سلیمان بن اشعث، السجستانی، سنن ابی داود (موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دار السلام للنشر والتوزیع الریاض، الطبعۃ الثالثۃ محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء، الادب، رقم ۴۸۲۹، ص ۱۵۷۸

iv مسند احمد، ج ۴، ص ۴۰۴

۴۳۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۴۶۳ ۴۴۔ عمدۃ القاری، ج ۸، ص ۳۷۶

۴۵۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۳۲۴ ۴۶۔ ایضاً

۴۷۔ ایضاً ۴۸۔ ایضاً

فصل دوم

احادیث ترمذی میں وجوہِ غرابت

امام ابوعیسیٰ محمد بن عیسیٰ ترمذیؒ نے اپنی کتاب جامع ترمذی میں مختلف احادیث پر غریب ہونے کا حکم لگایا ہے۔حدیث کے غریب ہونے کا مطلب کیا ہے۔اس بارے میں چند آراء درج ذیل ہیں۔

ا۔حدیث غریب کا معنی ومفہوم:

لغوی معنی: لغت میں غریب کے معانی ''اکیلے اور گھر وقرابت والوں سے دور ہونے'' کے ہیں (۱)

اصطلاحی مفہوم:

ا۔اصطلاحاً غریب حدیث وہ ہے جس کی روایت میں کسی مقام پر راوی اکیلا ہو۔(۲)

۲۔وہ حدیث جس میں بعض راوی اکیلے رہ جاتے ہیں، غریب ہونے سے متصف کی جاتی ہے۔(۳)

۳۔غریب حدیث وہ ہے جس میں ایک راوی اپنی روایت میں منفرد ہو یا ایسے شخص کی روایت کے متن اور سند میں اضافے کے سلسلے میں منفرد ہو جس کی حدیثیں جمع کی جاتی ہوں (۴)

۴۔وہ حدیث جس کا سلسلہ شاذ ہو اور اس کا راوی کثرت روایت کے لیے معروف نہ ہو۔(۵)

۵۔غریب حدیث کی مثال اجنبی انسان جیسی ہے سو جس طرح انسان کی شہر میں اجنبیت کبھی حقیقی ہوتی ہے کہ اسے کوئی بھی نہیں جانتا اور کبھی اضافی ہوتی ہے کہ اسے کچھ لوگ پہچانتے ہیں اور کچھ نہیں پہچانتے۔پھر اس معرفت میں کمی بیشی بھی ہو سکتی ہے اور مساوی بھی۔یہی معاملہ غریب حدیث کا ہے۔(۶)

ا۔لسان العرب، ج ا، ص ۶۳۹
۲۔نزہتہ النظر، ص ۴۷
۳۔مقدمہ ابن الصلاح، ص ۲۷۰
۴۔المنھل الروی، ص ۵۵
۵۔فتح المغیث، ج ۴، ص ۳
۶۔ایضاً، ص ۵

۶۔اصول حدیث کی اصطلاح میں غریب اس حدیث کو کہتے ہیں جس میں کوئی لفظ غامض واقع ہوا ہو اور ندرت استعمال کی وجہ سے اس کے معانی سمجھ سے بعید ہوں۔(۷)

۷۔غریب حدیث وہ ہے جس کے معانی مخفی اور کلمات دقیق ہوں۔(۸)

۲۔اقسام حدیث: امام ترمذی (۹) اور امام حاکم (۱۰) نے غریب حدیث کی تین اقسام بیان کی ہیں جب کہ ابن سید الناس نے پانچ اقسام بیان کی ہیں (۱۱)

۱۔غریب سنداً ومتناً ۲۔غریب متناً وسنداً ۳۔غریب سنداً لا متناً

۴۔غریب بعض السند فقط ۵۔غریب بعض المتن فقط

۳۔غریب احادیث کی سنداً ومتناً تخریج:

اس مضمون میں جامع ترمذی کی چند غریب احادیث کی سنداً ومتناً تخریج بعنوان "نقد سند، نقد متن" سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس طرح سنداً ومتناً تخریج کے بعد ان احادیث کی وجہ غرابت واضح ہوگئی ہے۔احادیث کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت: مضمون میں نقد سند کے عنوان کے تحت مختلف اسناد ذکر کی گئی ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی دیا گیا ہے۔لیکن نقد متن کے عنوان کے تحت متون کے حوالے ذکر نہیں کیے گئے۔کیونکہ یہ تمام متون پہلے مذکور اسانید والے ہی ہیں۔

☆متون کے لیے صرف سند نمبر دیے گئے ہیں، جو پہلے اسانید میں مذکور ہیں۔

☆متون کے لیے ٹیبل بنایا گیا ہے۔ٹیبل میں مذکور متن جامع ترمذی کا ہے۔

☆باقی متون میں اگر جامع ترمذی والے الفاظ موجود ہیں تو "رر" کا نشان اور اگر الفاظ موجود نہیں تو خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆اسی طرح اگر مترادف الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ان الفاظ کو خانوں میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

۷۔تحفۃ اهل النظر، ص ۲۲۶۔۲۲۷

۸۔غریب الحدیث لخطابی، ج ۱، ص ۷۰

۹۔کتاب العلل، ص ۱۳۔۱۴

۱۰۔معرفۃ علوم الحدیث، ص ۹۴۔۹۶

۱۱۔شرح العراقی علی الالفیۃ، ج ۴، ص ۱۳۔۱۴

(۱) عن انس بن مالك قال، قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :
"من عال جاريتين دخلت انا وهو الجنة كهاتين و اشار باصبعيه"
قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۱۲)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی مثل داخل ہوں گے۔ آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔"

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے اور کہا ابوبکر بن عبیداللہ بن انس جبکہ صحیح عبیداللہ بن ابوبکر بن انس ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے لیکن امام مسلم، امام احمد بن حنبل، امام ابن حبان، امام ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے اپنی اپنی اسناد سے اسی مفہوم کی احادیث کو نقل کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا محمد بن وزير الواسطي حدثنا محمد بن عبيد هو الطنافسي حدثنا محمد بن عبدالعزيز الراسبي عن ابي بكر بن عبيدالله بن انس بن مالك عن انس قال قال رسول الله ﷺ (۱۳)

سند مسلم: حدثني عمرو الناقد حدثنا ابو احمد الزبيري حدثنا محمد بن عبدالعزيز عن عبيدالله بن ابي بكر بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ (۱۴)

سند ابن حبان: اخبرنا الحسن بن سفيان قال حدثنا المقدمي و ابراهيم بن الحسن العلاف قال حدثنا حماد بن زيد عن ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ (۱۵)

۱۲۔ مسلم، البر والصلۃ، رقم ۶۶۹۵، ص ۱۰۸۵

۱۳۔ ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۸۴۵ ۱۴۔ ابن حبان، البر والاحسان، رقم ۴۴۷، ص ۲۳۹

۱۵۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، الادب، ۱۰۴، ج ۶

سند ابن ابی شیبہ: عن محمد عبداللہ الاسدی عن محمد بن عبدالعزیز عن ابی بکر بن عبیداللہ بن انس عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ (۱۶)

سند مستدرک حاکم: اخبرنا علی بن محمد بن عقبہ الشیبانی بالکوفۃ ثنا ابراھیم بن اسحاق القاضی ثنا محمد بن عبیداللہ الطنافسی حدثنی محمد بن عبدالعزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبیداللہ بن انس عن انس قال قال رسول اللہ ﷺ (۱۷)

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یونس ثنا حماد یعنی ابن زید عن ثابت عن انس اوغیرہ قال قال رسول اللہ ﷺ (۱۸)

خلاصہ نقدِ سند:

مذکورہ بالا تمام اسناد میں پہلے راوی حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ ہیں اور یہ حدیث سنداً غریب ہے اور یہ غریب مطلق ہے۔

۱۶۔ مستدرک حاکم، البر والصلۃ، رقم ۷۲۳۰، ص ۲۲۸۔۲۲۹، ج ۵

۱۷۔ مستدرک حاکم، البر والصلۃ، رقم ۷۲۳۰، ص ۲۲۸۔۲۲۹، ج ۵

۱۸ مسند احمد، انس بن مالک، رقم ۱۲۵۰۶، ص ۱۸۱، ج ۳

نقدِ متن حدیث نمبر (۱)

متن ترمذی	من	عال	جاريتين	دخلت	انا	وهو	الجنة	كهاتين	و	اشار	باصبعيه
متن مسلم	" "	" "	" "	جاء	" "	" "			" "	ضمّ	اصابعه
متن حبان	" "	" "	ابنتين		" "	" "	" "	" "	" "	" "	باصبعه
متن احمد	" "	" "	ابنتين اختين		" "	" "		" "	" "	" "	" "
متن حاکم	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "
متن ابی شیبہ	" "	" "	" "	جاء	" "	" "			" "	ضمّ	" "

خلاصہ نقدِ متن: امام ترمذی کے الفاظ باقی تمام متون میں تقریباً موجود ہیں۔ البتہ بعض متون میں لفظ جاریتین کے بجائے ابنتین / اختین ہے، دخلت کے بجائے جاء ہے اور بعض میں اشار کی جگہ ضمّ ہے۔ اس طرح یہ حدیث متن کے اعتبار سے غرابت کا حکم نہیں رکھتی۔

نتیجہ بحث: یہ حدیث مبارکہ متن کے اعتبار سے حسن ہے اور سند کے اعتبار سے حسن غریب ہے۔

(۲) عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال :
"ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة" قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب و سکت علیه ابو دائود(۱۹)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹتا ہے جس طرح گائے چارے کو لپیٹتی ہے۔"

نقدِ سند: (i) امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔
(ii) امام ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ایک سند اور امام احمد بن حنبل نے دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن عبدالاعلیٰ الصنعانی: حدثنا عمر بن علی المقدمی حدثنا نافع بن عمر الجمعی عن بشر بن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم قال :(۲۰)

سندِ ابوداؤد: حدثنا محمد بن سنان الباهلی و کان ینزل العوقة حدثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم عن ابیه عن عبدالله قال ابو دائود هوا عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم (۲۱)

سندِ احمد: (i) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یزید ثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم بن سفیان عن ابیه عن عبدالله بن عمرو عن النبی ﷺ (۲۲)
(ii) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا ابو کامل و یونس قال ثنا نافع بن عمر (آگے سند اوپر والی ہے)

۱۹۔ مسند احمد، انس بن مالک، رقم ۱۲۵۰۶، ص ۱۸۱، ج ۳
۲۰۔ ترمذی، الادب، رقم ۲۸۵۳، ص ۱۹۳۷
۲۱۔ ابوداؤد، الادب، رقم ۵۰۰۵، ص ۱۵۸۹
۲۲۔ مسند احمد، عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ۶۵۵۱، ص ۲۲۴، ج ۲

خلاصہ نقدِ سند: ان تمام اسناد میں حضرت نافع بن عمر رضی اللہ عنہ سے اوپر رواۃ ایک ہی ہیں اور یہ روایت سنداً غریب ہے اور یہ حدیث غریب نسبی ہے۔

نقدِ متن حدیث نمبر (۲)

متن ترمذی	ان	الله	يبغض	البليغ	من	الرجال	الذى	يتخلل	بلسانه	كما	تتخلل	البقرة
متن ابوداؤد	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "		" "	الباقرة
متن احمد (i)	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	الباقرة
متن احمد (ii)	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	" "	الباقرة

خلاصہ نقدِ متن: تمام متون میں الفاظ ایک جیسے ہیں سوائے لفظ البقرة کے کیونکہ ترمذی کے علاوہ باقی متون میں الباقرة ہے جو کہ ایک الف کے اضافہ کی وجہ سے ہے بہرحال لفظ دونوں ایک ہی ہیں اور ایک ہی معنی کیلئے ہیں۔

خلاصہ بحث: یہ حدیث متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ حدیث حسن ہے جبکہ سند کے اعتبار سے یہ حدیث غریب ہے۔

(۴) عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال : "یاتی القرآن و اھلہ الذین یعملون بہ فی الدنیا" تقدمۃ سورۃ البقرۃ و آل عمران قال نواس : "وضرب لھما رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم' قال تاتیان کانھما غیابتان و بینھما شرف او کانھما غمامتان سوداوان او کانھما ظلۃ من طیر صواف تجادلان عن صاحبھما ۔" قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۲۳)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت کے دن قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے رہے اس طرح آئیں گے کہ آگے سورۃ بقرہ اور پھر سورۃ آل عمران ہوگی۔" حضرت نواس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں مثال بیان فرمائی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور ان کے درمیان ایک روشنی ہے یا اس طرح آئیں گی جیسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی یعنی پڑھنے والے کی طرف سے شفاعت کرتی ہوئی آئیں گی۔"

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ھشام بن اسماعیل ابو عبدالملک العطار حدثنا محمد بن شعیب حدثنا ابراھیم بن سلیمان عنی الولید بن عبدالرحمن عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی ﷺ (۲۴)

سندِ مسلم: (i) حدثنی الحسن بن علی الحلوانی -حدثنا ابوتوبۃ وھوالربیع بن نافع حدثنا معاویۃ یعنی ابن سلام عن زید' عن ابا سلام یقول حدثنی ابو امامۃ الباھلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم یقول (۲۵)

۲۳۔ مسلم' فضائل القرآن' رقم ۱۸۷۴۔۱۸۷۶' ص ۸۰۴۔

۲۴۔ ترمذی' فضائل القرآن' رقم ۲۸۸۳' ص ۱۹۴۱ ۲۵۔ ترمذی' الفتن' رقم ۲۲۶۰' ص ۸۹۷

(ii)حدثنا عبدالله بن عبدالرحمن الدارمی اخبرنا : یحییٰ بن حسان حدثنا معاویة بهذا الاسناد مثله(۲۶)

(iii)حدثنی اسحق بن منصور اخبرنا یزید بن عبد ربه حدثنا الولید بن مسلم عن محمد بن مهاجر عن الولید بن عبدالرحمن الجرشی عن جبیر بن نفیر قال سمعت النواس بن سمعان الکلابی یقول سمعت النبی صلی الله علیه وسلم یقول(۲۷)

خلاصہ نقدِ سند:

مذکورہ بالا اسناد میں امام ترمذی اور امام مسلم کی سند نمبر 3 تو بعض رواۃ میں متحد ہیں لیکن امام مسلم کی باقی دونوں اسناد امام ترمذی کی رواۃ کے علاوہ ہیں۔اس طرح اس حدیث میں سنداً غرابت نہیں ہے۔

۲۶۔ ایضاً تفسیر القرآن رقم ۳۰۵۸ ص ۱۱۷۶

۲۷۔ ابوداؤد الملاحم رقم ۴۳۴۱ ص ۱۵۳۹

نقد متن حدیث نمبر (۳)

ترمذی	تاتیان	کانهما	غیابتان	وبینهما	شرف	او	کانهما	غمامتان	سوداوان	او	کانهما	ظلة	من	طیر	صواف	تجادلان	عن صاحبهما
مسلم(i)	" "	" "	" "			""""	" "	" "		""""	" "	فرقان	""""	" "	" "	تحاجان	"""" اصحابهما
مسلم(ii)	" "	" "	" "			""""	" "	" "		""""	" "	فرقان	""""	" "	" "	تحاجان	"""" اصحابهما
مسلم(iii)		" "		" "	" "	""""	" "	" "	" "	""""	" "	حزقان	""""	" "	" "	تحاجان	"""" اصحابهما

خلاصہ نقد متن: امام مسلم کے تینوں متون میں لفظ ظلۃ کے بجائے فرقان اور حزقان ہے اور تجادلان کے بجائے تحاجان ہے۔اس کے علاوہ باقی الفاظ دیگر متون میں موجود ہیں۔اس طرح اس حدیث مبارکہ کی غرابت یہ دو الفاظ ہیں باقی حدیث مبارکہ غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث: یہ حدیث مبارکہ سند کے اعتبار سے حدیث حسن ہے اور متن کے اعتبار سے غریب بعض المتن ہے۔

(۴) عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم: ياتى على الناس زمان الصابر فيهم على دينه كالقابض على الجمر ـ قال ابو عيسىٰ هذا حديث غريب من هذا الوجه و عمر بن شاكر قدرروى عنه غير واحد من اهل العلم وهو شيخ بصرى (۲۸)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلا ہوگا۔''

اسی مفہوم کی ایک حدیث کو امام ترمذی نے ایک اور سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابوداؤد و ابن ماجہ نے بھی اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا اسماعيل بن موسىٰ الفزارى ابن ابنة السدى الكوفى حدثنا عمر بن شاكر عن انس بن مالك قال ' قال رسول الله ﷺ (۲۹)

(ii) قال حدثنا سعيد بن يعقوب الطالقانى قال حدثنا عبدالله بن المبارك قال حدثنا عتبة بن ابى حكيم قال حدثنا عمرو بن جارية الخمى عن ابى امية الشبعانى قال حدثنى ثعلبة الخشنى عن رسول الله ﷺ قال :(۳۰)

سندِ ابوداؤد: حدثنا ابو الربيع سليمان بن دائود العتكى حدثنا ابن المبارك عن عتبة بن ابى حكيم قال حدثنى عمرو بن جارية اللغمى حدثنى ابو امية الشعبانى عن ابى ثعلبة الخشنى عن رسول الله ﷺ (۳۱)

سندِ ابن ماجہ: حدثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد حدثنى عتبة بن ابى حكيم حدثنى عمى عن عمرو بن جارية عن ابى امية الشعبانى قال حدثنى ابا ثعلبة الخشنى عن رسول الله ﷺ (۳۲)

یہ حدیث ثلاثی امام ترمذی ہے اور اعلیٰ ترین سند ہے۔ (۳۳)

۲۸۔ ابن ماجہ' الفتن' رقم ۳۹۵۷' ص ۲۷۱۴
۲۹۔ ترمذی' الفتن' رقم ۲۲۶۰' ص ۸۹۷
۳۰۔ ایضاً' تفسیر القرآن' رقم ۳۰۵۸' ص ۱۱۷۶
۳۱۔ ابوداؤد' الملاحم' رقم ۴۳۴۱' ص ۱۵۳۹
۳۲۔ ابن ماجہ' الفتن' رقم ۳۹۵۷' ص ۲۷۱۴
۳۳۔ i۔ مقالات کاظمی' ج ۵' ۳۳ ii۔ اشعۃ اللمعات' ج ۱' ص ۱۸

خلاصہ نقدِ سند: مذکورہ اسناد میں امام ترمذی کی سند نمبر 1 کے راوی حضرت انس بن مالک ہیں البتہ امام ترمذی کی سند نمبر 2' امام ابوداؤد اور امام ابن ماجہ کی سند میں راوی حضرت ابوثعلبہ الخشنی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سند کے لحاظ سے غریب نہیں ہے۔

نقدِ متن حدیث نمبر (۴)

ترمذی(i)	یاتی	علی	الناس	زمان	الصابر	فیهم	علی	دینه	کالقابض	علی	الجمر
ترمذی(ii)		من	ورآئکم	ایاما	الصبر	فیهن			مثل القبض	" "	" "
ابوداؤد	فان	من	ورائکم	ایام	الصبر	الصبر	فیه		مثل قبض	" "	" "
ابن ماجہ	فان	من	ورائکم	ایام	الصبر	الصبر	فیهن	علی	مثل قبض	" "	" "

خلاصہ نقدِ متن: امام ترمذی والے اکثر الفاظ دوسرے متون میں نہیں ہیں۔ اگرچہ معنی کے اعتبار سے مترادف الفاظ ہیں۔ اس طرح یہ حدیث مبارکہ اکثر المتن غریب کا حکم رکھتی ہے۔

نتیجہ بحث: یہ حدیث مبارکہ سند کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ اکثر المتن غریب ہے۔

خلاصہ مضمون:

اس مختصر مضمون میں جامع ترمذی کی کل چار احادیث پر تحقیق کی گئی ہے جن کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

☆......2 احادیث متن کے اعتبار سے حسن ہیں اور سند کے اعتبار سے غریب ہیں۔ حدیث نمبر ایک غریب مطلق سے تعلق رکھتی ہے اور حدیث نمبر 2 غریب نسبی ہے۔

☆......2 احادیث سند کے اعتبار سے حسن ہیں اور متن کے اعتبار سے غریب ہیں۔ حدیث نمبر 3 غریب بعض المتن ہے اور حدیث نمبر 4 غریب اکثر المتن ہے۔

فصل سوم

جامع ترمذی کی غریب احادیث کی سنداً تخریج

غریب احادیث کی دوسری اسناد سے تخریج:

اس مضمون میں جامع ترمذی کی چند غریب احادیث کی دوسری اسناد سے تخریج بعنوان "نقدِ سند" سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔اس طرح سنداً تخریج کے بعد ان احادیث سے سنداً غرابت رفع ہوگئی ہے اور یہ احادیث سنداً صحیح وحسن کے درجہ میں ہیں۔احادیث کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

(۱) عن سعد عن النبی ﷺ انه قال لعلی رضی الله عنه .

"الا ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لیس نبی بعدی ."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے دو، امام مسلم نے تین اور امام ابن ماجہ نے ایک سند سے روایت کیا ہے۔

۱۔i بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱ ii۔ ایضاً، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۷۰۶، ص ۷۵۳

iii مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷۔۶۲۱۸، ص ۱۱۰۱ iv۔ ایضاً، الفضائل، رقم ۶۲۲۱، ص ۱۰۰۶۔۱۰۰۷

v ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵ vi۔ ابن ماجہ، المقدمۃ، رقم ۱۱۵، ص ۶۴، ج ۱

سند ترمذی: حدثنا قتیبة حدثنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه، عن رسول الله ﷺ ۔(رقم۳۷۲۴)

سند بخاری: (i)-حدثنی محمد بن بشار حدثناغندر حدثنا عن الحکم سمعت ابن ابی لیلی قال حدثنا علی ،عن النبیؐ(رقم۳۷۰۶)

(ii)حدثنا مسدد حدثنا یحی عن شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیه، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔(رقم۴۴۱۶)

سند مسلم:(i) یحی بن یحی التمیمی وابوجعفر محمد بن الصباح وعبیدالله القواریری وسریج بن یونس کلهم عن یوسف ابن الماجشون والفظ لابن الصباح حدثنا یوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله ﷺ ۔(رقم۶۲۱۷)

(ii)حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا:حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول الله ﷺ ۔(رقم۶۲۱۸)

(iii).حدثنا ابوبکر بن ابی شیبه حدثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالاحدثنا محمد بن جعفرحدثنا عن سعد بن ابراهیم سمعت ابراهیم بن سعد عن سعد عن النبی ﷺ(رقم۶۲۲۱)

سند ابن ماجہ:حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عب سعد بن ابراهیم قال سمعت ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص عنابیه عن النبی ﷺ قال :(رقم۱۱۵)

(۲) عن ابی هريرة ان رسول الله صلى اللهعليه وآله وسلم قال :

"مثلی ومثل الانبياء من قبلی كمثل رجل بنی بنيانا فاحسنه واجمله الا موضع لبنة من زاوية من زواياه فجعل الناس يطوفون به و يعجبون له و يقولون هلا و ضعت هذه اللبنة قال فانا اللبنةوانا خاتم النبين ۔"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۲)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے چھ اسناد سے ذکر کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا محمد بن اسمعيل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم بن حيان بصری حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبدالله قال قال نبی ﷺ ۔

سند بخاری: (i) یه سند امام ترمذی والی هے ۔ (رقم ۳۵۳۴)

(ii) حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسماعيل بن جعفر عن عبدالله بن دينار عن ابی صالح عن ابی هريرة عن رسول الله ﷺ ۔

۲۔ i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۵، ص ۲۸۸ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۱، ص ۱۰۸۴
iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹

سندِ مسلم:(i) حدثنا عمرو الناقد حدثنا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ ۔(رقم ۵۹۵۹)

(ii) حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبة ، عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ ۔(رقم ۔ ۵۹۶۰)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔(رقم ۵۹۶۱)

(iv) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة و ابو کریب قالا حدثنا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ ۔(رقم ۵۹۶۲)

(v) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا عفان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ (رقم ۵۹۶۳)

(vi) حدثنیه محمد بن حاتم حدثنا ابن مهدی حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ (رقم ۵۹۶۳)

(۳) عن ابی ذر قال : قلت یا رسول الله ما انیة الحوض؟ فقال

"والذی نفس محمد بیده لا نیته اکثر من عدد نجوم السمآء وکواکبهاالا فی لیلة المظلمة المصحیة"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۳)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی جان ہے۔اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہواور جس میں بدلی ہو۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور دونوں کو غریب لکھا ہے۔امام مسلم نے بھی اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند امام ترمذی والی سندوں سے علاوہ ہے۔

سندِ ترمذی:(i) حدثنا محمدبن اسماعیل حدثنا یحی بن صالح حدثنا محمد بن المهاجر عن العباس عن ابی سلام الحبشی، عن ثوبان عن النبیﷺ ۔(رقم ۔ ۲۴۴۴)

(ii) حدثنا محمد بشار حدثنا ابوعبدالصمد العمی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابوعمران الجونی عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔(رقم۲۴۴۵)

سندِ مسلم:(i) حدثنا حرملة بن یحی حدثنا عبدالله بن وهب حدثنی عمر بن محمد عن نافع عن عبدالله ، عن رسول اللهﷺ(رقم ۔ ۵۹۸۸)

(ii) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة واسحاق بن ابراهیم وابن ابی عمر المکی امام ترمذی(ii) والی سند سے بھی ذکر کی هے ۔(رقم ۵۹۸۹)

۳۔ i مسلم،الفضائل،رقم ۵۹۸۸-۵۹۸۹،ص۱۰۸۵

ii ترمذی،صفۃ القیامۃ،رقم ۲۴۴۴-۲۴۴۵،ص۱۸۹۷

(۴) عن ابی هريرة رضی الله عنه قال قال النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم :

"الساعی علی الارملة والمسكين كا لمجاهد فی سبيل الله او القائم

الليل الصائم النهار"

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس

قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری نے چار سندوں سے،

مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن صفوان بن

سليم، يرفعه الی النبی صلی الله عليه وسلم ۔(رقم ۱۹۶۹/۱)

(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ثور بن

زيد الديلی عن ابی الغيث عن ابی هريرة عن النبی ﷺ ۔(رقم ۱۹۶۹/۲)

اسنادِ بخاری:

(i) حدثنا يحی بن قزعة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابی الغيث عن

ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم ۔(رقم ۵۳۵۳)

۴۔ i بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲

ii مسلم، الزهد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۱۹۴

iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰

iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴

v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

(ii)حدثنا اسماعيل بن عبدالله قال حدثني مالك عن صفوان بن سليم يرفعه الى النبي ﷺ(رقم٦٠٠٦)

(iii)حدثنا اسماعيل قال حدثني مالك عن ثور بن زيد الديلي عن أبي الغيث مولى ابن مطيع عن أبي هريرة عن النبيؐ (رقم٦٠٠٦) .

(iv)حدثنا عبدالله بن مسلمة حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابي الغيث عن ابي هريرة قال رسول اللهؐ(رقم٦٠٠٧)

سندِ مسلم:حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابي الغيث عن ابي هريرة عن النبي صلى الله عليه وسلم .(رقم٧٤٦٨)

سندِنسائی:اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبدالله بن مسلمة قال حدثنامالك عن ثور بن زيد الديلي عن ابي الغيث عن ابي هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم .(رقم٢٥٧٨)

سندابن ماجہ:حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب حدثنا عبدالعزيز الدراوردی عن ثور بن زيد الديلي عن ابي الغيث مولىٰ ابن مطيع عن ابي هريرة ان النبي ﷺقال .

(۵) عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال:

"یاتی القرآن واھلہ الذین یعملون بہ فی الدنیا "تقدمة سورۃ البقرۃ وآلِ عمران قال نواص:

"وضرب لھما رسول للہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،قال یاتیان کا نھما غیاتیان وبینھما او کا نھما غمامتان سوداوان او کانھما ظلہ من طیر صواف تجاد لان عن صاحبھما"۔

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب(۵)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے رہے، اسطرح آئیں گے کہ آگے سورۃ بقرہ اور پھر سورۃ آل عمران ہوگی۔ حضرت نواس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں مثال بیان فرمائی آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور انکے درمیان ایک روشنی ہے یا اس طرح آئیں گی جسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی یعنی پڑھنے والے کی طرف سے شفاعت کرتی ہوئی آئیں گی۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

۵۔ i مسلم، فضائل القرآن، رقم ۱۸۷۶، ص ۸۰۴

ii ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۸۸۳، ص ۱۹۴۱

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ہشام بن اسماعیل ابو عبدالملك العطار حدثنا محمد بن شعیب حدثنا ابراهیم بن سلیمان عن

الولید بن عبدالرحمٰن عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ۔(رقم۲۸۸۳)

سندِ مسلم: (i)حدثنی الحسن بن علی الحلوانی حدثنا ابوتوبة وهوالربیع بن نافع حدثنا معاویة یعنی ابن سلام عن زید، عن ابا سلام یقول حدثنی

ابوامامة الباهلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول:(رقم:۱۸۷۴)

(ii) حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی اخبرنا ۔یحی بن حسان حدثنا معاویة بهٰذا الاسناد مثله ۔(رقم۱۸۷۵)

(iii) حدثنی اسحق بن منصور اخبرنا یزید بن عبد ربه حدثنا الولید بن مسلم عن محمد بن مهاجر عن الولید بن عبدالرحمن

الجرشی عن جبیر بن نفیر قال سمعت النواس بن سمعان الکلابی یقول سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول ۔(رقم۱۸۷۶)

(٦) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی : حدثنا عمر بن علی المقدمی حدثنا نافع بن عمر الجمعی عن بشربن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم قال : (رقم ٢٨٥٣)

"ان اللہ یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب وسکت علیه ابو داود (٦)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹتا ہے جس طرح گائے چارے کو لپیٹتی ہے۔

نقدِ سند: i-امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

ii-امام ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ایک سند اور امام احمد بن حنبل نے دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سندِ ابوداؤد: حدثنا محمد بن سنان الباھلی وکان ینزل العوقة حدثنا نافع بن عمر عن بشربن عاصم عن ابیه عن عبداللہ قال ابوداؤد ھو عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ ﷺ ۔(رقم ٥٠٠٥)

سندِ احمد: (i) حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا یزید ثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم بن سفیان عن ابیه عن عبداللہ بن عمرو عن النبی ﷺ (رقم ٦٥٥١)

(ii) حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا ابو کامل ویونس قالا ثنا نافع بن عمر (آگے سند اوپر والی ہے) (رقم ٦٧٦٧)

٦- i-ترمذی، الادب، رقم ٢٨٥٣، ص ١٩٣٧ ii- ابوداؤد، الادب، رقم ٥٠٠٥، ص ١٥٨٩
iii- مسند احمد، عبداللہ بن عمرو بن العاص، رقم ٦٥٥١، ص ٢٢٤، ج ٢

(۷) حدثنا محمد بن وزیر الواسطی حدثنا محمد بن عبید هو الطنافسی حدثنا محمد بن عبدالعزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبیدالله بن انس بن مالك عن انس قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم:

"من عال جاریتین دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۷)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی مثل داخل ہوں گے آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے اور کہا ابو بکر بن عبید الله بن انس جبکہ صحیح عبیدالله بن ابوبکر بن انس ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام مسلم، امام احمد بن حنبل، امام ابن حبان، امام ابن ابی شیبہ اور امام حاکم نے اپنی اپنی اسناد سے اسی مفہوم کی احادیث کو نقل کیا ہے۔

سند مسلم: حدثنی عمرو الناقد حدثنا ابو احمد الزبیری حدثنا محمد بن عبد العزیز عن عبید الله بن ابی بکر بن انس عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ۔

سند ابن حبان: اخبرنا الحسن بن سفیان قال حدثنا المقدمی وابراهیم بن الحسن العلاف قالا حدثنا حماد بن زید عن ثابت عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ۔

۷۔ i۔ مسلم، البر والصلۃ، رقم ۲۲۹۵، ص ۱۰۸۵ ii۔ ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۸۲۵

iii۔ ابن حبان، البر والاحسان، رقم ۴۴۷، ص ۲۳۹ iv۔ مصنف ابن ابی شیبۃ، الادب، ص ۱۰۴، ج ۶

v۔ مستدرک حاکم، البر والصلۃ، رقم ۷۳۳۰، ص ۲۴۸۔۲۴۹، ج ۵

vi۔ مسند احمد، انس بن مالک، رقم ۱۲۵۰۶، ص ۱۸۱، ج ۳

سندابن ابی شیبہ: عن محمد عبد الله الاسدی عن محمد بن عبدالعزیز عن ابی بکر بن عبیدالله بن انس عن انس قال قال رسول الله ﷺ

سندِ مستدرک حاکم: اخبرنا علی بن محمد بن عقبة الشیبانی بالکوفة ثنا ابراهیم بن اسحاق القاضی ثنا ممد بن عبید الله الطنافسی حدثنی محمد بن عبد العزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبیدالله بن انس عن انس قال قال رسول الله ﷺ .

سندِ احمد: (أ) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یونس ثنا حماد یعنی ابن زید عن ثابت عن انس اوغیره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .

(۸) عن ابی امامة الباهلی قال، قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم"" فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح (۸)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی تمام ستاروں پر۔

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام ابوداؤد نے دو سندوں اور امام ابن ماجہ و امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہیں۔

۸۔ i۔ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۲، ۲۶۸۵، ص ۱۹۲۲

ii۔ابوداؤد، العلم، رقم ۳۶۴۱، ۳۶۴۲، ص ۱۲۸۴

iii۔ابن ماجہ، المقدمۃ، رقم ۲۲۳، ص ۹۶، ج ۱

سند ترمذی:(i)حدثنا محمود بن خراش البغدادی قال حدثنا محمد بن یزید الواسطی حدثنا عاصم بن رجاء بن حیوة عن قیس بن کثیر عن ابی درداء عن رسول الله ﷺ(رقم ۲۶۸۲)

(ii)حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی حدثنا مسلمة بن رجاء حدثنا الولید بن جمیل حدثنا القاسم ابو عبدالرحمٰن عن ابی امامة الباهلی قال ،قال رسول لله صلی اللهعلیه وآله وسلم:(رقم ۲۶۸۲)

سند ابوداؤد:(ii)حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا عبدالله بن داؤد قال سمعت عاصم بن رجاء بن حیوة یحدث عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس ، عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم .(رقم ۳۶۴۱)

(ii)حدثنا محمد بن الوزیر الدمشقی حدثنا الولید قال لقیت شبیب بن شیبة فحدثنی به عن عثمان بن ابی سودة عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ .(رقم ۳۶۴۲)

سند ابن ماجہ:حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا عبدالله بن داؤد عن عاصم بن رجاء بن حیوة (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔) (رقم ۲۲۳)

سند احمد:حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا محمد بن یزید انا عاصم بن رجاء (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔)

(۹) عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم قال :

" الطاعم الشاكر بمنزلة الصائم الصابر"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۹)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے، امام ابن ماجہ نے اسے دو، امام حاکم نے تین، ابن حبان اور احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے ۔

سندِ ترمذی: حدثنا اسحاق بن موسىٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعيد المقبری عن ابی هريرة عن النبی صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم قال : (رقم ۲۴۸۶)

باب بخاری: امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

" باب الطعام الشاكر مثل الصاعم الصابر"

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

" فيه عن ابی هريرة عن البنی صلی اللّٰہ علیه وسلم "(رقم اسباب ۵۶)

۹۔ i ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲

ii- ابن ماجہ، الصیام، رقم ۱۷۶۴-۱۷۶۵، ص ۵۶۰-۱،۵۶۱

iii- مستدرک حاکم، الصوم۔ رقم ۱۵۷۷، ص ۵۳، ج ۲

iv- ایضاً، الاطعمۃ، رقم ۷۲۷۶-۷۲۷۷، ص ۱۸۷-۱۸۸، ج ۵

v- ابن حبان، البر والاحسان، رقم ۳۱۵، ص ۲۰۲

vi- مسند احمد، ابی ہریرۃ، رقم ۷۹۰۸، ص ۳۸۷، ج ۲

سندابن ماجہ:(i) حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب حدثنا محمد بن معن عن ابيه وعن عبدالله بن عبدالله الاموى عن معن بن محمد عن حنظلة بن على الاسلمى عن ابى هريرة عن البنى صلى الله عليه وسلم ۔(رقم۱۷۶۴)

(ii) حدثنا اسماعيل بن عبدالله الرقى حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا عبدالعزيز بن محمدعن محمد بن عبدالله بن ابى حرة عن عمه حكيم بن ابى حرة عن سنان بن سنة الاسلمى قال قال رسول الله ﷺ ۔(رقم۱۷۶۵)

سندحاکم: (i)-اخبرنا اسماعيل بن نجيد بن احمد بن يوسف السلمى ثنا جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ثنا اسماعيل بن بشر بن ملغور السلمى ثنا عمر بن على المقدمى ثنا معن بن محمد الغفارى قال سمعت حنظلة بن على السدوسى يقول سمعت اباهريرة يقول سمعت رسول اللهؐ يقول:(رقم۱۵۷۷)

(ii)-اخبرنا ابوحاتم محمد بن حيان القاضى ثنا زكريا بن يحى الساجى ثنا بشر بن هلال ثنا عمر بن على المقدمى قال سمعت معن بن محمد يحدث عن سعيد ابن ابى سعيدالمقبرى قال كنت انا وحنظلة بالبقيع مع ابى هريرة محدثنا ابوهريرة عن رسول الله ﷺ:(۲۷۶۷)

(iii)-حدثنا ابوالعباس محمد بن يعقوب ثنا الربيع بن سلمان ثنا عبيد الله بن وهب اخبرلى سليمان بن بلال عن محمد بن عبدالله بن ابى حرة عن حكيم بن ابى درة عن سليمان الأغر عن أبى هريرة عن النبیؐ:(رقم۷۲۷۷)

سندابن حبان: اخبرنا بكر بن احمد بن سعيد العابد الطاحى بالبعرة حدثنا نصر بن على حدثنا معتمر بن سليمان عن معمر عن سعيد المقبرى عن ابى هريرة قال قال رسول اللهؐ(رقم۳۱۵)

سنداحمد: حدثنا عبدالله حدثنا ابى حدثناقرة حدثنا سليمان بن بلال حدثنى محمد بن عبدالله بن ابى حرة عن عمه حكيم بن ابى حرة عن سلمان الاغرعن ابى هريرة عن النبیؐ:(رقم۷۹۰۸)

(١٠) عن انس بن مالك قال قال رسول اللهصلى الله عليه وآله وسلم:

یاتی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر ۔

قال ابو عیسی هذا حدیث غریب من هذا الوجه وعمر بن شاکر قدروی عنه غیر واحد من اهل العلم وهو شیخ بصری ۔(١٠)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلاء ہوگا۔

اسی مفہوم کی ایک حدیث کو امام ترمذی نے ایک اور سند کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام ابوداؤد وابن ماجہ نے بھی اپنی اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: (i) حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی حدثنا عمر بن شاکر عن انس بن مالك قال قال رسول الله ﷺ :(رقم ٢٢٦٠)

(ii) قال حدثنا سعید بن یعقوب الطالقانی قال حدثنا عبد الله بن المبارك قال حدثنا عتبة بن ابی حکیم قال حدثنا عمرو بن جارية اللخمی عن ابی امية الشعبانی قال حدثنی ثعلبة الخشنی عن رسول الله ﷺ قال:

سند ابوداؤد: حدثنا ابو الربیع سلیمان بن داؤد العتکی حدثنا ابن المبارك عن عتبة بن ابی حکیم قال حدثنی عمرو بن جارية اللغمی حدثنی ابو امية الشعبانی عن ابی ثعلبة الخشنی عن رسول الله ﷺ

سند ابن ماجہ: حدثنا هشام بن عمار ثنا صدقة بن خالد حدثنی عتبة بن ابی حکیم حدثنی عمی عن عمرو بن جارية عن ابی امية الشعبانی قال حدثنی اباثعلبة الخشنی عن رسول الله ﷺ

یہ حدیث ثلاثی امام ترمذی ہے اور اعلیٰ ترین سند ہے۔(١١)

١٠۔ i ترمذی، الفتن، رقم ٢٢٦٠، ص ٨٩٧ ii- ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ٣٠٥٨، ص ١١٧٦

iii- ابوداؤد، الملاحم، رقم ٤٣٤١، ص ١٥٣٩ iv ابن ماجہ، الفتن، رقم ٣٩٥٧، ص ٢٧١٤

١١۔ i- اشعۃ اللمعات، ج ١، ص ١٨ ii- مقالات کاظمی، ج ٣٣٥

فصل چہارم

غرائب ترمذی پر نقد و جرح کی ضرورت

غریب احادیث کی سنداً و متناً تخریج:

اس مضمون میں جامع ترمذی کی چند غریب احادیث کی سنداً و متناً تخریج بعنوان ''نقد سند، نقد متن'' سے کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس طرح سنداً و متناً تخریج کے بعد ان احادیث سے غرابت رفع ہوگئی ہے اور یہ احادیث صحیح و حسن کے درجہ میں ہیں۔ احادیث کے مفہوم کو سمجھنے کے لیے عربی کے ساتھ اردو ترجمہ بھی دیا گیا ہے۔

ضروری وضاحت: مضمون میں نقد سند کے عنوان کے تحت مختلف اسناد ذکر کی گئی ہیں اور ان کا مکمل حوالہ بھی دیا گیا ہے۔ لیکن نقد متن کے عنوان کے تحت متون کے حوالے ذکر نہیں کئے گئے ۔کیونکہ یہ تمام متون پہلے مذکور اسانید والے ہی ہیں۔

☆ متون کے لیے صرف سند نمبر دیے گئے ہیں، جو پہلے اسانید میں مذکور ہیں۔

☆ متون کے لیے ٹیبل بنایا گیا ہے۔ ٹیبل میں مذکور متن جامع ترمذی کا ہے۔

☆ باقی متون میں اگر جامع ترمذی والے الفاظ موجود ہیں تو ''رر'' کا نشان اور اگر الفاظ موجود نہیں تو خانہ خالی چھوڑ دیا گیا ہے۔

☆ اسی طرح اگر مترادف الفاظ استعمال ہوئے ہیں تو ان الفاظ کو خانوں میں ذکر کر دیا گیا ہے۔

(۱) عن ابی ھریرة عن النبی صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم قال:

" الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن غریب (۱)

۱۔ i ترمذی، صفة القیامة، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲

ii- ابن ماجہ، الصیام، رقم ۱۷۶۴-۱۷۶۵، ص ۲۵۸۲

iii- حاکم، الصوم، رقم ۱۵۷۷، iv- ایضاً، الاطعمة، رقم ۷۲۷۶-۷۲۷۷، ص ۱۸۷-۱۸۸، ج ۵

v- ابن حبان، البر والاحسان، رقم ۳۱۵، ص ۲۰۲

vi- ابن حنبل، المسند، ابوھریرہ، رقم ۷۹۰۸، ص ۳۸۷، ج ۲

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر شکر ادا کرنے والا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے، امام ابن ماجہ نے اسے دو، امام حاکم نے تین، ابن حبان اور احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال :(۲)

بابِ بخاری: امام بخاری نے کتاب الاطعمۃ میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

"باب الطعام الشاکر مثل الصاعم الصابر"

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

"فیه عن ابی هریرة عن البنی صلی الله علیه وسلم"(۳)

سندِ ابن ماجہ: (i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیه وعن عبدالله بن عبدالله الاموی عن معن بن محمد عن حنظلة بن علی الاسلمی عن ابی هریرة عن البنی صلی الله علیه وسلم .(۴)

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبدالله الرقی حدثنا عبدالله بن جعفر حدثنا عبدالعزیز بن محمدعن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سنان بن سنة الاسلمی قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .(۵)

۲۔ ترمذی صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲ ۳۔ بخاری، الاطعمۃ، رقم الباب ۵۶، ص ۱۱۴۱

۴۔ ابن ماجہ، الصیام، رقم ۱۷۶۴، ص ۲۵۶۰، ج ۱ ۵۔ ایضاً، رقم ۱۷۶۵

سندحاکم: (i)-اخبرنا اسماعیل بن نجید بن احمد بن یوسف السلمی ثنا جعفر بن احمد بن نصر الحافظ ثنا اسماعیل بن بشر بن ملغور السلمی ثنا عمر بن علی المقدمی ثنا معن بن محمد الغفاری قال سمعت حنظلة بن علی السدوسی یقول سمعت اباهریرة یقول سمعت رسول اللہؐ یقول:(٦)

(ii)-اخبرنا ابوحاتم محمد بن حیان القاضی ثنا زکریا بن یحی الساجی ثنا بشر بن هلال ثنا عمر بن علی المقدمی قال سمعت معن بن محمد یحدث عن سعید ابن ابی سعیدالمقبری قال کنت ان وحنظلة بالبقیع مع ابی هریرة محدثنا ابوهریرة عن رسول اللہ ﷺ:(٧)

(iii)-حدثنا ابوالعباس محمد بن یعقوب ثنا الربیع بن سلمان ثنا عبید اللہ بن وهب اخبرنی سلیمان بن بلال عن محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن حکیم بن ابی درة عن سلیمان الأغر عن أبی هریرة عن النبی ﷺ:(٨)

سندابن حبان: اخبرنا بکر بن احمد بن سعید العابد الطاحی بالبعرة حدثنا نصر بن علی حدثنا معتمر بن سلیمان عن معمر عن سعید المقبری عن ابی هریرة قال قال رسول اللہؐ:(٩)

سنداحمد: حدثنا عبدالله حدثنا ابی حدثناقرة حدثنا سلیمان بن بلال حدثنی محمد بن عبدالله بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سلمان الاغر عن ابی هریرة عن النبی ﷺ:(١٠)

خلاصہ نقدِ سند: مذکورہ اسناد میں امام ترمذی، امام بخاری، ابن ماجہ سند نمبر ایک، امام حاکم کی تینوں اسناد، امام ابن حبان اور امام احمد بن حنبل کے آخری راوی حضرت ابوھریرہؓ ہیں لیکن امام ابن ماجہ سند نمبر دو کے آخری راوی حضرت سنان بن سنہ الاسلمی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے۔ جبکہ باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

٦۔ مستدرک حاکم، الصوم، رقم ١٥٧٧، ص ٥٣، ج ٢

٧۔ ایضاً، الاطعمۃ، رقم ٧٢٧٦، ص ١٨٧، ج ٥

٨۔ ایضاً، رقم ٧٢٧٧، ص ١٨٨

٩۔ ابن حبان، البر والاحسان، رقم ٣١٥، ص ٢٠٢

١٠۔ مسند احمد، ابوھریرۃ، رقم ٧٩٠٨، ص ٣٨٧، ج ٢

نقد متن حدیث نمبر ا

متن جامع ترمذی	الطاعم	الشاکر	بمنزلة	الصائم	الصابر
باب بخاری	//	//	مثل	//	//
ابن ماجہ (i)	//	//	//	//	//
ابن ماجہ (ii)	//	//	له مثل اجر	//	//
حاکم (i)	//	//	مثل	//	//
حاکم (ii)	//	//	مثل	//	//
حاکم (iii)	//	//	من الاجر مثل	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//
احمد	//	//	مثل ما	//	//

خلاصہ نقدِ متن: امام ترمذی کے سارے الفاظ ہی باقی سب متون میں موجود ہیں البتہ'' بمنزلة'' کی بجائے دوسرے اکثر متون میں لفظ'' مثل'' موجود ہے جو اس کا ہم معنی ہے۔اس طرح متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث: اس طرح سند اور متن پر نقد و جرح سے یہ واضح ہے کہ یہ حدیث غریب نہیں ہے۔ بلکہ یہ حدیث حسن ہے۔

(۲) عن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ قال قال النبی ﷺ :

"الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاھد فی سبیل اللہ او کالذی یصوم النھار ویقوم اللیل"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب (۱۱)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، اور اس قیام کرنے والے کی طرح ہے جو تھکتا نہ ہو، اور اس روزہ رکھنے والے کی طرح ہے جو افطار نہ کرتا ہو۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری نے چار سندوں سے، مسلم، نسائی، ابن ماجہ اور احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن صفوان بن سلیم، یرفعہ الی النبی ﷺ۔ (۱۲)

(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالک عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی ھریرۃ عن النبی ﷺ۔ (۱۳)

اسنادِ بخاری: (i) حدثنا یحیٰ بن قزعۃ حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔ (۱۴)

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبداللہ قال حدثنی مالک عن صفوان بن سلیم یرفعہ الی النبی ﷺ: (۱۵)

(iii) حدثنا اسماعیل قال حدثنی مالک عن ثور بن زید الدیلی عن أبی الغیث مولی ابن مطیع عن أبی ھریرۃ عن النبی: (۱۶)

(iv) حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن أبی ھریرۃ قال رسول اللہ ﷺ: (۱۷)

۱۱۔ i بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲ — ii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۱۹۴
iii ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ — iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴
v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

۱۲۔ ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ — ۱۳۔ ایضاً، رقم ۱۹۶۹/۲

۱۴۔ بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲ — ۱۵۔ ایضاً، الادب، رقم ۶۰۰۶، ص ۱۲۳۴

۱۶۔ ایضاً، رقم ۶۰۰۶ — ۱۷۔ ایضاً، رقم ۶۰۰۷

سندِ مسلم: حدثنا عبدالله بن مسلمة بن قعنب حدثنا مالك عن ثور بن زيد عن ابى الغيث عن ابى هريرة عن النبى ﷺ ۔(۱۸)

سندِ نسائی: اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبدالله بن مسلمة قال حدثنامالك عن ثور بن زيد الديلى عن ابى الغيث عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ:(۱۹)

سندِ ابن ماجہ: حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب حدثنا عبدالعزيز الدراوردى عن ثور بن زيد الديلى عن ابى الغيث مولى ابن مطيع عن ابى هريرة ان النبى ﷺ قال:(۲۰)

سندِ ابن حبان: اخبرنا ابوخليفة قال حدثنا القعنبى عن مالك عن ثور بن زيد عن ابى الغيث عن ابى هريرة قال قال رسول الله ﷺ:(۲۱)

مسندِ احمد: حدثنا عبدالله حدثنى ابى حدثنا ابوسلمة حدثنا عبدالعزيز بن محمد عن ثور بن زيد عن ابى الغيث عن ابى هريرة ان رسول الله ﷺ قال :(۲۲)

خلاصہ نقدِ سند:

مذکورہ اسناد میں امام ترمذی کی دونوں روائتوں میں تیسرے راوی حضرت مالک ہیں، اسی طرح امام بخاری کی چاروں اسناد، امام مسلم، امام نسائی اور امام ابن حبان کی اسناد میں بھی حضرت مالک موجود ہیں ۔لیکن امام ابن ماجہ اور امام احمد بن حنبل کی اسناد دیگر روایوں سے ہیں ۔اور ان میں حضرت مالک موجود نہیں ۔اس طرح اس روایت میں سنداً غرابت نہیں ہے۔

---

۱۸ ۔مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۱۹۴ ۔ ۱۹ ۔نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴

۲۰ ۔ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵ ۔ ۲۱ ۔ابن حبان، الرضاع، رقم ۴۲۴۵، ص ۱۱۵۰

۲۲ ۔مسند احمد، ابوهريرة، رقم ۸۷۵۳، ص ۷۹ ۴، ج ۲

نقشہ متن حدیث نمبر ۲

متن ترمذی	السّاعی	علی	الارملة	والمسکین	کالمجاهد	فی	سبیل الله	او	کالذی	یصوم	النهار	ویقوم	اللیل
ترمذی(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری(i)	//	//	//	//	//	//	//	//		//	//	//	//
بخاری(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری(iv)	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
مسلم	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
نسائی	//	//	//	//	//	//	//						
ابن ماجہ	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان	//	//	//	//	//	//	//			الصائم		القائم	
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ متون سے یہ بات واضح ہے کہ امام ترمذی کے ذکر کردہ متن کی عبارت باقی اکثر متون میں بعینہ موجود ہے۔البتہ بعض متون میں **یصوم النهار** کی بجائے **الصائم** اور **یقوم اللیل** کی بجائے **القائم** مذکور ہے۔لہٰذا متن کے اعتبار سے یہ حدیث غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث:

لہٰذا یہ حدیث مبارکہ سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۳) عن سعد عن النبی ﷺ انه قال لعلی رضی اللہ عنه ۔

"اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الاانه لا نبوة بعدی ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۲۳)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے دو، امام مسلم نے تین، امام ابن ماجہ نے ایک، ابن حبان نے تین، امام حاکم اور امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سند سے روایت کیا ہے۔

سند ترمذی: حدثنا قتیبة حدثنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه، عن رسول اللہ ﷺ ۔ (۲۴)

سند بخاری: (i)- حدثنی محمد بن بشار حدثنا غندر حدثنا عن الحکم سمعت ابن ابی لیلی قال حدثنا علی، عن النبی ﷺ: (۲۵)

(ii) حدثنا مسدد حدثنا یحی عن شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیه، عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ۔ (۲۶)

۲۳۔ i بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱ ii- ایضاً فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۷۰۶، ص ۷۵۳

iii مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷-۶۲۱۸، ص ۱۱۰۱ iv- ایضاً، الفضائل، رقم ۶۲۲۱، ص ۱۰۰۶-۱۰۰۷

v ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵ vi- ابن ماجہ، المقدمۃ، رقم ۱۱۵، ص ۶۴، ج ۱

vii- ابن حبان، التاریخ، رقم ۶۶۴۳، ص ۱۷۷۰ viii- ایضاً، مناقب الصحابۃ، رقم ۶۹۲۶-۶۹۲۷، ص ۱۸۴۹

ix مستدرک حاکم، معرفۃ الصحابۃ، رقم ۴۶۳۲، ص ۷۱، ج ۳

x- مسند احمد، سعد بن ابی وقاص، رقم ۱۶۰۵، ص ۲۳۳، ج ۱

۲۴۔ ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۱۹۳۹ ۲۵۔ بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱

۲۶۔ ایضاً، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۷۰۶، ص ۷۵۳

سندِ مسلم:(i) یحی بن یحی التمیمی وابو جعفر محمد بن الصباح وعبیداللہ القواریزی وسریج بن یونس کلهم عن یوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا یوسف ابو سلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول اللہ ﷺ ۔(۲۷)

(ii)حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالا:حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول اللہ ﷺ ۔(۲۸)

(iii) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبه حدثنا غندر عن شعبة ح وحدثنا محمد بن المثنی وابن بشار قالاحدثنا محمد بن جعفر حدثناعن سعد بن ابراهیم سمعت ابراهیم بن سعد عن سعد عن النبیﷺ:(۲۹)

سندِ ابن ماجہ:حدثنا محمد بن بشار ثنا محمد بن جعفر ثنا شعبة عن سعد بن ابراهیم قال سمعت ابراهیم بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه عن النبیﷺقال :(۳۰)

سندِ ابن حبان:(i)اخبرنا احمد بن علی بن المثنی حدثنا داؤد بن عمرو الضبی قال حدثنا حسان بن ابراهیم عن محمد بن سلمة بن کهیل عن ابیه عن المنهال بن عمرو عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه وعن ام سلمة ان النبی ﷺقال لعلی :(۳۱)

(ii)اخبرنا ابو خلیفة حدثنا ابو الولید الطیالسی حدثنا یوسف بن الماجشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیب عن عامر بن سعد ابن ابی وقاص عن سعد ان النبیﷺقال لعلی:(۳۲)

(iii)حدثنا الحسن بن سفیان حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا غندر عن شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد عن سعد بن ابی وقاص قال خلف رسول اللہ ﷺعلی بن ابی طالب فی غزوة تبوک فقال یارسول اللہ تخلفنی فی النساء والصبیان ؟ فقال :(۳۳)

۲۷۔ مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷، ص ۲۰۳۵
۲۸۔ ایضاً، رقم ۶۲۱۸
۲۹۔ ایضاً، رقم ۶۲۲۱
۳۰۔ ابن ماجہ، المقدمۃ، رقم ۱۱۵، ص ۶۴، ج ۱
۳۱۔ ابن حبان، التاریخ، رقم ۶۶۴۳، ص ۱۷۷۰
۳۲۔ ایضاً، مناقب الصحابۃ، رقم ۶۹۲۶، ص ۱۸۴۹
۳۳۔ ایضاً، رقم ۶۹۲۷

سند حاکم: حدثنا ابو العباس محمد بن یعقوب ثنا محمد بن سنان القزاز ثنا عبیداللہ بن عبدالمجید الحنفی واخبرنی احمد بن جعفر القطیعی ثنا بکیر بن مسمار قال سمعت عامر بن سعد یقول قال سعد بن ابی وقاص قال فقال رسول الله ﷺ: (۳۴)

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی حدثنا ابو احمد الزبیری حدثنا عبداللہ یعنی ابن حبیب بن ابی ثابت عن حمزۃ بن عبداللہ عن ابیہ عن سعد قال قال رسول الله ﷺ: (۳۵)

خلاصہ نقد سند:

مذکورہ بالا اسناد میں اکثر امام ترمذی کے راوی حضرت سعد بن ابی وقاص سے ہی مروی ہیں لیکن امام بخاری کی سند نمبر ایک (i) حضرت علیؓ سے اور امام ابن حبان کی سند نمبر ایک حضرت سعد بن ابی وقاص کے علاوہ ام المؤمنین حضرت ام سلمہؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ اس طرح یہ حدیث مبارکہ سنداً غرابت کا حکم نہیں رکھتی اور حدیث کے باقی رواۃ بھی مختلف ہیں۔

۳۴۔ مستدرک حاکم، معرفۃ الصحابۃ، رقم ۴۶۳۲، ص ۱۷، ج ۴

۳۵۔ مسند احمد، سعد بن ابی وقاص، رقم ۱۶۰۵، ص ۲۳۳، ج ۱

نقد متن حدیث نمبر۳

متن ترمذی	اما	ترضی	ان	تکون	منی	بمنزلة	هارون	من موسیٰ	الا	انه	لا	نبوة	بعدی
بخاری(i)	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	//	ليس	نبي	//
بخاری(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//					
مسلم (i)				انت	//	//	//	//	//	//	//	نبي	//
مسلم(ii)	//	//	//	//	//	//	//	//	غير	//	//	نبي	//
مسلم(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم(iv)	//	//	//	//	//	//	//	//					
ابن ماجہ	الا	//	//	//	//	//	//	//					
ابن حبان(i)	//	//	//	//	//	//	//	//	غير	//	//	نبي	//
ابن حبان(ii)				انت	//	//	//	//					
ابن حبان(iii)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبي	//
حاکم	الا	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
احمد	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	نبي	//

خلاصہ نقد متن:

مذکورہ متون میں امام ترمذی کی روایت کردہ دو الفاظ کے علاوہ باقی سب الفاظ تقریباً تمام روایات میں موجود ہیں اور دو الفاظ "اما" اور "نبوۃ" ہیں ان میں سے لفظ اما بخاری کے متن نمبر (ii)، مسلم کے متن (ii)، (iii) اور (iv)، ابن حبان کے متن نمبر (i) اور (iii) اور مسند احمد کے متن میں موجود ہے جبکہ لفظ نبـوۃ مسلم کے متن (iii) اور حاکم کے متن میں موجود ہے۔ اسی طرح بعض متون میں امـا کی بجائے اَلَا، اِلّا کی بجائے غَیْرَ اور نُبُوَّۃَ کی بجائے نَبِیّ کے الفاظ ہیں۔ اس طرح یہ حدیث مبارکہ متناً غریب نہیں ہے۔

نتیجہ بحث: لہٰذا یہ حدیث سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے بلکہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

(۴) عن جابر بن عبدالله قال قال النبی ﷺ:

"مثلی ومثل الانبیاء قبلی کرجل بنی دارافاکملهاواحسنها الا موضع لبنة فجعل الناس یدخلونها و یتعجبون منها و یقولون لولاموضع اللبنة قال رسول الله ﷺ فاناموضع اللبنة جئت فختمت الانبیاء۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۳۶)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری اور دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اور اس کے سجانے اور سنوارنے میں کوئی کمی نہ چھوڑی مگر کسی گوشے میں ایک اینٹ کی جگہ خالی چھوڑ دی، لوگ اس کے گرد پھرتے اور تعجب سے کہتے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟ فرمایا وہ اینٹ میں ہوں، میں سارے انبیاء سے آخری ہوں۔

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک، امام مسلم نے چھ، ابن حبان نے تین اور امام احمد بن حنبل نے ایک سند سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسمعیل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سلیم بن حیان بصری حدثنا سعید بن میناء عن جابر بن عبدالله قال قال نبی ﷺ:(۳۷)

سندِ بخاری: (i) یہ سند امام ترمذی والی ھے ۔(۳۸)

(ii) حدثنا قتیبة بن سعید حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عبدالله بن دینار عن ابی صالح عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ۔ (۳۹)

۳۶۔ i بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۴، ص ۲۸۸
ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۹، ص ۱۰۸۴
iii ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹
iv۔ ابن حبان، التاریخ، رقم ۶۴۰۵، ص ۱۶۹۹
v۔ مسند احمد، ابوھریرۃ، رقم ۹۱۹۱، ص ۵۲۶، ج ۲
۳۷۔ ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲، ص ۱۹۳۹
۳۸۔ بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۴، ص ۲۸۸
۳۹۔ ایضاً، رقم ۳۵۳۵

سند مسلم:(i) حدثنا عمرو الناقد حدثنا سفیان بن عیینة عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة عن رسول الله ﷺ ۔(۴۰)

(ii) حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبة، عن ابی هریرة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔(۴۱)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔(۴۲)

(iv) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة وابو کریب قالا حدثنا ابومعاویة عن الاعمش عن ابی صالح عن ابی سعید قال قال رسول الله ﷺ ۔(۴۳)

(v) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا عفان حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ ۔(۴۴)

(vi) حدثنیه محمد بن حاتم حدثنا ابن مهدی حدثنا سلیم بن حیان حدثنا سعید بن میناء عن جابر عن النبی ﷺ ۔(۴۵)

سند ابن حبان:(i) محمد بن عبدالرحمن السامی حدثنا یحی بن ایوب المقابری حدثنا اسماعیل بن جعفر واخبرنی عبدالله بن دینار عن ابی صالح السمان عن ابی هریرة ان رسول الله ﷺ قال:(۴۶)

(ii) اخبرنا ابن قتیبة حدثنا حرملة بن یحی حدثنا ابن وهب حدثنا یونس عن ابن شهاب اخبرنی ابوسلمة بن عبدالرحمن قال فكان ابوهریرة یقول قال رسول الله ﷺ:(۴۷)

(iii) اخبرنا احمد بن علی المثنی حدثنا هارون بن معروف حدثنا سفیان عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی هریرة قال قال رسول الله ﷺ:(۴۸)

سند احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی حدثنا سلیمان بن داؤد قال اخبرنا اسماعیل عن ابن دینار یعنی عبدالله عن ابی صالح السمان عب ابی هریرة ان النبی ﷺ قال :(۴۹)

خلاصہ نقد سند: مذکورہ بالا اسناد میں امام ترمذی کے راوی حضرت جابر بن عبداللہ ہیں اور امام بخاری کی سند نمبر ایک اور امام مسلم کی سند نمبر پانچ، چھ بھی حضرت جابر بن عبداللہ ہی کے واسطے سے ہے۔ جبکہ امام بخاری کی سند نمبر دو، امام مسلم کی سند نمبر ایک، دو اور تین، ابن حبان کی تینوں اسناد امام احمد بن حنبل کی سند میں حضرت ابو ہریرہ راوی ہیں اور امام مسلم کی سند نمبر چار میں حضرت ابوسعید خدری راوی ہیں۔ اس طرح یہ حدیث سنداً غریب نہیں ہے کیونکہ باقی تمام راوی بھی اسناد کے علیحدہ علیحدہ ہیں۔

۴۰۔ مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۹ ص ۱۰۸۴ ۔ ۴۱۔ ایضاً، رقم ۵۹۶۰

۴۲۔ ایضاً، ۵۹۶۱ ۔ ۴۳۔ ایضاً، رقم ۵۹۶۲

۴۴۔ ایضاً، رقم ۵۹۶۳ ۔ ۴۵۔ ایضاً، رقم ۵۹۶۴

۴۶۔ ابن حبان، التاریخ، رقم ۶۴۰۵ ص ۱۶۹۹ ۔ ۴۷۔ ایضاً، رقم ۶۴۰۶

۴۸۔ ایضاً، رقم ۶۴۰۷ ۔ ۴۹۔ احمد، مسند ابوهریرة، رقم ۹۱۹۱ ص ۵۲۶، ج ۲

نقدِ متن: حدیث نمبر۴

متن ترمذی	مثلی	ومثل الانبیاء	قبلی	کرجل	بنی	دارا	فاکملها	واحسنها	الا	موضع	لبنة	فجعل	الناس	یدخلونها
بخاری(i)	//	//		//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
بخاری(ii)	//	//	//	کمثل//	//	بیتا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم(i)	//	//		کمثل//	//	بیتا		//				//	//	یطوفون به
مسلم(ii)	//	//	//	کمثل//	ابتنی	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم(iii)	//	//	//	کمثل//	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم(iv)	//	ومثل النبیین	//	کمثل//	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به
مسلم(v)	//	//		کمثل//	//	//	//		//	//	//	//	//	//
مسلم(vi)	//	//		کمثل//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان(i)	//	//		کمثل//	//	بنیانا	//	//	//	//	//	//	//	یطوفون به
ابن حبان(ii)	//	//												
ابن حبان(iii)	//	//	//	کمثل//	//	بنیانا	//	//				//	//	یطیفون به
احمد	//	//	//	کمثل//	//	بنیانا		//	//	//	//	//	//	یطوفون به

بقیہ نقد متن (حدیث نمبر ۴)

متن ترمذی	ويعجبون	منها	ويقولون	لولا	موضع	اللبنة	قال	رسول الله	فانا	موضع	اللبنة	جئت	فختمت	الانبياء
بخاری(i)	//		//	//	//	//								
بخاری(ii)	يعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبيين
مسلم(i)			//			//					//			
مسلم(ii)	ويعجبهم	البنيان	//			//		محمد			//			
مسلم(iii)	يعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم(iv)	يعجبون	له	//			//	//		//		//			
مسلم(v)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
مسلم(vi)	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//	//
ابن حبان(i)	يعجبون		//			//	//		//		//			
ابن حبان(ii)														
ابن حبان(iii)			//			//					//			
احمد	ويعجبون	له	//			//	//		//		//	وانا	خاتم	النبيين

خلاصہ نقدِ متن:

مذکورہ اکثر متون میں امام ترمذی کے تمام الفاظ موجود ہیں۔ البتہ لفظ کــرجــل کی بجائے باقی اکثر متون میں کــمثـل رجل مذکور ہے یعنی لفظ مثل کا اضافہ ہے۔ جب کہ کاف تمثیلی موجود ہے اور امام بخاری کے متن نمبر (i) میں یہی لفظ موجود ہے۔

☆ اکثر متون میں "دارا" کی بجائے "بیتا" اور "بنیانا" ہے جب کہ بخاری کے متن (i)، مسلم کے متن (v) میں لفظ "دارا" ہی موجود ہے

☆ اکثر متون میں "یدخلونھا" کی بجائے لفظ "یطوفون" اور "یطیفون" ہے اور بعض متون میں لفظ "یدخلونھا" ہے۔

☆ اسی طرح بعض متون میں "جئت فختمت الانبیاء" کی بجائے "وانا خاتم النبیین" کے الفاظ ہیں۔ اور امام مسلم کے متن نمبر (v)، (vi) میں یہی الفاظ مذکور ہیں۔

☆ یہ تمام الفاظ مترادفات ہیں اور ان کی تبدیلی سے مفہوم میں کوئی فرق نہیں آتا۔

اس طرح اس حدیث مبارکہ میں متن کے لحاظ سے غرابت نہیں ہے۔

نتیجہ بحث: لہٰذا مذکورہ حدیث سند اور متن کے اعتبار سے غریب نہیں ہے اور یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

خلاصہ مضمون:

اس مختصر مضمون میں جامع ترمذی کی ایسی احادیث جن پر امام ترمذی نے غریب ہونے کا حکم لگایا تھا۔ ان پر تحقیق وتخریج کی گئی ہے۔ اس مضمون میں بیان کردہ ایسی احادیث کی تعداد چار ہے۔ ان احادیث پر سند اور متن پر نقد وجرح کے بعد یہ بات واضح ہوئی کہ یہ احادیث غریب ہونے کا حکم نہیں رکھتیں۔ بلکہ یہ احادیث صحیح وحسن کے درجہ میں ہیں۔

☆ غرائب ترمذی کی سنداً ومتناً تخریج اور نقد وجرح کے لیے کتب احادیث صحاح ستہ، صحیح ابن حبان، مستدرک امام حاکم، مصنف ابن ابی شیبہ اور مسند امام احمد بن حنبل کا مطالعہ کیا گیا ہے۔

☆ ان مذکورہ کتب کے علاوہ دیگر کتب احادیث کے مطالعہ کی ضرورت ہے۔

اس طرح جامع ترمذی کی دیگر غریب احادیث پر بھی تحقیق کی ضرورت ہے۔

بابِ دوم

عقائد

فصل اوّل	اللہ تعالیٰ جل جلالہ
فصل دوم	انبیاء علیہم السلام
فصل سوم	ایمان، کفر
فصل چہارم	موت، قیامت
فصل پنجم	متفرق

فصل اوّل

اللہ تعالیٰ جل جلالہ

(۱) عن جرير بن عبدالله قال كنا جلوساعندرسول الله ﷺ فنظر الى القمر ليلةُ البدر فقال :

"انكم ستعرضون على ربكم فترونه كما ترون هذا القمر"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح(۱)*

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ہم نبی کریم ﷺ کی بارگاہ میں تھے کہ رات کے وقت آپ نے چاند کی طرف دیکھ کر فرمایا:

"عنقریب تم اپنے رب کے حضور پیش کیے جاؤ گے تم اس کو دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو"۔

مسائل و نصائح:

☆رویت باری تعالیٰ ممکن ہے۔

☆اہل جنت اللہ تعالیٰ کا جنت میں دیدار کریں گے۔

☆دیدارِ الٰہی نعمت عظمیٰ ہے۔(۲)

☆مؤمنوں کو اللہ تعالیٰ کا دیدار بغیر کسی پردہ کے ہوگا جیسا کہ چاند سورج کو بغیر پردہ کے دیکھا جاتا ہے۔(۳)

☆جو اللہ تعالیٰ کے دیدار کا مشتاق ہو وہ نمازوں کی پابندی کرے۔(۴)

۱۔i. ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۵۱، ص ۱۹۰۸ ii. بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۵۴، ص ۴۵

iii. مسلم، المساجد، رقم ۱۴۳۴، ص ۲۲۹ iv. مسند احمد، رقم ۱۹۲۱۱، ۱۹۲۲۶

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔عمدۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۴، ص ۶۳ ۳۔نزہۃ القاری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۲۳۰

۴۔فتح الباری شرح صحیح البخاری، ج ۲، ص ۳۴

☆ اژدہام ناظرین کیوجہ سے کوئی شخص رویت باری تعالیٰ سے محروم نہیں ہوگا۔(۵)

☆ روز قیامت دیدارِ الٰہی میں کوئی مشقت، تکلیف اور دشواری نہیں ہوگی اور ہر مسلمان آسانی کے ساتھ دیدارِ الٰہی کر سکے گا۔ اور جب دیدارِ الٰہی ہوگا تو کسی کو اس میں شک وشبہ نہیں ہوگا۔(۶)

(۲) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللّٰہ علیہ و آلہ وسلم ، قال :

"جآء عصفور حتی وقع علی حرف السفینۃ ثم نقر فی البحر فقال لہ الخضر: ما نقص علمی و علمك من علم اللہ الا مثل ما نقص ھذا العصفور من البحر"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۷)**

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ (علیہ السلام) میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۸)

۵۔ انوار الباری شرح صحیح البخاری، ج۱۴، ص۱۴۴

۶۔ فیوض الباری شرح صحیح البخاری، ج۳، ص۲۴۸

۷۔ i. مسلم، الفضائل، رقم ۶۱۶۳، ص۹۹۵ ii. بخاری، احادیث الانبیاء، رقم ۳۴۰۱، ص۲۷۷

iii. ترمذی، تفسیر القرآن، رقم ۳۱۴۹، ص ۱۹۷۱

**نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۸۔ عمدۃ القاری، ج۶، ص۱۳۱

☆بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۹)

☆اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۰)

☆اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۱)

☆حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

(۳) ان جابر بن عبداللہ الانصاری قال خرج علینا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یوما فقال :

"انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنى فيها بيتا ثم جعل فيها مائدة ثم بعث رسولا يدعوالناس الىٰ طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من تركه فالله هو الملك والدار الاسلام والبيت الجنة وانت يا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اكل ما فيها ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث مرسل(۱۲)

۹۔ ایضا ۱۰۔ نزہۃ القاری، ج ا،ص ۴۸۰، ۴۸۱

۱۱۔ انوار الباری، ج ۶، ص ۲۶۹

(۱۲) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۰، ص ۱۹۳۸ ii بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص ۶۰۶

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسول ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

مسائل ونصائح:

☆ ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆ اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔

☆ نجات کی راہ دین اسلام ہے۔

☆ جنت کا ہونا برحق ہے۔

☆ جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔

☆ جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔ (۱۳)

(۴) حدثنا محمد بن اسماعیل، حدثنا شهاب بن عباد العبدی حدثنا محمد بن الحسن بن ابی یزید الهمدانی عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابی سعید قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

۱۳۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۵۰۶

"فضل کلام الله علی سائر الکلام کفضل الله علی خلقه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۱۴)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: اللہ تعالیٰ کے کلام کی تمام کلاموں پر فضیلت ایسے ہے جیسے اللہ تعالیٰ کی فضیلت اپنی مخلوق پر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید تمام کلاموں سے اعلیٰ کلام ہے۔(۱۵)

☆ تلاوت قرآن پر اجر تمام اذکار سے زیادہ ہے۔(۱۶)

☆ تلاوت قرآن کرنے والا کا اجر بہت زیادہ ہے۔(۱۷)

☆ اللہ تعالیٰ خود اعلیٰ ہے، اس کی صفات بھی اعلیٰ ہیں۔

☆ ہمیں قرآن مجید کی تلاوت زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔

---

(۱۴)i- ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۲۶، ص ۹۴۵ ii- سنن دارمی، فضائل القرآن، رقم ۳۳۹۹

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام دارمی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے۔

(i) اخبرنا اسماعیل بن ابراهیم الترجمانی حدثنا محمد بن الحسن الهمدانی عن عمرو بن قیس عن عطیة عن ابی سعید الخدری قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .

(ii) سلیمان بن حرب، حدثنا حماد بن سلمة، عن أشعث الجدانی، عن شهر بن حوشب قال :قال رسول الله صلی الله علیه وسلم .

۱۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۲۴۴ ۱۶۔ ایضاً

۱۷۔ ایضاً

(۵) حدثنا محمد بن یحیٰ حدثنا اسحاق بن محمد الفروی حدثنا اسماعیل بن جعفر عن عمارة بن غزیة عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید عن قتادة بن النعمان ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:

"اذا احب الله عبدا حماه الدنیا کما یظل احدکم یحمیٰ سقیمه المآء"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۱۸)

ترجمہ: حضرت قتادہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب اللہ تعالیٰ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو اسے دنیا سے اس طرح روکتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے مریض کو پانی سے روکتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ دنیا کے مناصب اور مال ومتاع کی حرص سے بچنا محبت الٰہی کی علامت ہے۔(۱۹)

☆ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کیلئے دنیا کا حصول مشکل بنا دیتا ہے۔(۲۰)

☆ اللہ تعالیٰ نیک بندوں کو دنیا کی برائیوں سے دور کر دیتا ہے۔(۲۱)

☆ جیسے مریض کیلئے پانی کا استعمال نقصان دہ ہے اسی طرح دنیاوی کاموں میں الجھنا نیک بندوں کیلئے نقصان دہ ہے۔(۲۲)

☆ اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بندہ گناہوں سے دور ہو جاتا ہے۔

☆ ہمیں آخرت میں نجات حاصل کرنے کیلئے دنیاوی برائیوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

---

(۱۸) i۔ ترمذی، الطب، رقم ۲۰۳۶، ص ۱۸۵۵ ii۔ مسند احمد، ۲۸/۵، ۴۲۷

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو دو سندوں سے نقل کیا ہے۔

(i) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا ابو سعید ثنا سلیمان عن عمرو عن عاصم بن عمر بن قتادة عن محمود بن لبید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم .

(ii) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا ابو سلیمان انا عبدالعزیز عن عمرو بن ابی عمرو عن عاصم بن قتادة عن محمود بن لبید ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال .

۱۹۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۱۸۰ ۲۰۔ ایضاً
۲۱۔ ایضاً ۲۲۔ ایضاً

فصل دوم

انبیاء علیہم السلام

(٦) عن سعد عن النبی ﷺ انه قال لعلی رضی اللہ عنه ۔

"اما ترضی ان تکون منی بمنزلة هارون من موسیٰ الا انه لا نبوة بعدی ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح(١)

ترجمہ: حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا:

کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون کو حضرت موسیٰ سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔

☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔

☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔(٢)

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

---

(١) i ترمذی، المناقب، رقم ٣٧٢٤، ص ٢٠٣٥ ii مسلم، الفضائل، رقم ٦٢١٧، ص ١١٠١

iii بخاری، المغازی، رقم ٤٤١٦، ص ٣٦١

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام بخاری نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس کے علاوہ دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا قتیبة حدثنا حاتم بن اسماعیل عن بکیر بن مسمار عن عامر بن سعدة بن ابی وقاص عن ابیه، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

سندِ بخاری: حدثنا مسدد حدثنا یحی عن شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد عن ابیه، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

سندِ مسلم: (i) یحی بن یحی التمیمی وابوجعفر محمد بن الصباح وعبیدالله القواریری وسریج بن یونس کلهم عن یوسف ابن الماجشون واللفظ لابن الصباح حدثنا یوسف ابوسلمة الما جشون حدثنا محمد بن المنکدر عن سعید بن المسیّب عن عامر بن سعد بن ابی وقاص عن ابیه قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

(ii) حدثنا ابوبکر بن ابی شیبة حدثنا غندر عن شعبة ح :وحدثنا محمد بن المثنیٰ وابن بشار قالا :حدثنا محمد بن جعفر حدثنا شعبة عن الحکم عن مصعب بن سعد بن ابی وقاص عن سعد بن ابی وقاص، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔

۲۔عمدۃ القاری، ج۱۲،ص۳۶۹

(۷) عن جابر بن عبدالله قال قال النبی ﷺ :

"الـمـا مثـلـي ومثـل الانبياء قبـلـي كرجل بنى دارا فاكملها وأحسنها الاموضع لبنة فجعل الناس يدخلونها ويعجبون منها ويقولون لولاموضع لبنة"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۳)

ترجمہ: حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری اور میرے سے پہلے دوسرے انبیاء کی مثال ایسی ہے، جیسے کسی آدمی نے مکان بنایا، اس کو مکمل کیا اور اس کو خوبصورت کیا سوائے ایک اینٹ کی جگہ کے، لوگ اس میں داخل ہونا شروع ہو گئے اور اس سے تعجب کرتے تھے اور کہتے تھے، بھلا یہ اینٹ کیوں نہ رکھی؟۔

---

(۳) i ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۲ ص ۱۹۳۹ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۱ ص ۱۰۸۴

iii بخاری، المناقب، رقم ۳۵۳۵ ص ۲۸۸

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام بخاری نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے اور امام مسلم نے اس سند کے علاوہ چار اسناد سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسمعيل حدثنا محمد بن سنان حدثنا سليم بن حيان بصرى حدثنا سعيد بن ميناء عن جابر بن عبدالله قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم۔

سندِ بخاری: (i) یہ سند امام ترمذی والی ھے ۔ (۳۵۳۴)

(ii) حدثنا قتيبة بن سعيد حدثنا اسماعيل بن جعفر عن عبدالله بن دينار عن ابى صالح عن ابى هريرة عن رسول الله ﷺ ۔

سندِ مسلم: (i) حدثنا عمرو الناقد حدثنا سفيان بن عيينة عن ابى الزناد عن الاعرج عن ابى هريرة عن رسول الله ﷺ ۔ (۵۹۵۹)

(ii) حدثنا محمد بن رافع حدثنا عبدالرزاق حدثنا معمر عن همام بن منبة ، عن ابى هريرة عن رسول الله صلى الله عليه وسلم ۔ (رقم ۔ ۵۹۶۰)

(iii) یہ سند امام بخاری والی ہے۔ (رقم ۵۹۶۱)

(iv) حدثنا ابوبكر بن ابى شيبة وابو كريب قالا حدثنا ابومعاوية عن الاعمش عن ابى صالح عن ابى سعيد قال قال رسول الله ﷺ ۔ (رقم ۵۹۶۲)

مسائل ونصائح:

☆حضورا کرم ﷺ کا ایک لقب خاتم النبیین ہے۔(۴)

☆تمام انبیاء کرام علیہم السلام وصف نبوت میں برابر ہیں۔

☆تمام انبیاء کرام علیہم السلام ایک جسم کی مانند ہیں۔(۵)

☆شریعت محمدیہ اور پہلی شریعتوں کی بنیاد ایک ہے۔

☆تمام شریعتیں کامل واکمل اور خوبصورت تھیں۔

☆نبی کریم ﷺ کے بغیر نبوت کی عمارت نامکمل تھی۔(۶)

☆شریعت محمدیہ میں پہلی شرائع کی ساری خوبیاں جمع ہیں۔

☆حضورا کرم ﷺ سارے انبیاء سے افضل واعلیٰ ہیں۔(۷)

☆لوگوں کی نجات کیلئے کسی نبی کا امتی ہونا لازم ہے۔

☆حضورا کرم ﷺ ہر لحاظ سے آخری نبی ہیں۔(۸)

(۸) حدثنا ابی بن کعب عن النبی صلی اللّٰہ علیه و آله وسلم ، قال :

"جـآء عصفور حتی وقع السفینة فنقر فی البحر نقرة او نقرتین فقال له الـخـضـر ، یـا موسیٰ ، ما نقص علمی و علمك من علم الله الا مثل ما نقر هذا العصفور من البحر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۹)

۴۔فتح الباری،ج۶،ص۵۵۹ ۵۔ایضاً

۶۔عمدۃ القاری،ج۱۱،ص۲۸۵ ۷۔ایضاً

۸۔نزھۃ القاری،ج۴،ص۵۱۰

(۹) i ترمذی،تفسیر القرآن،رقم ۳۱۴۹،ص ۱۹۷۱ ii بخاری،احادیث الانبیاء،رقم ۳۴۰۱،ص۲۷۷

iii مسلم،الفضائل،رقم ۲۳۸۰،ص ۱۰۹۶

نقدسند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ: حضرت ابی بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نبی کریم کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا:

پس ایک چڑیا آئی اور کشتی میں ایک جانب بیٹھ گئی اور سمندر میں ایک یا دو چونچیں ماریں۔ حضرت خضر علیہ السلام نے ان سے کہا، اے موسیٰ علیہ السلام! میرے اور آپ کے علم نے علم الٰہی کو اتنا بھی نہیں گھٹایا جتنا اس چڑیا نے سمندر کے پانی کو گھٹایا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ تشبیہ مماثلت کیلئے نہیں بلکہ حقارت اور قلت کیلئے ہے۔(۱۰)

☆ بات کو سمجھانے کیلئے تشبیہ دینا جائز ہے۔ جیسا کہ اس حدیث مبارکہ میں اللہ تعالیٰ کی صفت علم کو تشبیہ کے ذریعے سمجھایا گیا ہے۔

☆ یہ تشبیہ بات کو سمجھانے کیلئے ہے، حقیقی نہیں ہے۔(۱۱)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم حقیقی اور ذاتی ہے اور انبیاء کرام علیہم السلام کا علم اللہ تعالیٰ کی طرف سے عطا کردہ ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کے علم میں کمی ممکن نہیں ہے یہ مثال عرفی ہے۔(۱۲)

☆ اللہ تعالیٰ کا علم غیر متناہی اور مخلوق کا علم متناہی ہے۔

☆ علم خداوندی کے برابر کسی کا علم نہیں ہے۔(۱۳)

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے حضرت خضر علیہ السلام سے علم سیکھا۔

☆ حضرت موسیٰ علیہ السلام علم شریعت اور حضرت خضر علیہ السلام علم لدنی کے ماہر تھے۔

۱۰۔ عمدۃ القاری، ج ۶ ص ۱۳۱ — ۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ نزھۃ القاری، ج ۱ ص ۴۸۰، ۴۸۱ — ۱۳۔ انوار الباری، ج ۶ ص ۲۶۹

(۹) ان جابر بن عبدالله الانصاری قال خرج علینا رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم یوما فقال :

"انما مثلك ومثل امتك كمثل ملك اتخذ دارا ثم بنی فیها بیتا ثم جعل فیها مائدة ثم بعث رسولا یدعو الناس الیٰ طعامه فمنهم من اجاب الرسول ومنهم من ترکه فالله هو الملك والدار الاسلام والبیت الجنة وانت یا محمد رسول فمن اجابك دخل الاسلام ومن دخل الاسلام دخل الجنة ومن دخل الجنة اکل ما فیها ."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث مرسل (۱۴)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہمارے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ میرے پاس فرشتہ آیا اور اس نے کہا کہ:

آپ کی اور آپ کی امت کی مثال اس طرح ہے کہ بادشاہ نے ایک بڑا مکان بنایا۔ پھر اس میں ایک گھر بنایا پھر وہاں ایک دسترخوان لگا کر ایک قاصد کو بھیجا کہ لوگوں کو کھانے کی دعوت دے چنانچہ بعض نے دعوت قبول کی اور بعض نے قبول نہیں کی۔ یعنی اللہ تعالیٰ بادشاہ ہے، وہ بڑا مکان اسلام ہے، اور اس کے اندر والا گھر جنت ہے اور آپ اے محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! رسول ہیں۔ جس نے آپ کی دعوت قبول کی اسلام میں داخل ہوا۔ جو اسلام میں داخل ہوا وہ جنت میں داخل ہو گیا اور جو جنت میں داخل ہو گیا اس نے اس میں موجود چیزیں کھالیں۔

---

(۱۴) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۰، ص ۱۹۳۸ ii_ بخاری، الاعتصام، رقم ۷۲۸۱، ص ۶۰۶
iii- ابن ماجہ، الادب، رقم ۳۸۲۱، ص ۲۷۰۴ iv_ مسند احمد، رقم ۵۰۹/۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث مرسل ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ہر چیز کا حقیقی مالک اللہ تعالیٰ ہے۔

☆انبیاء کرام علیہم السلام کی بعثت کا مقصد اللہ تعالیٰ کی طرف بلانا ہے۔

☆اس دنیا کے علاوہ اور بھی جہان ہیں۔

☆نجات کی راہ دین اسلام ہے۔

☆جنت کا ہونا برحق ہے۔

☆جنت رب تعالیٰ کی نعمتوں کی جگہ ہے۔

☆جو جنت میں جانا چاہتا ہے اس کے لئے دین اسلام پر عمل پیرا ہونا لازمی ہے۔(۱۵)

☆نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے سچے رسول ہیں۔

☆اسلام سچا مذہب ہے۔

☆تمام انبیاء کرام علیہ السلام ہدایت یافتہ ہیں۔(۱۶)

☆کوئی نبی گمراہ یا بھٹکا ہوا نہیں ہے۔(۱۷)

☆حضرت محمد ﷺ سب سے زیادہ ہدایت یافتہ ہیں۔(۱۸)

☆امت محمدیہ ﷺ میں سے جنت میں وہی داخل ہوگا جو نبی کریم ﷺ کی اطاعت کرے گا۔(۱۹)

☆حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والی حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کی ذات ہے۔(۲۰)

(۱۰) عن ابی ذر قال : قلت یا رسول اللہ ما انیة الحوض؟ فقال "والذی نفسی بیدہ لا نیته اکثر من عدد نجوم السماء و کواکبها فی لیلةمظلمة مصحیة"

۱۵۔عمدۃ القاری، ج۱۶،ص۵۰۶ ۱۶۔فتح الباری، ج۱۳،ص۲۵۱ ۱۷۔ایضاً

۱۸۔عمدۃ القاری، ج۱۶،ص۵۰۵ ۱۹۔فتح الباری، ج۱۳،ص۲۵۶

۲۰۔بخاری، الاعتصام، رقم۷۲۸۱،ص۶۰۶

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۲۱)

ترجمہ: حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے عرض کیا۔ اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم! حوضِ کوثر کے برتن کیسے ہیں؟ آپ نے فرمایا:

قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ وقدرت میں میری جان ہے۔ اس حوض کے برتن آسمان کے ستاروں کی تعداد سے زیادہ ہیں اور اس رات کے تارے جو رات اندھیری ہو اور جس میں بدلی ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو حوض کوثر عطا کر دیا گیا ہے۔ (۲۲)

☆ اس حوض پر کثیر تعداد میں پینے کے برتن بھی ہیں۔

☆ اس حوض سے حضور اکرم ﷺ اپنی امت کے پیاسوں کو پلائیں گے۔ (۲۳)

---

(۲۱) i ترمذی، صفۃ القیامۃ، رقم ۲۴۴۴، ص ۱۸۹۷ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۸۹، ص ۱۰۸۵

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور دونوں کو غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے بھی اس حدیث کو دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند امام ترمذی والی سندوں سے علاوہ ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا محمدبن اسماعیل حدثنا یحی بن صالح حدثنا محمد بن مهاجر عن العباس عن ابی سلام الحبشی، عن ثوبان عن النبی صلی الله علیه وسلم ۔(رقم ۔ ۲۴۴۴)

(ii) حدثنا محمد بشار حدثنا ابوعبدالصمد العمی عبدالعزیز بن عبدالصمد حدثنا ابوعمران الجونی عن عبدالله بن الصامت عن ابی ذر عن رسول الله ﷺ ۔

سندِ مسلم: (i) حدثنا حرملة بن یحی حدثنا عبدالله بن وهب حدثنی عمر بن محمد عن نافع عن عبدالله ، عن رسول الله صلی الله علیه وسلم ۔(رقم ۔ ۵۹۸۸)

(ii) امام ترمذی(ii) والی سند سے بھی ذکر کی ہے ۔(رقم ۵۹۸۹)

نتیجہ بحث: اس طرح یہ حدیث صحیح لغیرہ ہے۔

☆اس حوض پر موجود برتن بہت خوبصورت اور چمکدار ہیں۔

☆اس حوض سے فیض روز محشر جاری ہوگا۔

☆کوثر جنت میں ایک نہر کا نام ہے۔(۲۴)

☆اس حوض سے جو ایک دفعہ پیئے گا اسے دوبارہ پیاس نہیں لگے گی۔(۲۵)

☆آپ ﷺ کو دو حوض عطا ہوئے ہیں ایک میدان حشر میں پل صراط سے پہلے اور دوسرا جنت میں۔
ان دونوں کو کوثر کہا جاتا ہے۔(۲۶)

☆حوض برحق ہے اور اس کو ماننا واجب ہے۔(۲۷)

(۱۱) عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"انما مثلی و مثل امتی کمثل رجل استوقد نارا فجعلت الذباب والفراش یقعن فیھا وانا اخذ بحجزکم وانتم تقحمون فیھا۔"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۲۸)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میری مثال اور میری امت کی مثال اس آدمی کی طرح ہے کہ جس نے آگ جلائی ہوئی ہو اور سارے کیڑے، مکوڑے اور پتنگے اس میں گرتے چلے جا رہے ہوں اور میں تمہاری کمروں کو پکڑے ہوئے ہوں اور تم بلا سوچے اندھا دھند اس میں گرتے چلے جا رہے ہو۔

۲۲۔الکوثر ۱۰۸:۱ ۲۳۔ضیاء القرآن، ج۵، ص۶۸۶

۲۴۔تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس، ص۶۶۰

۲۵۔مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۶۸، ص۱۰۸۳ ۲۶۔شرح صحیح مسلم، ج۶، ص۷۲۵

۲۷۔فتح الباری، ج۱۱، ص۴۶۷

(۲۸) i ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۷۴، ص۱۹۴۰ ii مسلم، الفضائل، رقم ۵۹۵۵، ص۱۰۸۳

iii مسند احمد، رقم ۸۱۲۳

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ اپنی امت پر بڑے ہی شفیق ومہربان ہیں۔(۲۹)

☆ غافل اور دین اسلام کے مخالف لوگ اپنی نافرمانی اور خواہشات نفس کی پیروی کی وجہ سے دوزخ میں جائیں گے۔(۳۰)

☆ کافر لوگ روکنے کے باوجود آگ میں گرنے پر حریص ہیں۔(۳۱)

☆ نجات کی راہ نبی کریم ﷺ کا اسوہ حسنہ ہے۔(۳۲)

☆ جو کوئی نبی کریم ﷺ کے لائے ہوئے دین اسلام کے راستے کے علاوہ کسی اور راستہ پر چلتا ہے تو ایسا بندہ جہنم میں جائے گا۔(۳۳)

☆ دنیا بظاہر اچھی معلوم ہوتی ہے لیکن حقیقت میں رب تعالیٰ سے دور کر دینے والی ہے۔

(۱۲) حدثنا موسیٰ بن عبد الرحمٰن الکندی حدثنا زید بن حباب اخبرنی المسعودی حدثنا عمر و بن مرة عن ابراهیم عن علقمة عن عبدالله قال نام رسول الله صلی اللهعلیه وآله وسلم، فقال:

"مالی ومالـلدنیا ماانا فی الدنیا الاکراکب استظل تحت شجرة ثم راح وترکها ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۳۴)

۲۹۔التوبۃ۹:۱۲۸ ۳۰۔شرح مسلم للنووی،ج۱۵،ص۵۰

۳۱۔ایضاً ۳۲۔الاحزاب۳۳:۲۱

۳۳۔النساء۴:۱۱۵

(۳۴) i ترمذی،الزھد،رقم ۲۳۷۷،ص۱۸۹۰ ii ابن ماجہ،الزھد،رقم ۴۱۰۹،ص۲۷۲۷

iii مسند احمد،۱/۳۹۱،۴۴۱

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نیند سے بیدار ہوئے تو فرمایا:

مجھے دنیا سے کیا کام۔ میں تو دنیا میں اس طرح ہوں کہ جیسے کوئی سوار کسی درخت کے نیچے سائے کی وجہ سے بیٹھ گیا پھر وہاں سے روانہ ہو گیا اور درخت کو چھوڑ دیا۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ کو دنیا سے الفت ومحبت نہیں تھی۔

☆ آپ ﷺ دنیاوی خواہشات کی طرف میلان نہیں رکھتے تھے۔ (۳۵)

☆ آپ ﷺ آخرت کے طلبگار تھے۔ (۳۶)

☆ جس طرح سایہ جلدی سے ڈھل جاتا ہے یہ دنیا بھی اسی طرح ختم ہو جائے گی۔ (۳۷)

☆ دنیا میں اصل عبادت یہ ہے کہ دنیا سے چھٹکارا حاصل ہو جائے۔ (۳۸)

☆ ہمیں اپنی موت اور آخرت کو یاد رکھنا چاہیے اور اس کی تیاری کرنی چاہیے۔

۳۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۹۳ ۳۶۔ ایضاً

۳۷۔ ایضاً ص ۹۴

۳۸۔ العرف الشذی شرح سنن الترمذی، ج ۴، ص ۱۷

فصل سوم

- ایمان
- کفر

ایمان

(۱۳) عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم :

" ان الجنة لا يدخلها الانفس مسلمة ما انتم فی الشرك الا كالشعرة البيضاء فی جلد الثور الاسود"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بے شک جنت میں صرف مسلمان داخل ہوگا اور وہ مسلمان شرک کرنے والوں میں سے اس طرح نمایاں ہوگا جیسے ایک سفید بال کالے بیل کی کھال میں۔

مسائل ونصائح:

☆ روزِ محشر مسلمان دوسرے لوگوں سے ممتاز ہوں گے۔

☆ مشرکین قیامت کے دن رسوا ہوں گے۔

☆ قیامت کے دن امت محمدیہ دوسری امتوں سے ارفع واعلیٰ شان والی ہوگی۔(۲)

☆ جس طرح سفید بال کالے بالوں میں سے پہچانا جاتا ہے۔اسی طرح امت محمدیہ بھی پہچانی جائے گی۔(۳)

☆ حضور اکرم ﷺ کو ایمان والوں اور مشرکین کے بارے میں علامات بتادی گئی ہیں۔

☆ رسالت محمدی ﷺ میں اسلام کے علاوہ کوئی اور مذہب اللہ تعالیٰ کے ہاں مقبول نہیں ہے۔(۴)

---

(۱) i ترمذی، صفۃ الجنۃ، رقم ۲۵۴۷، ص ۱۹۰۷ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۲۸، ص ۵۴۷

iii مسلم، الایمان، رقم ۵۳۰، ص ۷۱۸ iv ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۲۸۳، ص ۲۷۳۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۸۸ ۳۔ ایضاً ۴۔ آل عمران ۳: ۸۵

(۱۴) عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی اللہ علیه و آله وسلم:

" مثل المؤمن كمثل الزرع لاتزال الرياح تفيئه ولايزال المؤمن يصيبه بلاء ومثل المنافق مثل الشجرة الارز لاتهتز حتى تستحصد "

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح(۵)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کی مثال کھیتی کے سرکنڈے کی طرح ہے۔ ہوا اسے جھونکے دیتی ہے۔ اور مؤمن ہمیشہ آزمائش میں رہتا ہے، منافق کی مثال صنوبر کے درخت کی سی ہے جو اپنی جگہ سے کبھی نہیں ہلتا یہاں تک کہ جڑ سے کاٹ دیا جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ مؤمن کے حالات بدلتے رہتے ہیں۔

☆ یہ کبھی خوش حال ہوتا ہے اور کبھی آزمائش میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۶)

☆ اس کیلئے دونوں حال رب تعالیٰ کا انعام ہیں۔

☆ کافر عموماً خوش حال رہتا ہے۔

☆ اسی خوشحالی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے اور یہ دائمی عذاب میں مبتلا ہو جاتا ہے۔(۷)

☆ مؤمن جب خوش حال ہوتا ہے تو ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت میں کمی واقع ہو جائے لیکن پھر جب آزمائش میں آتا ہے تو توبہ واستغفار کر کے مطیع بن جاتا ہے۔(۸)

☆ مؤمن کو ہر حال میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔

---

(۵) i ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۶، ص ۱۹۳۹ ii بخاری، المرضی، رقم ۵۶۴۳، ص ۴۸۳

iii مسلم، صفات المنافقین، رقم ۷۰۹۴، ص ۱۱۶۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۶۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۴۸۶ ۷۔ عمدۃ القاری، ج ۱۴، ص ۶۴۰

۸۔ ایضاً

(۱۵) حدثنا علی بن حجر اسعدی اخبرنا بقیة بن الولید عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن جبیر بن نضیر عن النواس بن سمعان الکلابی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ان اللہ ضرب مثلا صراطا مستقیما علی کنفی الصراط داران لهما ابواب مفتحة علی الابواب ستور وداع یدعو علی راس الصراط وداع یدعو فوقه والله یدعوا الی دار السلام یهدی من یشآء الی صراط مستقیم ۔ والابواب التی علی کنفی الصراط حدود الله فلا یقع احد فی حدود الله حتی یکشف الستر والذی یدعو من فوقه واعظ ربه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۹)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان کلابی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے صراط مستقیم کی اس طرح مثال دی ہے کہ وہ ایسی راہ ہے جس کے دونوں جانب دیواریں ہیں جن میں جابجا دروازے لگے ہوئے ہیں۔ جن پر پردے لٹک رہے ہیں۔ پھر ایک بلانے والا اس راستے کے سرے پر کھڑے ہوکر اور ایک اس کے اوپر کھڑے ہوکر بلا رہا ہے۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی۔ یعنی اللہ تعالیٰ جنت کی طرف بلاتا ہے اور جسے چاہتا ہے سیدھی راہ پر چلا دیتا ہے۔ اور وہ دروازے جو راستے کے دونوں جانب ہیں یہ اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔ ان میں اس وقت تک کوئی گرفتار نہیں ہوسکتا جب تک پردہ نہ اٹھائے اور اس راستے کے اوپر پکارنے والا اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقرر کردہ نصیحت کرنے والا ہے۔

---

(۹) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۵۹، ص ۱۹۳۸ ii مسند احمد، رقم ۱۸۲/۴، ۱۸۳

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے اسے اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: (۱) حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا الحسن بن سوار أبو العلاء ثنا لیث یعنی ابن سعد عن معاویة بن صالح ان عبدالرحمن بن جبیر حدثه عن أبیه عن النواس بن سمعان الأنصاری عن رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم قال ۔

مسائل ونصائح:

☆مثال دے کر بات سمجھانا بہترین انداز تبلیغ ہے۔(۱۰)

☆اللہ تعالیٰ لوگوں کو نجات والی راہ کی طرف بلاتا ہے۔(۱۱)

☆اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی رہنمائی کیلئے کچھ بندوں کو مامور کیا ہے۔(۱۲)

☆سیدھا راستہ اسلام ہے۔(۱۳)

☆دروازے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حرام کردہ چیزیں ہیں۔(۱۴)

☆پردے اللہ تعالیٰ کی حدود ہیں۔(۱۵)

☆سیدھے راستے کی طرف بلانے ولا قرآن ہے۔(۱۶)

☆ہر مؤمن کا دل اچھائی کی طرف بلاتا ہے اور برائی پر بے چین ہوتا ہے۔

۱۰۔تحفۃ الاحوذی، ج۸،ص۱۵۷ ۱۱۔یونس۱۰:۲۵

۱۲۔تحفۃ الاحوذی، ج۸،ص۱۵۸ ۱۳۔آل عمران۳:۸۵

۱۴۔تحفۃ الاحوذی، ج۸،ص۱۵۸ ۱۵۔ایضاً ۱۶۔ایضاً

کفر

(۱۶) عن عبداللہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"یمرقون من الدین کما یمرق السھم من الرمیۃ"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح(۱۷)

ترجمہ: حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

وہ لوگ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆اعتقادی منافق کا دین اسلام سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

☆نبی کریم ﷺ پر اعتراضات کرنا منافقین کا طرز عمل ہے۔(۱۸)

☆جس طرح تیر کمان میں واپس نہیں آتا اسی طرح منافق کی واپسی کا امکان بھی کم ہوتا ہے۔

☆تیر کی سرعت کی طرح یہ بھی اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۱۹)

☆نبی کریم ﷺ کو منافقین کا علم دیا گیا تھا۔(۲۰)

☆انبیاء کرام علیہم السلام کی صحبت سے نکل جانا بدبختی ہے۔

☆امام المسلمین اور خلفاء اسلام کی اطاعت نہ کرنے والا اسلام سے نکل جاتا ہے۔(۲۱)

☆خوارج دائرہ اسلام سے خارج ہیں۔(۲۲)

---

(۱۷) i ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۸۸، ص ۱۸۷۲ ii بخاری، المغازی، رقم ۴۳۵۱، ص ۳۵۶
iii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۴۵۱، ص ۸۴۶ iv ابوداود، السنۃ، رقم ۴۷۶۴، ص ۱۵۷۳
v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۹، ص ۲۲۵۴ vi ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۱۶۸، ص ۲۴۸۷
vii مسند احمد، رقم ۱۱۶۹۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۸۔ عمدۃ القاری، ج ۱۲، ص ۳۲۱ ۱۹۔ ایضاً

۲۰۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۱۰ ۲۱۔ فتح الباری، ج ۸، ص ۶۹ ۲۲۔ ایضاً

(۱۷) حدثنا اسماعیل بن موسیٰ الفزاری ابن ابنة السدی الکوفی حدثنا عمر بن شاکر عن انس بن مالك قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم :

یاتی علی الناس زمان الصابر فیهم علی دینه کالقابض علی الجمر .

قال ابو عیسی هذا حدیث غریب من هذا الوجه وعمر بن شاکر قدروی عنه غیر واحد من اهل العلم وهو شیخ بصری .(۲۳)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

لوگوں پر ایسا زمانہ آئے گا کہ اپنے دین پر قائم رہنے والا ہاتھ میں انگارہ پکڑنے والے کی طرح تکلیف میں مبتلاء ہوگا۔

مسائل ونصائح:

☆سخت فتنوں کے دور میں دین اسلام پر عمل پیرا ہونا بہت مشکل کام ہے۔(۲۴)

☆جس طرح آگ کا انگارہ پکڑنا مشکل کام ہے اسی طرح آج کے دور میں دین پر عمل پیرا ہوتے ہوئے مشکلات پر صبر کرنا بڑا مشکل کام ہے۔(۲۵)

☆دین اسلام کے بارے میں متزلزل ہونا ایمان کی کمزوری ہے۔(۲۶)

☆حضور اکرم ﷺ نے جس دور کی پیشن گوئی فرمائی تھی وہ آج کا دور ہے۔(۲۷)

---

(۲۳) ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۶۰، ص ۱۸۷۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے غریب ہے۔عمر بن شاکر بصری ہیں ان سے کئی اہل علم نے احادیث نقل کی ہیں۔

۲۴۔عون المعبود شرح سنن ابی داؤد، ج ۱۱، ص ۴۹۷ ۲۵۔ایضاً ص ۴۹۸

۲۶۔ایضاً ۲۷۔ایضاً

فصل چہارم

موت

قیامت

موت

(۱۸) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثناخلادبن یحیی حدثنا بشیر بن المهاجر اخبرنا عبدالله بن بریدة عن ابیه قال قال النبی ﷺ:

''هل تدرون مامثل هذه وماهذه ورمی بحصاتین قالوا الله ورسوله اعلم قال هذاك الامل وهذاك الاجل ''

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۱)*

ترجمہ: حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: کیاتم جانتے ہو کہ اس کی اور اس کی کیا مثال ہے اور دو کنکریاں پھینکیں۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا یہ اُمید ہے اور یہ موت۔

مسائل ونصائح:

☆ معلم کا طالب علموں کو متوجہ کرنے کیلئے سوالات کرنا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔ (۲)
☆ استاد یا شیخ کے سامنے خاموش رہنا اور ان کے جواب کا انتظار کرنا حصول علم کیلئے بہترین طریقہ ہے۔ (۳)
☆ کسی حسی شئے کے ذریعے بات سمجھانا بہترین طریقہ تعلیم ہے۔
☆ بندے کی اُمیدیں بہت زیادہ اور عمر کم ہے۔ (۴)
☆ بندے کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں لیکن موت آ جاتی ہے۔ (۵)
☆ ہمیں اپنی موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔ (٦)
☆ ہمیں ہر قسم کے علوم وفنون سیکھنے چاہیے۔ (۷)

---

(۱) ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۰، ص ۱۹۴۰

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عبدالملك بن عمرو ثنا علی بن علی عن ابی المتوکل عن ابی سعید الخدری عن النبی صلی الله علیه وسلم ۔ (رقم ۱۱۱۳۲)

نتیجہ بحث: اس طرح یہ حدیث حسن لغیرہ ہے

۲۔ نزہۃ القاری، ج ۳، ص ۴۶۳
۳۔ فتح الباری، ج ۴، ص ۳۲۴
۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۷٦
۵۔ ایضاً
٦۔ ایضاً
۷۔ ایضاً

قیامت

(۱۹) عن انس قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:

"بعثت انا والساعة کھاتین واشار ابو داؤد بالسبابة والوسطی"۔

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث صحیح(۸) *

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

میں اور قیامت ایسے ہیں۔ اور ابوداؤد نے انگشت شہادت اور انگلی کیساتھ اشارہ کیا۔

مسائل ونصائح:

☆ قیامت کا قائم ہونا برحق ہے۔

☆ قیامت اور آپ ﷺ کی رسالت میں فاصلہ نہیں ہے۔

☆ آپ ﷺ کے بعد قیامت تک کوئی اور نبی یا رسول (اپنی نبوت ورسالت کے ساتھ) مبعوث نہیں ہوگا۔(۹)

☆ قیامت کا دن دور نہیں ہے۔

☆ قیامت سے مراد زمانے کا ختم ہونا ہے۔(۱۰)

☆ بندہ کو ہر وقت آخرت کے دن کی تیاری کرتے رہنا چاہیے۔

☆ قیامت کا دن انتہائی قریب ہے۔(۱۱)

---

(۸) i ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۱۴، ص ۱۸۷۴ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۵۰۵، ص ۵۴۶

iii مسلم، الفتن، رقم ۷۴۰۸، ص ۱۲۰۸ iv مسند احمد، رقم ۱۲۲۴۷، ۱۲۳۴۴، ۱۳۳۱۸

* حد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

۹۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۴۹ ۱۰۔ ایضاً، ص ۳۴۸

۱۱۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۸

فصل پنجم

 متفرق

(۲۰) عن عبدالله بن مسعود قال :

"خط لنا رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم خطامربعا.وخط فی وسط الخط خطاوخط خارجامن الخط خطا،وحول الذی فی الوسط خطوطا فقال هذاابن آدم وهذااجله محیط به،وهذاالذی فی وسط الانسان وهذه الخطوط عروضه ان نجامن هذاینهشه هذا،والخط الخارج الامل ."

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے ایک لکیر کھینچی اور اس سے مربع بنایا پھر اس کے درمیان ایک لکیر کھینچی اور اسے اس چوکور خانے سے باہر تک لے گئے۔ پھر درمیان والی لکیر کے اردگرد کی لکیریں کھینچیں پھر درمیان والی لکیر کی طرف اشارہ کر کے فرمایا یہ ابن آدم ہے اور یہ اس کے اردگرد اس کی موت ہے جو اسے گھیرے ہوئے ہے۔ اور یہ درمیان میں انسان ہے اور اس کے اردگرد کھینچے ہوئے خطوط اس کی آفات اور مصیبتیں ہیں اگر وہ ان سے نجات پا جائے تو یہ خط اسے لے لیتا ہے اور لمبی لکیریں جو مربع سے باہر نکل رہی ہے اس کی امید ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نبی کریم ﷺ کے سامنے اپنے علم کے اظہار کو مناسب نہیں سمجھتے تھے۔

☆ استاد یا شیخ کے علم کے سامنے اپنے علم کا اظہار نہ کرنا بہتر ہے۔

---

(۱) i ترمذی،صفۃ القیامۃ ،رقم ۲۴۵۴،ص ۱۸۹۸ ii بخاری،الرقاق ،رقم ۶۴۱۷ ،ص ۵۳۹
iii ابن ماجہ،الزھد،رقم ۴۲۳۱،ص ۲۷۳۴

تقدسند: امام ترمذیؒ فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔

☆انسان بیماریوں، دکھوں اور تکلیفوں میں گھرا ہوا ہے۔(۲)

☆انسان کی عمر محدود اور تمنائیں غیر محدود ہیں۔(۳)

☆تختہ سیاہ یا تختہ سفید اور قلم کے ذریعے لکھ کر یا نشاندہی کر کے علم سکھانا بہترین ذریعہ تعلیم ہے۔

☆طالب علموں کو متوجہ رکھنے کیلئے ان سے سوال وجواب کرنے چاہیے۔

☆اللہ کا علم ہر شئے کو محیط ہے۔

☆مخلوق میں سب سے زیادہ علم حضور اکرم ﷺ کا ہے۔

☆انسان مرجاتا ہے مگر اس کی آرزوئیں ختم نہیں ہوتیں۔(۴)

(۲۱) حدثنا قیس قال سمعت مستورداا خا بنی فھرقال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ما الدنیا فی الآخرۃ الامثل ما یجعل احدکم اصبعہ فی الیم فلینظر بم یرجع"۔

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۵)

ترجمہ: حضرت مستورد بن فہر کے بھائی رضی اللہ عنہ سے روایت کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دنیا کی مثال آخرت کے مقابلے میں اس طرح ہے جیسے تم میں سے کوئی آدمی اپنی انگلی دریا میں ڈالے اور پھر اس انگلی کو نکال کر دیکھے کہ اس میں کیا لگتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆دنیا فانی اور آخرت کا گھر باقی رہنے والا ہے۔(۶)

۲۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۰۳ ۳۔ایضاً ۴۔نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۴۷

(۵) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۳، ص ۱۸۸۵ ii مسلم، الجنۃ، رقم ۷۱۹۷، ص ۱۱۷۳

iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۰۸، ص ۲۷۲۷

۶۔الرحمٰن ۵۵: ۲۶، ۲۷

☆آخرت کے مقابلے میں دنیا کی کوئی وقعت نہیں ہے۔(۷)

☆دنیا کی مدت قلیل اور آخرت کی نہ ختم ہونے والی ہے۔(۸)

☆دنیا کی تمام نعمتیں محدود اور ختم ہونے والی ہیں جب کہ آخرت کی نعمتوں کو دوام حاصل ہے۔(۹)

☆نبی کریم ﷺ کو دنیا سے کوئی رغبت نہیں تھی۔(۱۰)

☆ہمیں اس دنیا میں رہتے ہوئے آخرت کی تیاری کرنی چاہیے۔(۱۱)

(۴۲) حدثنا محمدبن اسمعیل حدثنا موسیٰ بن اسمعیل نا ابان بن یزید نا یحیی بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان ابا سلّام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان النبی ﷺ قال :

" ان مثل من اشرك بالله كمثل رجل اشترى عبدا من خالص ماله بذهب اوورق فقال هذه داری وهذا عملى فاعمل وادالى فكان يعمل ويودى الى غير سيده فايكم يرضى ان يكون عبده كذلك؟ "

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (۱۲)*

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جو شخص اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہے اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جس نے خالصتاً اپنے سونے چاندی کے مال سے کوئی غلام خریدا اور اسے کہا کہ یہ میرا گھر ہے اور یہ میرا پیشہ ہے۔

۷۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲ ۸۔النسآء ۴: ۷۷

۹۔شرح مسلم للنووی، ج ۱۷، ص ۱۹۲ ۱۰۔ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۷، ص ۱۸۹۰

۱۱۔الاحزاب ۳۳: ۲۹

(۱۲) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد، رقم ۴/ ۱۳۰، ۲۰۲

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

لہٰذا اسے اختیار کرو اور مجھے کما کر دو۔ لیکن وہ کام کرتا ہے اور اس کا منافع کسی اور کو دے دیتا ہے۔ چنانچہ تم میں سے کون اس بات پر راضی ہے کہ اس کا غلام اس طرح کا ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ ایک ہے اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ (۱۳)

☆ تمام مخلوقات کا خالق و مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ (۱۴)

☆ جن وانس کا کام اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنا ہے۔ (۱۵)

☆ جو اللہ تعالیٰ کے علاوہ کسی اور کی عبادت کرتا ہے۔ وہ اپنے اعمال ضائع کرتا ہے۔ (۱۶)

☆ اللہ تعالیٰ ہر چیز کا عطا کرنے والا ہے، اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرایا جائے۔ (۱۷)

☆ اللہ تعالیٰ کو شریک ٹھہرانا پسند نہیں ہے اور وہ شرک کا گناہ معاف نہیں کرے گا۔ (۱۸)

۱۳۔ الاسراء ۱۷: ۴۶ ۱۴۔ الحشر ۵۹: ۲۳، ۲۴

۱۵۔ الذاریات ۵۱: ۵۶ ۱۶۔ آل عمران ۳: ۸۵

۱۷۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵ ۱۸۔ النسآء ۴: ۱۱۶

باب سوم

عبادات

فصل اوّل ۔ مالی عبادات

فصل دوم ۔ بدنی عبادات

فصل سوم ۔ لسانی عبادات

فصل اوّل

مالی عبادات

(۴۳) عن ابی امامة قال قال رسول الله ﷺ :

"الید العلیا خیر من الید السفلی" (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆صدقہ وخیرات کرنے والا آدمی اعلیٰ صفات کا مالک ہے۔

☆کسی سے سوال کرنا پسندیدہ فعل نہیں ہے۔(۲)

☆بغیر ضرورت کے سوال کرنا حرام ہے۔(۳)

☆صدقہ کرنے والا سوال کرنے والے سے افضل ہے۔(۴)

☆جو آدمی صبر وضبط سے کام لے کر مانگنے کی بجائے خود کمانے کی کوشش کرے گا، اللہ تعالیٰ اس کی سعی وکوشش میں برکت عطا فرمائے گا۔(۵)

☆واعظین ومبلغین کو لوگوں کو صدقہ وخیرات کرنے پر ابھارنا چاہیے۔(۶)

---

(۱) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۴۳، ص ۱۸۸۷ — ii بخاری، الزکاۃ، رقم ۱۴۲۹، ص ۱۱۲

iii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۸۸، ص ۸۰۰ — iv ابوداؤد، الزکاۃ، رقم ۱۶۴۸، ص ۱۳۴۶

v نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۴۴، ص ۲۲۵۲ — vi مسند احمد، رقم ۲۲۳۴۸

نقدِ سند i: امام ابوداؤد فرماتے ہیں کہ اس حدیث میں نافع نے ایوب سے اختلاف کیا ہے۔

ii- امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شداد بن عبداللہ کی کنیت ابوعمار ہے۔

۲۔ فیض الباری، ج ۶، ص ۳۹ — ۳۔ عمدۃ القاری، ج ۶، ص ۴۰۷ — ۴۔ ایضاً

۵۔ فیض الباری، ج ۶، ص ۳۹ — ۶۔ فتح الباری، ج ۳، ص ۲۹۷

(۲۴) عن ابی هریرة رضی الله عنه عن النبی صلی الله علیه و آله وسلم قال : "الساعی علی الارملة والمسکین کا لمجاهد فی سبیل الله او کالذی یصوم النهار ویقوم اللیل ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
بیوہ عورت اور مسکین پر کوشش کرنے والا جہاد کرنے والے مجاہد کی طرح ہے، یا اس شخص کیطرح ہے جو دن کو روزہ رکھتا ہے اور رات کو قیام کرتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ بیواؤں اور مسکینوں کی اچھائی کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔
☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کی کوشش کرنا، ہمارا اخلاقی و دینی فریضہ ہے۔(۸)
☆ ضرورت مندوں کی حاجت روائی کیلئے کوشش کرنا بھی صدقہ ہے۔(۹)
☆ دوسروں پر نیکی صرف رضائے الٰہی کیلئے کرنا اعلیٰ ترین صفت ہے۔(۱۰)
☆ حاجت مندوں کی ضرورت پوری کرنے کا وسیلہ بننا بھی عبادت ہے۔(۱۱)
☆ بیوہ اور مسکین کی ضرورت پوری کرنا بدنی، مالی اور جانی عبادت سے افضل عبادت ہے۔(۱۲)

---

(۷) i ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۶۹، ص ۱۸۵۰ ii بخاری، النفقات، رقم ۵۳۵۳، ص ۴۶۲
iii مسلم، الزھد، رقم ۷۴۶۸، ص ۱۲۱۷ iv نسائی، الزکاۃ، رقم ۲۵۷۸، ص ۲۲۵۴
v ابن ماجہ، التجارات، رقم ۲۱۴۰، ص ۲۶۰۵

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔ امام بخاری، مسلم، نسائی اور ابن ماجہ نے اس حدیث کو اپنی اپنی اسناد سے روایت کیا ہے۔

سندِ ترمذی: (i) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن صفوان بن سلیم، عن النبی ﷺ ۔
(ii) حدثنا الانصاری حدثنا معن حدثنا مالك عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی هریرة

عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سندبخاری:حدثنا یحی بن قزعۃ حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سندِ مسلم:حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ بن قعنب حدثنا مالک عن ثور بن زید عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سندنسائی:اخبرنا عمرو بن منصور قال حدثنا عبداللہ بن مسلمۃ قال حدثنامالک عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ۔

سندابن ماجہ:حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا عبدالعزیز الدّراوردی عن ثور بن زید الدیلی عن ابی الغیث مولیٰ ابن مطیع عن ابی ہریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم ۔

۸۔فتح الباری،ج۹،ص۴۹۹ ۔۔۔ ۹۔ایضاً ۔۔۔ ۱۰۔ایضاً

۱۱۔عمدۃ القاری،ج۱۴،ص۳۶۵ ۔۔۔ ۱۲۔ایضاً،ج۱۵،ص۱۷۳

(۲۵) حدثنا بندار حدثنا عبدالرحمٰن بن مهدی حدثنا سفیان عن ابی اسحاق عن ابی حبیبة الطائی ،فلقیت اباالدرداء فقال سمعت رسول الله صلی اللهعلیه وآله وسلم یقول :

" مثل الذی یعتق عند الموت کمثل الذی یهدی اذا شبع "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوحبیبہ طائی کہتے ہیں کہ میں ابودرداء رضی اللہ عنہ سے ملا۔انہوں نے کہا کہ میں نے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

مرتے وقت غلام آزاد کرنے والے کی مثال ایسے ہی ہے جیسے کوئی شخص شکم سیر ہوکر ہدیہ بھیجے۔

مسائل ونصائح:

☆مرض الموت کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا غیراولیٰ ہے۔(۱۴)

☆صحت کی حالت میں صدقہ وخیرات کرنا افضل واعلیٰ ہے۔(۱۵)

☆ضرورت کے وقت سخاوت کرنا، اللہ تعالیٰ کے ہاں زیادہ پسندیدہ ہے۔(۱۶)

☆جب دنیا کی طمع اور مال کی حرص ہو، اس وقت صدقہ وخیرات کرنا افضل ہے۔(۱۷)

☆مذکورہ حالت میں صدقہ کرنا آخرت کیلئے زیادہ مؤثر ہے۔(۱۸)

☆سلیم قلب اور نیت کے اخلاص کے ساتھ کیا ہوا صدقہ زیادہ نافع ہے۔(۱۹)

☆جب خود ضرورت نہ رہے اس وقت صدقہ وخیرات کرنا اخلاص میں نقص کی علامت ہے۔(۲۰)

---

(۱۳) i ترمذی، الوصایا، رقم ۲۱۲۳، ص ۱۸۶۴ ii ابوداؤد، العتق، رقم ۳۹۶۸، ص ۱۵۱۴
iii نسائی، الوصایا، رقم ۳۶۴۴ تا ص ۲۳۲۷
نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔
۱۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۳۱۶ ۱۵۔ ایضاً ۱۶۔ ایضاً
۱۷۔ عارضۃ الاحوذی شرح صحیح الترمذی، ج ۸، ص ۲۷۹، ۲۸۰ ۱۸۔ ایضاً
۱۹۔ ایضاً ۲۰۔ ایضاً

(۲۶) حدثنا ابن ابی عمر حدثنا عبداللہ بن معاذ الصنعانی عن معمر عن عاصم بن ابی النجود عن ابی وائل عن معاذ بن جبل قال کنت مع النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقال

" الصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۲۱)

ترجمہ: حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

صدقہ گناہوں کو اس طرح مٹا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو ختم کر دیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆صدقہ گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔(۲۲) ☆نیکی گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔(۲۳)

☆گناہ سرزد ہو جانے کے بعد صدقہ کرنا چاہیے تاکہ گناہ ختم ہو جائے۔(۲۴)

☆صدقہ جہنم کی آگ سے ڈھال ہے۔(۲۵) ☆صدقہ کرنا بہت بڑا کارِ خیر ہے۔(۲۶)

☆صدقہ جہنم سے بچاؤ اور جنت میں دخول کا سبب ہے۔(۲۷)

---

(۲۱) i ترمذی، الایمان، رقم ۲۶۱۶، ص ۱۹۱۵ ii ابن ماجہ، الفتن، رقم ۳۹۷۳، ص ۲۷۱۵

iii مسند احمد، رقم ۵/۲۳۱، ۲۴۸

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۲۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۴۵ ۲۳۔ ھود ۱۱: ۱۱۴

۲۴۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۴۵ ۲۵۔ ایضاً

۲۶۔ ایضاً ۲۷۔ آل عمران ۳: ۱۸۵

(۲۷) ان الحارث الاشعری حدثه ان النبی ﷺ قال :

" وآمرکم بالصدقة فان مثل ذلك کمثل رجل اسره العدو فاوثقوا یده الی عنقه وقدموه لیضربوا عنقه فقال انا افدیه منکم بالقلیل والکثیر ففدی نفسه منهم"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب(۲۸)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں تمہیں صدقہ دینے کا حکم دیتا ہوں۔اس کی مثال ایسے شخص کی سی ہے جو دشمن کی قید میں چلا جائے اور وہ لوگ اس کے ہاتھ گردن کے ساتھ باندھ کر اسے قتل کرنے کیلئے لے کر چل دیں، جب وہ اس کی گردن اتارنے لگیں تو وہ کہے کہ میں تم لوگوں کو کچھ تھوڑا یا زیادہ جو میرے پاس ہے اسے بطور فدیہ دیتا ہوں، چنانچہ وہ انہیں فدیہ دے کر اپنی جان چھڑا لے۔

مسائل ونصائح:

☆صدقہ روزِ محشر ذلت ورسوائی سے بچائے گا۔(۲۹)

☆مال بدن کے تابع ہے اور اسے بدنی مصلحت کیلئے بنایا گیا ہے۔(۳۰)

☆مال کی طمع میں موت کو بھول جانا آفت ہے۔(۳۱)

☆دوزخ سے آزادی کیلئے اس دنیا میں صدقہ وخیرات کرنا چاہیے۔(۳۲)

---

(۲۸) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳ ،ص۱۹۳۹ ii مسند احمد، رقم ۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اسے ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

سندِ احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی أبی ثنا عفان ثنا أبو خلف موسی بن خلف کان یعد فی البدلاء ثنا یحی بن أبی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال :

۲۹۔عارضۃ الاحوذی، ج۱۰،ص۳۰۵ ۳۰۔ایضاً

۳۱۔ایضاً ۳۲۔تحفۃ الاحوذی، ج۸،ص۱۶۲ھ

فصل دوم

بدنی عبادات

نماز:

(۴۸) عن ابی هریرة ان رسول الله صلی اللّٰہعلیه وآله وسلم قال :

"ارء يتم لو ان نهرا بباب احدكم يغتسل منه كل يوم خمس مرات هل يبقى من درنه شئ ؟

قالوا : لا يبقى من درنه شئ ۔ قال فذلك مثل الصلوات الخمس يمحوا الله بهن الخطايا"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:
کیا تم جانتے ہو؟ کہ اگر تم میں سے کسی ایک کے دروازے پر نہر ہو اور وہ دن میں پانچ دفعہ اس نہر میں نہائے کیا اس پر کوئی میل کچیل باقی رہے گی؟ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے عرض کیا: اس پر میل کچیل نہیں رہے گی۔ آپ ﷺ نے فرمایا! یہ مثال ہے پانچ نمازوں کی، اللہ تعالیٰ ان کی وجہ سے تمام گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

---

(۱) i ترمذی، الاداب، رقم ۲۸۶۸، ص ۹۳۹ ii بخاری، مواقیت الصلاۃ، رقم ۵۲۸، ص ۴۴
iii مسلم، المساجد، رقم ۱۵۲۲، ص ۲۶۳ iv نسائی، الصلوۃ، رقم ۴۶۳، ص ۲۱۱۶
v مسند احمد، رقم ۸۹۳۳، ۹۶۹۸
نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆نمازیں پانچ فرض ہیں۔

☆نمازوں کے سبب اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔

☆نماز کی با جماعت ادائیگی کی فضیلت بہت زیادہ ہے۔(۲)

☆مؤمن کی شان یہ ہے کہ اپنے گناہوں صغیرہ وکبیرہ سے نادم وتائب ہو اور مغفرت طلب کر کے نمازوں کی ادائیگی کرے۔(۳)

☆پانچ وقت نماز پڑھنا گناہوں کا کفارہ ہے۔(۴)

☆اللہ تعالیٰ کا فضل اپنے بندوں پر بہت زیادہ ہے۔(۵)

☆پانچ وقت کی نمازوں کی ادائیگی مؤمن کو پاکیزہ وطاہر بنا دیتی ہے۔(۶)

(۲۹) عن عبداللہ بن عمرو قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:
"کفرت عنہ خطایاہ ولو کانت مثل زبد البحر"(۷)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
اس کے گناہ مٹا دیے جائیں گے اگرچہ وہ سمندر کی جھاگ کی مثل ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆تسبیح وتحمید کرنے سے اللہ تعالیٰ گناہ معاف فرما دیتا ہے۔(۸)

☆اللہ کا ذکر کرنے سے حقوق اللہ معاف ہوتے ہیں، حقوق العباد کیلئے بندوں کا معاف کرنا ضروری ہے۔(۹)

۲۔انوار الباری، ج ۱۴، ص ۱۲۹ ۳۔ایضاً، ص ۱۳۰
۴۔فیوض الباری، ج ۳، ص ۲۲۹ ۵۔ایضاً
۶۔عمدۃ القاری، ج ۴، ص ۲۲
(۷)۔i ترمذی، الدعوات، رقم ۳۴۶۰، ص ۲۰۰۸ ii بخاری، الدعوات، رقم ۶۴۰۵، ص ۵۳۸
iii مسلم، المساجد، رقم ۱۳۵۲، ص ۲۳۷ iv ابن ماجہ، اقامۃ الصلاۃ، رقم ۱۳۸۲، ص ۲۵۵۹
۸۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۴۸۹ ۹۔ایضاً

☆ بندے کے گناہ کتنے ہی زیادہ ہوں، اللہ کی حمد وثنا کرنے سے معاف ہو جاتے ہیں۔(۱۰)

☆ ہر فرض نماز کے بعد تسبیحات کرنا رسول اللہ ﷺ کی سنت ہے۔(۱۱)

☆ اللہ کا ذکر کرنے کیلئے کوئی خاص وقت مقرر نہیں ہے۔(۱۲)

(۳۰) عن طلحة قال قال رسول الله ﷺ:

"اذا وضع أحدكم بين يديه مثل مؤخرة الرحل فليصل، ولا يبالي من مرمن وراء ذلك."

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح(۱۳)

ترجمہ: حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جب تم میں سے کوئی اپنے سامنے کجاوے کی پچھلی لکڑی کی طرح کوئی چیز رکھ لے تو نماز پڑھ لے اور پرواہ نہ کرے اس کی جو اس کے آگے سے گزر جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ نمازی کو اپنے سامنے کسی چیز کی اوٹ اور آڑ بنانا مستحب ہے تا کہ اس کی نظر سترہ کے پار نہ جائے اور آگے سے گزرنے والے کو تکلیف نہ ہو۔(۱۴)

☆ جب گزرنے والے اور نمازی کے درمیان سترہ ہو تو گزرنا جائز ہے۔(۱۵)

☆ نمازی کے آگے سے بغیر سترہ کے گزرنا سخت گناہ ہے۔(۱۶)

☆ سترہ کی لمبائی ایک ہاتھ یا اس سے زائد اور موٹائی کم از کم ایک انگلی کے برابر ہونی چاہیے۔(۱۷)

۱۰۔ ایضاً　　　۱۱۔ شرح مسلم للنووی، ج۵، ص۹۵

۱۲۔ عمدۃ القاری، ج۱۵، ص۴۸۹

(۱۳) i ترمذی، الصلاۃ، رقم ۳۳۵، ص۱۶۷۳　　　ii مسلم، الصلاۃ، رقم ۱۱۱۳، ص۷۵۶

iii ابوداود، الصلاۃ، رقم ۶۸۵، ص۱۲۷۳　　　iv مسند احمد، رقم ۱۳۸۸

۱۴۔ شرح مسلم للنووی، ج۴، ص۲۱۶　　　۱۵۔ فتح الملہم، ج۳، ص۲۶۲

۱۶۔ شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۳۲۳　　　۱۷۔ شرح مسلم للنووی، ج۴، ص۲۱۶

☆ پتھر اوپر تلے جمع کر کے بھی سترہ کے طور پر رکھے جاسکتے ہیں۔(۱۸)

☆ عصا کو بھی بطور سترہ سامنے رکھا جاسکتا ہے۔(۱۹)

☆ اگر کوئی چیز نہ ملے تو سامنے خط کھینچ کر سترہ بنایا جاسکتا ہے۔(۲۰)

☆ نمازی کو سترہ کے دائیں یا بائیں طرف نماز پڑھنی چاہیے۔(۲۱)

☆ نمازی کے سجدہ کی جگہ سے گزرنا مکروہ ہے۔(۲۲)

☆ صحرا میں یا مسجد کبیر (جس کا طول و عرض بیس گز یا اس سے زائد ہو) میں نمازی کے آگے سے اس کی سجدہ گاہ سے بغیر سترہ کے گزرنا مکروہ ہے۔(۲۳)

☆ گھر میں یا مسجد صغیر (جس کا طول و عرض بیس گز سے کم ہو) (۲۴) میں نمازی اور دیوار قبلہ کے درمیان سے گزرنا مکروہ ہے۔(۲۵)

☆ بغیر سترہ کے دو یا تین صفیں چھوڑ کر گزرنا جائز ہے۔(۲۶)

۱۸۔ شرح صحیح مسلم، ج۱، ص۱۳۲۴

۱۹۔ فتح القدیر، ج۱، ص۳۵۵

۲۰۔ ایضاً

۲۱۔ فتح الملہم، ج۳، ص۶۶۳

۲۲۔ عنایہ علی حاشی فتح القدیر، ج۱، ص۳۵۳

۲۳۔ درمختار علی حاشی ردالمختار، ج۱، ص۵۹۳

۲۴۔ ردالمختار علی درالمختار، ج۱، ص۵۹۳

۲۵۔ درمختار، ج۱، ص۵۹۳

۲۶۔ عنایہ، ج۱، ص۳۵۳

(۳۱) حدثنا سعید بن منصور حدثنا عبد العزیر بن محمد حدثنی عبداللہ بن حسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ ﷺ:

"یعمداحدکم فیبرک فی صلاتہ برک الجمل"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب (۲۷)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم میں سے کوئی نماز میں اونٹ کی طرح بیٹھنے کا ارادہ کرتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆نماز اطمینان وسکون کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔

☆سجدہ میں جاتے ہوئے زمین پر پہلے گھٹنے اور پھر ہاتھ رکھنے چاہیے۔(۲۸)

☆سجدہ میں پہلے ہاتھ اور بعد میں گھٹنے رکھنا غیر پسندیدہ فعل ہے۔(۲۹)

☆دونوں گھٹنوں کا ہاتھوں سے پہلے زمین پر لگانا مستحب ہے۔(۳۰)

☆اکثر اہل علم کا عمل یہ ہے کہ وہ ہاتھوں سے پہلے گھٹنوں کو زمین پر رکھتے تھے۔(۳۱)

☆دونوں ہاتھوں کا دونوں گھٹنوں سے پہلے لگانا بھی احادیث سے ثابت ہے۔(۳۲)

---

(۲۷) i ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۹، ص ۱۶۶۵ ii ابوداؤد، الصلاۃ، رقم ۸۴۰، ص ۱۲۸۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے لیکن امام ابوداؤد نے اسے دو سندوں سے ذکر کیا ہے اور ایک سند اس سند کے علاوہ ہے۔

سند ترمذی: حدثنا قتیبۃ حدثنا عبداللہ بن نافع عن محمد بن عبداللہ بن الحسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم۔

سند ابوداؤد: (i) حدثنا سعید بن منصور حدثنا عبدالعزیز بن محمد حدثنی محمد بن عبداللہ بن حسن عن ابی الزناد عن الاعرج عن ابی ھریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم۔

(ii) امام ترمذی والی سند کے ساتھ روایت ہے۔(رقم۔۸۴۱)

۲۸۔ ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۸، ص ۱۶۶۵ ۲۹۔ ایضاً

۳۰۔ ترمذی، الصلاۃ، رقم ۲۶۸، ص ۱۶۶۵

۳۱۔ العرف الشذی علی ھامش جامع الترمذی، ج ۱، ص ۱۶۷، مطبوعہ مکتبہ رحمانیہ لاہور

۳۲۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۲، ص ۱۴۶

(۳۲) ان الحارث الاشعری حدثه ان النبی ﷺ قال:

"ان اللہ یأمرکم بالصلوٰۃ فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان اللہ ینصب وجھہ لوجہ عبدہ فی صلاتہ مالم یلتفت وآمرکم بالصیام فان مثل ذلک کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیھا مسک فکلھم یعجب اویعجبه ریحھا وان ریح الصائم اطیب عنداللہ من ریح المسک ۔"

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح غریب

قال محمد بن اسماعیل: الحارث الاشعری له صحبة وله غیر ھذا الحدیث(۳۳)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔ لہٰذا جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔ اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے۔ اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

---

(۳۳) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد ۔۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابو خلف موسیٰ بن خلف کان بعد فی البدلاء ثنا یحی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جدہ ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال:

مسائل ونصائح:

☆نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔

☆اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کیلئے نماز میں توجہ کسی اور طرف نہیں لگانی چاہیے۔(۳۴)

☆اللہ تعالیٰ کی توجہ اس کی رضا اور رحمت ہے۔

☆اللہ تعالیٰ کو روزہ دار بہت پسند ہے۔(۳۵)

☆روزے دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔(۳۶)

☆روزہ دار اپنے لیے اور دوسروں کیلئے بھی نفع بخش ہے۔

☆یہ ایسی خوشبو ہے کہ اسے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔(۳۷)

روزہ:

(۳۳) عن ابی ایوب قال قال النبی ﷺ:

"من صام رمضان ثم اتبعه ستا من شوال فذلك صيام الدهر"

قال ابو عیسیٰ هذا حديث حسن صحيح (۳۸) *

ترجمہ: حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جو رمضان کے روزوں کے ساتھ شوال کے چھ روزے بھی رکھے وہ ایسے ہے جیسے ہمیشہ روزہ رکھے۔

۳۴۔تحفۃ الاحوذی، ج۸، ص۱۶۵ ۳۵۔بخاری، الصوم، رقم ۱۸۹۴، ص۱۴۸

۳۶۔ایضاً ۳۷۔تحفۃ الاحوذی، ج۸، ص۱۶۵

(۳۸) i ترمذی، الصوم، رقم ۷۵۹، ص۱۷۲۲ ii مسلم، الصیام، رقم ۲۷۵۸، ص۸۶۶

iii ابوداؤد، الصیام، رقم ۲۴۳۳، ص۱۴۰۳ iv مسند احمد، رقم ۲۳۵۹۲/۲۳۶۳۰

*نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابو ایوب رضی اللہ عنہ حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆شوال کے چھ روزے رکھنا مستحب ہے۔(۳۹)

☆یہ چھ روزے عیدالفطر کے بعد خواہ متصل رکھے جائیں یا متفرق رکھے جائیں دونوں طرح جائز ہے۔(۴۰)

☆عیدالفطر کے بعد متواتر روزے رکھنا افضل ہے۔(۴۱)

☆شوال کے چھ روزے عیدالفطر کے بعد رکھنا مکروہ نہیں ہے بلکہ سنت رسول ہے۔(۴۲)

☆ان چھ روزوں کا ثواب دو مہینے روزے رکھنے کے برابر ہے۔(۴۳)

☆رمضان کے بعد یہ چھ روزے رکھنا ایسے ہی ہے جیسے پورے سال کے روزے رکھنا۔(۴۴)

☆ہمیں شوال کے روزے رکھنے کی کوشش کرنی چاہیے۔

(۳۴) ان الحارث الاشعری حدثه ان النبی ﷺ قال:

"ان الله یامرکم بالصلوة فاذا صلیتم فلا تلتفتوا فان الله ینصب وجهه لوجه عبده فی صلاته مالم یلتفت و آمرکم بالصیام فان مثل ذلك کمثل رجل فی عصابة معه صرة فیها مسك فکلهم یعجب اویعجبه ریحها و ان ریح الصائم اطیب عندالله من ریح المسك ۔"

۳۹۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹

۴۰۔البحر الرائق، ج۲،ص۲۵۸

۴۱۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹

۴۲۔ بدائع الصنائع، ج۲،ص۷۸،

۴۳۔شرح مسلم للنووی، ج۸،ص۵۹

۴۴۔شرح صحیح مسلم، ج۳،ص۱۹۴

قال محمد بن اسماعیل: الحارث الاشعری له صحبة وله غیر هذا الحدیث

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب(۴۵)**

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ﷺ نے فرمایا:

بے شک اللہ تعالیٰ نے تمہیں نماز کا حکم دیا ہے۔لہٰذا جب تم نماز پڑھو تو کسی اور جانب توجہ نہ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اپنے نماز پڑھنے والے بندے کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ جب وہ نماز پڑھتے ہوئے ادھر اُدھر متوجہ نہ ہو اور میں تمہیں روزے رکھنے کا حکم دیتا ہوں۔اس کی مثال اس شخص کی طرح ہے جو ایک گروہ کے ساتھ ہے۔اس کے پاس مشک سے بھری ہوئی تھیلی ہے جس کی خوشبو اس کو بھی پسند ہے اور دوسرے لوگوں کو بھی۔ چنانچہ روزے دار کے منہ کی بو اللہ کے نزدیک اس مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نماز خشوع وخضوع کے ساتھ ادا کرنی چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ حاصل کرنے کیلئے نماز میں توجہ کسی اور طرف نہیں لگانی چاہیے۔(۴۶)

☆ اللہ تعالیٰ کی توجہ اس کی رضا اور رحمت ہے۔

☆ اللہ تعالیٰ کو روزہ دار بہت پسند ہے۔(۴۷)

☆ روزے دار کی منہ کی خوشبو اللہ تعالیٰ کے نزدیک تمام خوشبوؤں سے بہتر ہے۔(۴۸)

☆ روزہ دار اپنے لیے اور دوسروں کیلئے بھی نفع بخش ہے۔

☆ یہ ایسی خوشبو ہے کہ اسے ہر کوئی پسند کرتا ہے۔(۴۹)

---

(۴۵) i ترمذی، الامثال ،رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد: ۲۰۲،۱۳۰/۴

** نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا أبو خلف موسیٰ بن خلف کان بعد فی البدلاء ثناء یحی بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحرث الاشعری ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال:

۴۶۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵ ۴۷۔ بخاری، الصوم، رقم ۱۸۹۴، ص ۱۴۸

۴۸۔ ایضاً ۴۹۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۶۵

(۳۵) عن ابن عمر ان رسول الله صلی اللهعلیه و آله وسلم قال:

"انما اجلکم فیما خلا من الامم کما بین صلاۃ العصر الی مغارب الشمس وانما مثلکم ومثل الیهود والنصاری کرجل استعمل عمالا فقال من یعمل لی الی نصف النهار علی قیراط قیراط فعملت الیهود علی قیراط قیراط فقال من یعمل لی من نصف النهار الی العصر علی قیراط قیراط فعملت النصاری علی قیراط قیراط ثم انتم تعملون من صلاۃ العصر الی مغارب الشمس علی قیراطین قیراطین فغضبت الیهود والنصاری وقالوا نحن اکثر عملا واقل عطاء فقال هل ظلمتکم من حقکم شیئا قالوا لا قال : فانه فضلی اوتیه من اشاء۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۵۰)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

تم لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں ایسی ہیں جیسے عصر سے غروب آفتاب کا وقت۔ پھر تمہاری اور یہود ونصاریٰ کی مثال اس شخص جیسی ہے جس نے کئی مزدوروں کو کام پر لگایا اور ان سے کہا کون میرے لیے دوپہر تک ایک قیراط پر کام کرے گا۔ چنانچہ یہودیوں نے ایک ایک قیراط کے بدلے میں کام کیا۔ پھر اس نے کہا کون ایک قیراط کے بدلے دوپہر سے عصر تک کام کرے گا۔ چنانچہ عیسائیوں نے اس وقت تک کام کیا۔ پھر اب تم لوگ غروب آفتاب تک دو دو قیراط کے عوض کام کرتے ہو۔ جس پر یہود ونصاریٰ غصے میں آ گئے اور کہنے لگے کہ ہم کام زیادہ کرتے ہیں اور معاوضہ کم دیا جاتا ہے۔ پھر وہ شخص کہتا ہے کہ کیا میں نے تم لوگوں کے حق میں سے

---

(۵۰) أ ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۱، ص ۱۹۴۰۔ أأ بخاری، الاجارۃ، رقم ۲۲۷۱، ص ۱۷۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

کچھ رکھ لیا اور تم پر ظلم کیا؟ وہ کہتے ہیں ''نہیں'' تو وہ کہتا ہے کہ پھر یہ میرا فضل ہے میں جسے چاہتا ہوں عطا کرتا ہوں۔

مسائل ونصائح:

☆امت مسلمہ کے لوگوں کی عمریں پہلی امتوں کے مقابلے میں کم ہوں گی۔

☆امت مسلمہ کے اعمال پہلی امتوں سے کم اور اجر زیادہ ہوگا۔

☆پہلے انبیاء کی رسالت ونبوت مکمل ہو چکی ہے۔اب رسالت محمد یہ ﷺ کا زمانہ ہے۔(۵۱)

☆اب اعمال اس کے قبول ہوں گے جو دین اسلام میں داخل ہو۔(۵۲)

☆اب یہود ونصاریٰ کے اعمال غیر مقبول ہیں۔(۵۳)

☆اللہ تعالیٰ مالک ومختار ہے جسے جتنا چاہے عطا کردے۔(۵۴)

☆حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی نبوت کا زمانہ گزر چکا ہے۔

☆امت محمد یہ کا مدت زمانہ یہود ونصاریٰ کے مدت زمانہ سے کم ہے۔(۵۵)

۵۱۔عمدۃ القاری،ج ۸،ص ۶۱۹

۵۲۔ایضاً

۵۳۔ایضاً

۵۴۔آل عمران ۳:۲۷

۵۵۔فتح الباری،ج ۴،ص ۴۴۹

(۳۶) حدثنا ابو هشام الرفاعی حدثنامحمد بن فضيل عن عاصم بن كليب عن ابيه عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلی اللهٔعليه و آله وسلم:

"كل خطبة ليس فيها تشهد فهی كاليد الجذماء"

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن صحيح غريب(۵٦)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جس خطبہ میں تشہد نہ ہو وہ ایسا ہے جیسے کوڑھی زدہ ہاتھ۔

مسائل ونصائح:

☆ ہر کام کے شروع میں خطبہ پڑھنا مستحب اور سننا واجب ہے۔(۵۷)

☆ اللہ تعالیٰ کی ثناء وتحمید اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت وعبدیت کی شہادت کے بغیر خطبہ پڑھنے والے کو فائدہ حاصل نہیں ہوگا۔(۵۸)

☆ حمد وثنا کے بغیر شروع کیا ہوا کام نامکمل ہوتا ہے۔(۵۹)

☆ ہر کام شروع کرنے سے پہلے تعوذ، تسمیہ اور درود شریف پڑھنا چاہیے۔

☆ اللہ تعالیٰ کی وحدانیت کا اقرار اور حضرت محمد ﷺ کی رسالت کا اقرار تشھد ہے۔(٦٠)

☆ تشہد کا پڑھنا رسول اللہ ﷺ کو بہت پسند ہے۔

☆ جیسے کوڑھی کا ہاتھ اسے کچھ فائدہ نہیں پہنچاتا، اسی طرح تشھد کے بغیر پڑھا ہوا خطبہ بھی فائدہ مند نہیں ہے۔(٦١)

---

(۵٦) i ترمذی ،النکاح، رقم ١١٠٦،ص ١٧٥٨ ii ابوداود، الادب، رقم ۴۸۴۱،ص ۱۵۷۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ لیکن امام ابوداؤد نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند ابوداؤد: حدثنا مسدد وموسیٰ بن اسماعيل قالا حدثنا عبدالواحد بن زياد حدثنا عاصم بن كليب عن ابيه عن ابی هريرة عن النبی صلی الله عليه وسلم.

۵۷۔ العرف الشذی، ج۲،ص ۲٦۷ ۵۸۔ تحفۃ الاحوذی، ج۴،ص ۲۲۸

۵۹۔ ایضاً ٦٠۔ تحفۃ الاحوذی، ج۴،ص ۲۲۸

٦١۔ ایضاً

(۳۷) حدثنا قتيبة بن سعيد وابو سعيد الاشج قالا: حدثنا ابو خالد الاحمر عن عمرو بن قيس عن عاصم عن شقيق عن عبدالله بن مسعود قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم:

"تابعوا بين الحج والعمرة فانهما ينفيان الفقر والذنوب كما ينفي الكير خبث الحديد والذهب والفضة ."

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح غريب (۶۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
حج اور عمرے پے در پے کیا کرو، کیونکہ یہ دونوں فقر اور گناہوں کو اس طرح ختم کر دیتے ہیں جیسے بھٹی لوہے، سونے اور چاندی کی میل کو ختم کر دیتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حج کرنے سے مؤمن کے صغیرہ وکبیرہ گناہ معاف ہو جاتے ہیں۔(۶۳)
☆ مقبول حج کی جزا جنت ہے۔(۶۴)
☆ عمرہ کرنے سے بندہ کے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۶۵)
☆ جب کوئی حج کرے تو عمرہ بھی کر لینا چاہیے اور جب کوئی عمرہ کرے تو حج ادا کرنے کی بھی کوشش کرنی چاہیے۔(۶۶)
☆ حج وعمرہ کرنے سے تنگی دور ہوتی ہے اور اللہ تعالیٰ رزق میں وسعت دیتا ہے۔(۶۷)
☆ حج وعمرہ کے ادا کرنے سے بندہ سخی دل ہوتا ہے اور دل کی کنجوسی دور ہوتی ہے۔(۶۸)

---

(۶۲) i ترمذی، الحج، رقم ۸۱۰، ص ۱۷۲۷ ii۔ مسند احمد، ۱/۲۵

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو ایک اور سند سے روایت کیا ہے۔

مسند احمد: حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا سفيان عن عاصم بن عبيد الله عن عبدالله بن عامر بن ربيعة يحدث عن عمر رضي الله عنه يبلغ به النبي وقال سفيان مرة عن النبي ﷺ .

۶۳۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۲۱۴ ۶۴۔ ترمذی، الحج، رقم ۸۱۰، ص ۱۷۲۷
۶۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۳، ص ۶۲۶ ۶۶۔ ایضاً
۶۷۔ ایضاً ۶۸۔ ایضاً

فصل سوم

لسانی عبادات

(۳۸)عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم:

"مثل المؤمن الذی یقرأ القرآن کمثل الا ترجة ریحها طیب وطعمها طیب و مثل المؤمن الذی لا یقرأ القرآن کمثل التمرة لا ریح لها وطعمها حلو ومثل المنافق الذی یقرأ القرآن کمثل الریحانة ریحهاطیب وطعمها مر،ومثل المنافق الذی لا یقرأ القرآن کمثل الحنظلة ریحها مر وطعمهامر "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مؤمن کے قرآن مجید پڑھنے کی مثال ترنج کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو پاکیزہ اور ذائقہ خوشگوار ہے۔اور قرآن نہ پڑھنے والے مؤمن کی مثال اس کھجور کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں لیکن اس کا ذائقہ میٹھا ہے۔اور منافق کے قرآن پڑھنے کی مثال ریحان کی طرح ہے کہ اس کی خوشبو تو اچھی ہے اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے اور منافق کے قرآن نہ پڑھنے کی مثال حنظلہ کی طرح ہے کہ جس میں خوشبو نہیں اور اس کا ذائقہ کڑوا ہے۔

---

(۱) i ترمذی،الاداب،رقم ۲۸۶۵،ص ۱۹۳۹ ii بخاری،فضائل القرآن،رقم ۵۰۲۰،ص ۴۳۵
iii مسلم،فضائل القرآن،رقم ۱۸۶۰،ص ۸۰۳ iv ابوداؤد،الاداب،رقم ۴۸۲۹،ص ۱۵۷۸
v ابن ماجہ،السنۃ،رقم ۲۱۴،ص ۲۴۹۰ vi مسند احمد، ۳۹۷/۴

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبہ نے یہ حدیث حضرت قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت کی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمان جو قرآن پڑھتا اور اس پر عمل کرتا ہے اس کا ظاہر و باطن پاکیزہ و اچھا ہے۔(۲)

☆ ایسا مؤمن اللہ تعالیٰ کے ہاں بلند مرتبے والا ہے۔

☆ ایسا مسلمان جو قرآن پڑھتا ہے لیکن اس پر عمل نہیں کرتا، یہ بظاہر اچھا معلوم ہوتا ہے لیکن حقیقت میں اچھا نہیں ہے۔(۳)

☆ جو مؤمن قرآن نہیں پڑھتا لیکن اس پر عمل کرتا ہے، یہ بظاہر اچھا نہیں، لیکن باطن کے لحاظ سے بہتر ہے۔(۴)

☆ منافق قرآن پڑھنے والے کا ظاہری تاثر اچھا ہوتا ہے لیکن حقیقت میں یہ اچھا نہیں ہوتا۔(۵)

☆ منافق جو قرآن نہیں پڑھتا، اس کا ظاہر و باطن خراب ہے۔(۶)

۲۔عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۶۴ ۔ ۳۔نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۲۶۵

۴۔ایضاً ۔ ۵۔عمدۃ القاری، ج ۱۳، ص ۵۶۴

۶۔ایضاً

(۳۹) عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیه وآله وسلم قال:

یاتی القرآن واهله الذین یعملون به فی الدنیاتقدمة سورة البقرة وآلِ عمران قال نواس :

"وضرب لهما رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم ثلاثة امثال مانسیتهن بعد،قال یاتیان کا نهما غیابتان وبینهماشرف او کا نهما غمامتان سودا وان او کانهما ظلة من طیر صواف تجاد لان عن صاحبهما" ۔

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۷)

ترجمہ: حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قیامت کے دن قرآن اور اہل قرآن جو دنیا میں اس پر عمل کرتے رہے، اسطرح آئیں گے کہ آگے سورۃ بقرہ اور پھر سورۃ آل عمران ہوگی۔ حضرت نواس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پھر رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں سورتوں کے بارے میں تین مثالیں بیان فرمائیں جن

---

(۷) i ترمذی،فضائل القرآن ،رقم ۲۸۸۳،ص ۱۹۴۱ ii مسلم،فضائل القرآن ،رقم ۱۸۷۶،ص ۸۰۴

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام مسلم نے اس حدیث کو تین سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سندِ ترمذی: حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا هشام بن اسماعیل ابو عبدالملك العطار حدثنا محمد بن شعیب حدثنا ابراهیم بن سلیمان عن الولید بن عبدالرحمٰن عن جبیر بن نفیر عن نواس بن سمعان عن النبی صلی اللہ علیه وسلم ۔

سندِ مسلم: (i) حدثنی الحسن بن علی الحلوانی حدثنا ابو توبة وهو الربیع بن نافع حدثنا معاویة یعنی ابن سلام عن زید، عن ابا سلام یقول حدثنی ابوامامة الباهلی قال سمعت رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یقول: (رقم: ۱۸۷۴)

(ii) حدثنا عبداللہ بن عبدالرحمن الدارمی اخبرنا ۔یحی بن حسان حدثنا معاویة بهذا الاسناد مثله ۔ (رقم ۱۸۷۵)

(iii) حدثنی اسحق بن منصور اخبرنا یزید بن عبد ربه حدثنا الولید بن مسلم عن محمد بن مهاجر عن الولید بن عبدالرحمن الجرشی عن جبیر بن نفیر قال سمعت النواس بن سمعان الکلابی یقول سمعت النبی صلی اللہ علیه وسلم یقول ۔

کو میں نہیں بھولا آپ ﷺ نے فرمایا: وہ اس طرح آئیں گی گویا کہ وہ دو چھتریاں ہیں اور انکے درمیان ایک روشنی ہے یا اس طرح آئیں گی جسے دو سیاہ بادل ہیں یا صف باندھے ہوئے پرندوں کی مانند اپنے ساتھی یعنی پڑھنے والے کی طرف سے شفاعت کرتی ہوئی آئیں گی۔

مسائل ونصائح:

☆ قیامت کے دن قرآن اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کرے گا۔(۸)

☆ ان دونوں سورتوں کے پڑھنے والے کو نور ہدایت اور بہت زیادہ ثواب ملتا ہے۔(۹)

☆ جو صرف قرآن مجید پڑھنا، لیکن نہ معانی سمجھتا ہے نہ اس پر عمل کرتا ہے، ایسے شخص کیلئے اللہ تعالیٰ قیامت کے دن ایک مخلوق بادل کیطرح پیدا فرمائے گا جو اسے قیامت کی گرمی سے بچائے گی۔(۱۰)

☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اس کیلئے روز محشر سائبان کی مثل مخلوق ہوگی جو اسے گرمی سے بچائے گی۔(۱۱)

☆ جو قرآن پڑھتا ہے اور معانی بھی سمجھتا ہے اور اس پر عمل بھی کرتا ہے۔ ایسے شخص کیلئے پرندوں کی طرح مخلوق پیدا ہوگی۔ جو اسے گرمی سے بچائے گی۔(۱۲)

☆ سورہ بقرہ اور آل عمران کے پڑھنے کے فوائد بہت زیادہ ہیں۔(۱۳)

☆ ان سورتوں کو پڑھنے والا جادو ٹونہ سے محفوظ رہے گا۔(۱۴)

☆ یہ دونوں سورتیں اپنے پڑھنے والوں کی شفاعت کریں گی۔

☆ قرآن مجید اور ان دونوں سورتوں کی زیادہ سے زیادہ تلاوت کرنی چاہیے۔

(۴۰) حدثنا الحسن بن عرفة حدثنا اسماعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن

۸۔ الاتقان فی علوم القرآن، ج ۲، ص ۱۵۲، ۱۵۳ ۹۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۴۸

۱۰۔ شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۵۸۴ ۱۱۔ ایضاً

۱۲۔ ایضاً ۱۳۔ شرح مسلم للنووی، ج ۴، ص ۹۰

۱۴۔ فتح الملہم، ج ۵، ص ۲۵۰

خالد بن معدان عن کثیر بن مرۃ الحضرمی عن عقبۃ بن عامر قال سمعت رسول للہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم یقول:

"الجاهر بالقرآن کالجاهر بالصدقة والمسر بالقرآن کالمسر بالصدقة"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۱۵)

ترجمہ: حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
بلند آواز سے قرآن پڑھنے، اعلان کر کے صدقہ کرنے والے کی طرح ہے۔ آہستہ قرآن پڑھنے والا چھپا کر صدقہ دینے والے کی طرح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید کی تلاوت آہستہ آواز سے کرنا بلند آواز سے کرنے سے افضل ہے۔(۱۶)

☆ صدقہ وخیرات چھپا کر کرنا اعلانیہ کرنے سے افضل ہے۔(۱۷)

☆ چھپا کر صدقہ کرنا اللہ تعالیٰ کو زیادہ پسند ہے۔(۱۸)

☆ نیکی کرنے کا ہر وہ طریقہ جس میں ریا نہ ہو اور وہ دوسرے کیلئے تکلیف دہ نہ ہو، افضل واعلیٰ ہے۔(۱۹)

☆ قرآن مجید کو آہستہ آواز سے پڑھنا اور بلند آواز سے پڑھنا دونوں طرح جائز ہے۔(۲۰)

☆ صدقہ وخیرات چھپا کر کرنا یا اعلانیہ کرنا دونوں طرح جائز اور باعث ثواب ہے۔(۲۱)

---

(۱۵) i ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ص۱۹۴۵ ii ابوداود، التطوع، رقم ۱۳۳۳، ص۱۳۲۲
iii نسائی، قیام اللیل وتطوع النهار، رقم ۱۶۶۴، ص۲۱۹۹

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام ابوداود اور امام نسائی نے اسے اپنی اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند ابوداود: حدثنا عثمان بن ابی شیبة حدثنا اسماعیل بن عیاش عن بحیر بن سعد عن خالد بن معدان عن کثیر بن مرة الحضرمی عن عقبة بن عامر الجهنی قال قال رسول الله ﷺ۔

سند نسائی: اخبرنا هارون بن محمد بن بکار بن بلال قال حدثنا محمد یعنی ابن سمیع قال حدثنا زید یعنی ابن واقد عن کثیر بن مرة عن عقبة بن عامر حدثهم ان رسول الله ﷺ قال:

۱۶۔ ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۱۹، ص۱۹۴۵ ۱۷۔ ایضاً
۱۸۔ البقرۃ ۲: ۲۷۱ ۱۹۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۸۵
۲۰۔ لقع قوت المغتذی علی حاشی جامع الترمذی، ج ۲، ص ۵۸۵ ۲۱۔ البقرۃ ۲: ۲۷۱

(۲۱) حدثنا الحسن بن علی الحلوانی حدثنا ابو اسامة حدثنا عبدالحمید بن جعفر عن سعید المقبری عن عطاء مولیٰ ابی احمد عن ابی ھریرۃ قال فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

"تعلموا القرآن ، فاقرؤوہ واقرء وہ فان مثل القرآن لمن تعلم فقرأہ وقام بہ کمثل جراب محشو مسکا یفوح بریحہ کل مکان ومثل من تعلمہٗ فیرقد وھو فی جوفہ کمثل جراب وکئ علی مسک "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن (۲۲)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

قرآن سیکھواور پڑھواس لیے کہ جس نے قرآن کوسیکھا پھر اسے پڑھااور قائم کیااس کی مثال ایک مشک سے بھری ہوئی تھیلی کی سی ہے کہ اس کی خوشبو ہر جگہ پھیلتی رہتی ہےاور جس نے اسے یاد کیااور پھر سو گیا تو وہ اس کے دل میں محفوظ ہے جیسے مشک کی تھیلی کو باندھ کر رکھ دیا گیا ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ قرآن مجید کا پڑھنا باعث ثواب وبرکت ہے۔(۲۳)

☆ قرآن کے پڑھنے والے کیلئے رب تعالیٰ کی رحمت خاص ہے۔(۲۴)

☆ قرآن پڑھنے والے کا سینہ خوشبو کی ایسی تھیلی ہے جس سے ہروقت اہل خانہ معطر رہتے ہیں۔(۲۵)

☆ قاری اس سے خود بھی برکت وثواب حاصل کرتا ہےاور دوسروں کو بھی فائدہ دیتا ہے۔(۲۶)

☆ جو قرآن کو نہیں پڑھتا وہ خود بھی برکت سے خالی ہےاور دوسروں کو بھی اس سے کوئی فائدہ نہیں ہے۔(۲۷)

☆ قرآن کو پڑھ کر بھلا دینا آفت ہے۔

---

(۲۲) i ترمذی، باب فضائل القرآن، رقم ۲۸۷۶، ص ۱۹۴۰ ii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۱۷، ص ۲۴۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۲۳۔ ترمذی، فضائل القرآن، رقم ۲۹۰۷، ص ۱۹۴۳ ۲۴۔ الاعراف ۷: ۲۰۴

۲۵۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۷۹ ۲۶۔ ایضا ۲۷۔ ایضا

(۴۲)عن الحارث الاشعری حدثه ان رسول الله صلی اللہ علیه وسلم قال:

”وآمركم ان تذكروا الله فان مثل ذلك كمثل رجل خرج العدو فی اثره سراعا حتی اذا اتی علی حصن حصین فا حرز نفسه منهم كذلك العبد لا یحرز نفسه من الشیطان الا بذكرا لله“

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۲۸)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
میں تمہیں اللہ کے ذکر کی تلقین کرتا ہوں اس کی مثال اس شخص جیسی ہے جس کے دشمن اس کے تعاقب میں ہوں اور وہ بھاگ کر ایک قلعہ میں گھس جائے اور ان لوگوں سے اپنی جان بچالے۔اسی طرح کوئی بندہ خودکو شیطان سے اللہ کے ذکر کے علاوہ کسی چیز سے نہیں بچاسکتا۔

مسائل ونصائح:

☆شیطان انسان کا دشمن ہے۔(۲۹)

☆اللہ کا ذکر کرنے سے انسان شیطان سے بچ سکتا ہے۔(۳۰)

☆اللہ کے نیک بندے اس کا ذکر کرتے رہتے ہیں اس لیے شیطانی وسوسوں سے بچ جاتے ہیں۔(۳۱)

☆اللہ کا ذکر کرنے والوں پر شیطان کا زور نہیں چلتا۔(۳۲)

☆اللہ تعالیٰ کا ذکر برائی اور بے حیائی کے کاموں سے روکتا ہے۔(۳۳)

☆اللہ تعالیٰ کا ذکر زیادہ سے زیادہ کرنا چاہیے۔

---

(۲۸) i۔ترمذی،الامثال،رقم ۲۸۶۳،ص۱۹۳۹ ii۔مسند احمد،۴/۱۳،۲۰۲

نقدِسند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن صحیح غریب لکھا ہے۔لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے روایت کیا ہے۔

سنداحمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابو خلف موسیٰ بن خلف كان یعد فی البدلاء ثنا یحی بن ابی كثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحارث الاشعری ان النبی ﷺ قال:

۲۹۔یوسف۱۲:۵
۳۰۔النحل۱۶:۹۸
۳۱۔یوسف۱۲:۲۴
۳۲۔الحجر۱۵:۴۰
۳۳۔العنکبوت۲۹:۴۵

(۴۳)حدثنا محمد بن حمید الرازی حدثنا الفضل بن موسیٰ عن الاعمش عن انس ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ،فقال :

"ان الحمد للہ وسبحان اللہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر لتساقط من ذنوب العبد کما تساقط ورق ھذہ الشجرۃ ."

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث غریب(۴۴)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

بے شک الحمدللہ، سبحان اللہ اور ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر بندے کے گناہوں کو اس طرح جھاڑ دیتے ہیں جیسے اس درخت کے پتے جھڑتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے سے گناہ معاف ہوتے ہیں۔(۳۵)

☆روز محشر تسبیح وتحلیل اور تحمید کا وزن نیکیوں میں بہت بھاری ہوگا۔(۳۶)

☆قیامت کے دن تسبیح وتحمید میزان کو نیکیوں کی طرف جھکا دے گی۔(۳۷)

☆اہل ایمان کو اپنے گناہوں کی معافی کیلئے اللہ تعالیٰ سے توبہ کرتے رہنا چاہیے۔(۳۸)

☆ہمیں تسبیح وتحمید زیادہ سے زیادہ کرنی چاہیے۔(۳۹)

---

(۴۴) i ترمذی، الدعوات ،رقم ۳۵۳۳،ص ۲۰۱۵

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب لکھا ہے۔لیکن امام بخاری اور امام مسلم نے اسی مفہوم کی حدیث اپنی اپنی سند سے ذکر کی ہے جو کہ امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہے۔

سند بخاری: حدثنا عبداللہ بن مسلمة عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم .(رقم:۶۴۰۵)

سند مسلم: حدثنا یحی بن یحی ، عن مالك عن سمی عن ابی صالح عن ابی ھریرۃ ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم:(رقم : ۲۶۹۱)

۳۵۔البقرۃ۲:۵۸ ۳۶۔بخاری، التوحید، رقم ۷۵۶۳،ص ۶۳۱

۳۷۔مسلم، الدعوات، رقم ۳۵۱۷،ص ۲۰۱۳ ۳۸۔التحریم۶۶:۸

۳۹۔النصر۱۱۰:۳

باب چہارم

اخلاق وفضائل

فصل اوّل	دعوت دین
فصل دوم	معاشرتی اخلاقیات
فصل سوم	فضائل

فصل اوّل

دعوت دین

(۴۴) عن انس بن مالك عن ام حرام وهی خالة انس قالت اتانا النبی صلی اللّٰہ علیه وآله وسلم یوما فقال:

" نـاس مـن امتـی عـرضـوا عـلـی غـزاة فی سبیل اللّٰہ یرکبون ثبج هذا البحر ملوك علی الأسرة او مثل الملوك علی الأسرة "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (۱)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

مجھ پر میری امت کے کچھ لوگ پیش کئے گئے، جو اللہ کی راہ میں جہاد کرنے کیلئے اس سمندر کے سینے پر اس طرح سوار ہوں گے جیسے بادشاہ اپنے تختوں پر بیٹھتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ سمندری جہاد افضل ترین جہاد ہے۔(۲)

☆ جہاد کرنے والے جنت میں بادشاہوں کی طرح تختوں پر بیٹھیں گے۔(۳)

☆ حضور اکرم ﷺ نے مستقبل کی پیشین گوئی فرمائی اور یہ معجزات نبوی ﷺ میں سے ہے۔

---

(۱) i ترمذی، فضائل الجهاد، رقم ۱۶۴۵، ص ۱۸۲۱ ii بخاری، الجهاد، رقم ۲۷۸۸، ص ۲۲۵

iii ابوداود، الجهاد، رقم ۲۴۹۰، ص ۱۴۰۷ iv مسلم، الامارة، رقم ۴۹۳۴، ص ۱۰۱۹

v نسائی، الجهاد، رقم ۳۱۷۳، ص ۲۲۹۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ ام حرام ملحان کی بیٹی اور ام سلیم کی بہن اور حضرت انس بن مالک کی خالہ ہیں۔

۲۔ عمدة القاری، ج ۱۰، ص ۹۰ ۳۔ ایضاً ص ۸۸

☆ راہِ خدا میں موت شہادت ہے۔(۴)

☆ جہاد فی سبیل اللہ کی تمنا اور دعا کرتے رہنا چاہیے۔(۵)

☆ شہادت کی موت افضل ترین موت ہے۔

☆ آپ ﷺ کو مستقبل کے ان غزوات کا علم دیا گیا۔(۶)

☆ نبی کریم ﷺ کا خواب وحی خدا ہوتی ہے۔(۷)

(۴۵) عن ابن جریر بن عبداللہ عن ابیہ قال قال رسول اللہ ﷺ :

" من سن سنة خير فاتبع عليها فله اجره ومثل اجور من اتبعه غير منقوص من اجورهم شيًا ومن سن سنةشر فاتبع عليها كان عليه وزره ومثل اوزار من اتبعه غير منقوص من اوزارهم شيًا "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۸)

ترجمہ: حضرت جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے اسلام میں کوئی اچھا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس کیلئے اس عمل کرنے والے کے برابر ثواب لکھا جائے گا اور ان کے ثواب میں سے کچھ بھی کمی نہ کی جائے گی اور جس نے اسلام میں کوئی بُرا طریقہ رائج کیا پھر اس کے بعد اس پر عمل کیا گیا تو اس پر اس عمل کرنے والے کے گناہ کے برابر گناہ لکھا جائے گا اور عمل کرنے والوں کے گناہ میں کوئی کمی نہ کی جائے گی۔

۴۔ فیوض الباری، ج ۱۱، ص ۱۶۴ ۵۔ ایضاً

۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۰، ص ۸۸ ۷۔ ایضاً

(۸) i ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۵، ص ۱۹۲۱ ii مسلم، العلم، رقم ۶۸۰۰، ص ۱۱۴۴

iii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۰۳، ص ۲۴۸۹

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ یہ روایت حضرت جریر بن عبداللہ سے اور طریقوں سے بھی روایت کی گئی ہے اور یہ منذر بن جریر بن عبداللہ عن ابیہ عن النبی ﷺ سے بھی مروی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نیک کاموں کو ایجاد کرنا مستحب ہے۔(۹)

☆ بُرے کاموں کو ایجاد کرنا حرام ہے۔(۱۰)

☆ جس شخص نے کوئی نیک عمل ایجاد کیا تو اس کو قیامت تک اس نیکی پر عمل کرنے والوں کا ثواب ملتا رہے گا۔(۱۱)

☆ جس شخص نے کسی برائی کو ایجاد کیا تو قیامت تک اس برائی کا گناہ اس کے نامہ اعمال میں لکھا جاتا رہے گا۔(۱۲)

☆ حضور اکرم ﷺ کی تعلیم سے قیامت تک جو مسلمان نیک عمل کرتے رہیں گے ان تمام مسلمانوں کی نیکیوں کا اجر حضور اکرم ﷺ کو عطا کیا جائے گا۔(۱۳)

☆ کل محدثة ضلالة و کل بدعة ضلالة سے مراد بدعت باطلہ و مذمومہ ہے۔(۱۴)

☆ بدعت کی پانچ قسمیں ہیں۔

۱۔واجبہ ۲۔مندوبہ ۳۔محرمہ ۴۔مکروہۃ ۵۔مباحۃ (۱۵)

☆ نیک کاموں کے کرنے کی ترغیب دینی چاہیے۔

۹۔شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴ ۱۰۔ایضاً

۱۱۔مرقات، ج ۱، ص ۲۳۳ ۱۲۔ایضاً

۱۳۔ایضاً ۱۴۔شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۱۰۴

۱۵۔ایضاً، ۱۰۵

(۴۶) عن ابی هريرة رضى الله عنه قال قيل يارسول الله قال :

"مثل المجاهد فى سبيل الله مثل القائم الصائم الذى لا يفتر من صلاة ولاصيام حتى يرجع المجاهد فى سبيل الله ."

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ کے راستہ میں جہاد کرنے والا جہاد سے واپسی تک اس شخص کی طرح ہے جو قیام کرنے والے، روزہ دار، روزہ و نماز سے تھکنے والا نہ ہو حتیٰ کی مجاہد جہاد سے واپس لوٹ آئے۔

مسائل ونصائح:

☆ اللہ تعالیٰ کی راہ میں شہید ہونے والے کا اجر وثواب بہت زیادہ ہے۔(۱۷)

☆ نماز ادا کرنا، روزہ رکھنا اور اللہ کے احکامات پر عمل کرنا افضل ترین اعمال ہیں۔(۱۸)

☆ جہاد کرنا ان تینوں سے بھی افضل ہے اور اس کا انعام ان سے زیادہ ہے۔(۱۹)

☆ شہید کیلئے اللہ تعالیٰ نے جنت کا ذمہ لیا ہے۔(۲۰)

☆ شہداء کی ارواح کو اللہ تعالیٰ مرتے ہی جنت میں داخل فرمادے گا۔(۲۱)

☆ شہید کو اللہ تعالیٰ اتنی عزت ومرتبے سے نوازے گا کہ وہ بار بار شہادت کی آرزو کرے گا۔(۲۲)

---

(۱۶) i ترمذی، فضائل الجہاد، رقم ۱۶۱۹، ص ۱۸۱۸ ii مسلم، الامارۃ، رقم ۴۸۶۹، ص ۱۰۱۵

iii مسند احمد، رقم ۹۹۲۸، ۷۰۰۰۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اور طرق سے بھی مروی ہے۔

۱۷۔ شرح صحیح مسلم، ج ۵، ص ۸۸۶ ۱۸۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۳، ص ۲۵

۱۹۔ ایضاً ۲۰۔ التوبۃ ۹:۱۱۱

۲۱۔ شرح صحیح مسلم، ج ۵، ص ۸۸۳ ۲۲۔ مسلم، الامارۃ، رقم ۴۸۶۷، ص ۱۰۱۵

(۴۷) حدثنا محمد بن بشار، حدثنا معاذ بن هشام عن أبيه عن قتادة عن سالم بن ابی الجعد عن معدان بن ابی طلحة عن ابی نجيح السلمی رضی الله عنه قال سمعت رسول الله ﷺ يقول:

"من رمى بسهم في سبيل الله، فهو له عدل محرر"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۲۳)

ترجمہ: حضرت ابو نجیح سلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
جس شخص نے اللہ کی راہ میں تیر پھینکا وہ اس کے لیے ایک غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ اعلاء کلمۃ اللہ کیلئے جتنی قوت ہو اس کے مطابق جہاد کرنا چاہیے۔ (۲۴)
☆ جہاد کیلئے تھوڑی سی کوشش کا اجر بہت زیادہ ہے۔ (۲۵)
☆ جہاد کرنے والے کیلئے رب تعالیٰ کی رضا ورحمت لکھ دی گئی ہے۔ (۲۶)
☆ تمام مسلمانوں کو ایک دوسرے کو جہاد کی تلقین کرتے رہنا چاہیے۔ (۲۷)
☆ شہادت کے ساتھ ہی مجاہد کو جنت عطا ہو جاتی ہے۔ (۲۸)
☆ جہاد کیلئے کوشش نہ کرنا منافقین کا عمل ہے۔ (۲۹)

---

(۲۳) i ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۳۸، ص ۱۸۲۰ ii ابوداؤد، العتق، رقم ۳۹۶۵، ص ۱۵۱۴
iii نسائی، الجہاد، رقم ۳۱۴۴، ص ۱۱۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث صحیح ہے۔ ابو نجیح کا نام عمرو بن عبسہ سلمی ہے عبداللہ بن ارزق، عبداللہ بن زید ہیں۔

۲۴۔ الانفال ۸: ۶۰ ۲۵۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۳۳، ص ۱۸۱۹
۲۶۔ آل عمران ۳: ۱۷۰ ۲۷۔ الانفال ۸: ۶۵
۲۸۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۴۱، ص ۱۸۲۰ ۲۹۔ آل عمران ۳: ۱۶۷

(۴۸) حدثنا محمد بن بشار واحمد بن نصر النیسابوری وغیر واحد قالوا حدثنا صفوان بن عیسیٰ حدثنا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

"ما یجد الشہید من مس القتل الا کما یجد احدکم من الم القرصۃ" (۳۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
شہید موت کے وقت اتنا درد بھی محسوس نہیں کرتا جتنا کہ تم میں سے کوئی سوئی کے چبھنے کا محسوس کرتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ شہید کو شہادت کے وقت اللہ تعالیٰ کا دیدار عطا ہوتا ہے، دیدار الٰہی کی لذت اتنی اعلیٰ ہوتی ہے کہ اسے درد محسوس نہیں ہوتا۔ (۳۱)

☆ شہید کو اللہ تعالیٰ اپنا قرب عطا فرماتا ہے۔ (۳۲)

☆ شہادت کی موت سب سے اعلیٰ ہے۔ (۳۳)

☆ شہادت کی تمنا رکھنے والے کو بھی اللہ تعالیٰ دوزخ سے بچائے گا۔ (۳۴)

☆ اعمال میں سب سے زیادہ ثواب اللہ تعالیٰ شہادت کا عطا فرمائے گا۔ (۳۵)

---

(۳۰) i۔ ترمذی، فضائل الجہاد، رقم ۱۶۶۸، ص ۱۸۲۳

نقد سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب صحیح لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام نسائی اور امام ابن ماجہ نے اپنی اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند نسائی: اخبرنا عمران بن یزید قال حدثنا حاتم بن اسماعیل عن محمد بن عجلان عن القعقاع ابن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ ان رسول اللہ ﷺ قال:

سند ابن ماجہ: محمد بن بشار واحمد بن ابراھیم اللورقی وبشر بن ادم قالوا حدثنا صفوان بن عیسیٰ انبانا محمد بن عجلان عن القعقاع بن حکیم عن ابی صالح عن ابی ہریرۃ قال قال رسول اللہ:

۳۱۔ العرف الشذی، ج ۱، ص ۴۲۹ ۳۲۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۵۵، ص ۱۸۲۲

۳۳۔ البقرۃ ۲: ۱۵۴ ۳۴۔ ترمذی، الجہاد، رقم ۱۶۳۹، ص ۱۸۲۰

۳۵۔ العرف الشذی، ج ۱، ص ۴۲۶

فصل دوم

معاشرتی اخلاقیات

(۴۹) عن النعمان بن بشیر قال سمعت رسول الله ﷺ یقول :

" فمن ترکھا استبراء لدینه اعرضه فقدسلم، ومن واقع شیئا منها یوشك ا ن یواقع الحرام کماانه من یرعی حول الحمی یوشك ان یواقعه "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جوشبہ ڈالنے والی چیز سے بچا اس نے اپنا دین اور عزت محفوظ کر لی اور جو شبہ ڈالنے والی چیزوں میں پڑ گیا وہ حرام میں پڑ گیا۔ اس کی مثال اس چرواہے کی ہے جو کسی دوسرے کی چراگاہ کے اردگرد چراتا ہے تو قریب ہے کہ جانور اس چراگاہ سے بھی چر لیں۔

مسائل ونصائح:

☆مسلمان پر حلال وحرام کی تمیز کرنا لازمی ہے۔(۲)

☆جس چیز کی حلت وحرمت واضح نہ ہو اس سے بچنا دینی فریضہ ہے۔

☆مشتبہات سے بچنے والا اپنے دین کی حفاظت کرتا ہے۔(۳)

---

(۱) i ترمذی، البیوع، رقم ۱۲۰۵، ص ۱۷۷۲ ii بخاری، البیوع، رقم ۲۰۵۱، ص ۱۶۰

iii مسلم، المساقاۃ، رقم ۴۰۹۴، ص ۹۵۵ iv ابوداود، البیوع، رقم ۳۳۲۹، ص ۱۴۷۳

v نسائی، البیوع، رقم ۴۴۵۸، ص ۲۳۷۷ vi مسند احمد، رقم ۱۸۳۹۶، ۱۸۴۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور شعبی سے نعمان بن بشیر کے علاوہ اور طرق سے بھی مروی ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج۱، ص ۴۳۸ ۳۔ فتح الباری، ج۳، ص ۲۹۱

☆مشتبہات سے بچنا اپنی عزت محفوظ کرنا ہے۔(۴)

☆تفہیم دین کیلئے اشتباہ والی اشیاء میں جرح وتعدیل کرنا جائز ہے۔(۵)

☆مشتبہات سے نہ بچنے والا حرام میں مبتلا ہو جاتا ہے۔

☆اسلام میں کسی اور کو نقصان پہنچانا حرام ہے۔

☆اشیاء کی تین اقسام ہیں ا۔حلال ۲۔حرام ۳۔مشتبہات (۶)

☆اشتباہ والی اشیاء میں دلائل سے حلت وحرمت واضح ہو جائے تو عمل کرنا جائز ہے۔(۷)

(۵۰) عن حذیفة حدثنا رسول لله صلی الله علیه و آله وسلم فقال:

"ینام الرجل النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل من اثر الوکت ثم ینام النومة فتقبض الامانة من قلبه فیظل اثرها مثل اثر المجل کجمر دحرجته علی رجلك فتراه منتبرا ولیس فیه شئی"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۸)

ترجمہ: حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

ایک آدمی تھوڑی دیر سوئے گا تو اس کے دل سے امانت اٹھالی جائے گی۔اس کا ہلکا سا نشان نقطہ کی طرح رہ جائے گا۔پھر ایک بار سوئے گا تو امانت اس کے دل سے اٹھ جائے گی۔اس کا نشان ایک انگارہ کی طرح رہ جائے گا،جس طرح کہ ایک انگارہ تو اپنے پاؤں پر لڑھکا وے اور کھال پھول کر چھالے کی شکل اختیار کر لے اور اس کے اندر کچھ نہ ہو۔

۴۔ایضا ۵۔ایضا

۶۔عمدۃ القاری،ج ا،ص ۴۳۸ ۷۔ایضا

(۸) i ترمذی،الفتن ،رقم ۲۱۷۹،ص ۱۸۷۰ ii بخاری،الرقاق،رقم ۶۴۹۷،ص ۵۴۵

iii مسلم،الایمان،رقم ۳۶۷،ص ۷۰۲ iv۔ابن ماجہ،الفتن،رقم ۴۰۵۳،ص ۲۷۲۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆قرب قیامت امانت اٹھ جائے گی۔

☆مسلمانوں کا فرائض وواجبات کو پورا نہ کرنا اور منہیات سے نہ رکنا علامات قیامت میں سے ہے۔(۹)

☆ایسی صورت میں مسلمانوں کے دل نورِ ایمان سے خالی ہو جائیں گے۔(۱۰)

☆امانت میں خیانت کرنے والوں کا انجام آگ کا عذاب ہے۔

☆امانت کا قائم رکھنا لوازمات ایمان میں سے ہے۔(۱۱)

☆مسلمانوں کو امانت کو قائم رکھنا چاہیے۔(۱۲)

(۵۱) عن ابی موسیٰ الاشعری قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم :

" المؤمن للمؤمن کالبنیان یشد بعضه بعضا ۔"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۱۳)

ترجمہ: حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
ایک مؤمن دوسرے مؤمن کیلئے عمارت کی طرح ہے جس کی ایک اینٹ دوسری اینٹ کو مضبوط رکھتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆اہل ایمان ایک دوسرے کیلئے سکون ومضبوطی کا باعث ہیں۔(۱۴)

۹۔عمدۃ القاری، ج۱۵،ص۵۶۹ ۱۰۔ایضاً،ص۵۷۰

۱۱۔فتح الباری، ج۱۱،ص۳۳۴ ۱۲۔نزھۃ القاری، ج۵،ص۶۶۴

(۱۳) i ترمذی، البر والصلۃ، رقم۱۹۲۸،ص۱۸۴۶ ii بخاری، المظالم، رقم۲۴۴۶،ص ۱۹۲

iii مسلم ،البر والصلۃ ،رقم۶۵۸۵،ص۱۱۳۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۱۴۔الصف ۶۱: ۴

☆تمام اہل اسلام کیلئے لازم ہے کہ اتحاد کو برقرار رکھیں۔(۱۵)

☆اتحاد کو توڑنے والا ذلیل ورسوا ہوگا۔(۱۶)

☆وعظ ونصیحت کے دوران مثال دینے اور سمجھانے کیلئے تشبیک دینا جائز ہے۔(۱۷)

☆کسی مسلمان کیلئے یہ جائز نہیں کہ وہ مسلمانوں میں تفریق وتخریب کا باعث بنے۔(۱۸)

☆ایک مسلمان دوسرے مسلمان کیلئے دنیا وآخرت میں معاون ومددگار ہے۔(۱۹)

(۵۲) عن ابی هريرة قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"ان الرجل ليتكلم بالكلمة لايرى بها بأسا يهوى بها سبعين خريفا في النار"(۲۰)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو ایسی بات کرتے ہیں جس میں ان کے نزدیک کوئی حرج نہیں ہوتا، حالانکہ اللہ تعالیٰ اس کی وجہ سے انہیں ستر سال کی مسافت تک دوزخ میں پھینک دیتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆بات کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے۔

☆بغیر تفکر وتدبر کے کی ہوئی بات سے بعض دفعہ بھاری نقصان ہوجاتا ہے۔(۲۱)

☆کسی لفظ کو زبان پر لانے سے پہلے عواقب پر غور وفکر کرنا چاہیے۔

☆جس بات سے نقصان ہو وہ نہ کرنا بہتر ہے۔(۲۲)

۱۵۔آل عمران ۳: ۱۰۳ ۱۶۔ایضاً: ۱۰۵

۱۷۔فیوض الباری، ج ۲، ص ۱۹۴ ۱۸۔ایضاً

۱۹۔فتح الباری، ج ۱۰، ص ۴۵۰

(۲۰) i ترمذی، الرقاق، رقم ۲۳۱۴، ص ۱۸۸۵ ii۔بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۷۷، ص ۵۴۴

iii۔ مسلم، الزھد، رقم ۷۴۸۱۸۲، ص ۱۱۹۴

۲۱۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۵۳ ۲۲۔ایضاً

☆زبان کی حفاظت کرنی چاہیے۔(۲۳)

☆اسلام میں فحش اور برائی والا کلام جائز نہیں ہے۔(۲۴)

☆انسان جس کلام کے حسن وقباحت سے واقف نہ ہو اسے زبان پر نہ لائے۔(۲۵)

(۵۳) عن ابن عمر قال اخذ رسول الله صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ببعض جسدی فقال :

"کن فی الدنیا کانك غریب اوعابر سبیل وعد نفسك فی اهل القبور" (۲۶)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
دنیا میں غریب کی طرح یا مسافر کی طرح زندگی گزار اور اپنے آپ کو قبر والوں میں شمار کر۔

مسائل ونصائح:

☆مال ودولت کا حریص ہونا مسلمانوں کا شیوہ نہیں ہے۔

☆موت کو ہر وقت یاد رکھنا چاہیے۔

☆جتنا مال ودولت کم ہوگا قیامت کے دن حساب وکتاب میں آسانی ہوگی۔

☆لوگوں کے ساتھ میل جول کم رکھنے سے آدمی حسد، عداوت، بغض، کینہ، چغل خوری اور دوسرے بُرے رزائل سے محفوظ رہتا ہے۔(۲۷)

☆دنیا فانی ہے۔(۲۸) ☆ہر وقت اطاعتِ الٰہی میں مصروف رہنا چاہیے۔(۲۹)

☆زندگی میں حالات بدلتے رہتے ہیں۔(۳۰)

☆اس دنیا میں رب تعالیٰ کی رضا کو حاصل کرنے کیلئے کوشش کرتے رہنا چاہیے۔(۳۱)

۲۳۔فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۰۹ ۲۴۔ایضاً، ص ۳۱۱
۲۵۔ایضاً
(۲۶) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۳۳، ص ۱۸۸۶ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۱۶، ص ۵۳۹
iii ابن ماجہ، الزھد، رقم ۴۱۱۴، ص ۲۷۲۷
۲۷۔عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۰۰ ۲۸۔ایضاً ۲۹۔ایضاً
۳۰۔آل عمران ۳: ۱۴۰ ۳۱۔فتح الباری، ج ۱۱، ص ۲۳۴

(۵۴) عن النعمان بن بشیر قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" مثل القائم علی حدود اللہ والمدھن فیھا کمثل قوم استھموا علی سفینۃ فی البحر فاصاب بعضھم اعلاھا واصاب بعضھم اسفلھا فکان الذین فی اسفلھا یصعدون فیستقون المآء فیصبون علی الذین فی اعلاھا فقال الذین فی اعلاھا لاندعکم تصعدون فتؤذوننا فقال الذین فی اسفلھا فانا ننقبھا من اسفلھا فنستقی فان اخذوا علی ایدیھم فمنعوھم نجوا جمیعا وان ترکوھم غرقوا جمیعا "

قال ابو عیسیٰ ھذا حدیث حسن صحیح (۳۲)

ترجمہ: حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

حدود الٰہی کو قائم کرنے اور ان میں سستی کرنے والوں کی مثال اس طرح ہے کہ ایک قوم کشتی پر سوار ہوئی اور کشتی کے اوپر اور نیچے والے حصے کو باہم تقسیم کر لیا۔ بعض کو اوپر حصہ اور بعض کو نیچے والا حصہ ملا۔ نچلے والے اوپر والے حصے میں جا کر پانی لاتے ہیں تو وہ پانی اوپر والوں پر گرنے لگا۔ پس اوپر والوں نے کہا ہم تمہیں اوپر نہیں آنے دیں گے کیونکہ تم ہمیں تکلیف دیتے ہو۔ اس پر نچلے والے کہنے لگے کہ اگر ایسا ہے تو ہم نچلے حصے میں سوراخ کر کے دریا سے پانی حاصل کریں گے۔ اب اگر اوپر والے ان کو اس حرکت سے باز رکھیں گے تو سب محفوظ رہیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب کے سب غرق ہو جائیں گے۔

---

(۳۲) i ترمذی، الفتن، رقم ۲۱۷۳، ص ۱۸۷۰ ii بخاری، الشرکۃ، رقم ۲۴۹۳، ص ۱۹۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حدود الٰہیہ کو قائم کرنا تمام مسلمانوں پر لازم ہے۔

☆ تمام مسلمان ایک کشتی کے سواروں کی طرح ہیں۔ اگر کسی ایک کو یا بعض کو نقصان پہنچے گا تو تمام کو نقصان پہنچے گا۔

☆ اگر مسلمانوں نے حدود الٰہیہ کو قائم کیا اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے فریضہ کو ادا کیا تو نجات پائیں گے۔ (۳۳)

☆ گناہگار گناہوں کی وجہ سے اور نیکوکار بھلائی کا حکم برائی سے نہ روکنے کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہو سکتے ہیں۔ (۳۴)

☆ تقسیم کے وقت تطیب نفس کیلئے قرعہ ڈالنا جائز ہے۔ (۳۵)

☆ مسلم اُمہ کو نقصان پہنچانے والے کو روکنا تمام مسلمانوں پر فرض ہے۔ (۳۶)

☆ جو طاقت ہونے کے باجود برائی کو نہ روکے تو وہ مستحق عذاب ہے۔ (۳۷)

☆ مسلمان کیلئے کوئی ایسا کام جو اس کے پڑوسی کیلئے نقصان دہ ہو، کرنا جائز نہیں ہے۔ (۳۸)

☆ پڑوسی کو اپنے پڑوسی کے حقوق کا خیال رکھنا چاہیے۔

☆ بشرط استطاعت امر بالمعروف اور نھی عن المنکر واجب ہے۔ (۳۹)

۳۳۔ فیوض الباری، ج ۱۰، ص ۲۱
۳۴۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸
۳۵۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۲۸۱
۳۶۔ ایضاً
۳۷۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸
۳۸۔ عمدۃ القاری، ج ۹، ص ۲۸۱
۳۹۔ نزھۃ القاری، ج ۳، ص ۷۰۸

(۵۵)عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"الدنیا سجن المؤمن وجنة الکافر"

قال ابو عیسی هذا حدیث حسن صحیح(۴۰)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

دنیا مؤمن کیلئے قید خانہ اور کافر کیلئے جنت ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مؤمن دنیا میں حرام شہوات سے بچتا ہے۔(۴۱)

☆دنیا میں اہل ایمان کو سخت اور مشکل عبادات کا مکلّف بنایا گیا ہے۔(۴۲)

☆یہ مرنے کے بعد مشقت سے آزاد ہو جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے جو دائمی نعمتیں ان کیلئے تیار کر رکھی ہیں اس کی طرف منتقل ہو جاتے ہیں۔(۴۳)

☆کافر کیلئے جو بھی عیش وآرام ہے وہ صرف دنیا میں ہے۔(۴۴)

☆آخرت میں کفار کو دائمی عذاب ہوگا۔(۴۵)

☆کافر کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا جنت ہے۔

☆مؤمن کیلئے آخرت کے مقابلے میں دنیا قید خانہ ہے۔

---

(۴۰) i ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۲۴، ص ۱۸۸۵ ii مسلم، الزھد والرقاق، رقم ۷۴۱۷، ص ۱۱۹۱
iii مسند، رقم ۸۲۹۶، ۹۰۶۵

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور حضرت عبداللہ بن عمرو سے بھی مروی ہے۔

۴۱۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۹۳ ۴۲۔ اکمال اکمال المعلم، ج ۷، ص ۲۸۵
۴۳۔ ایضاً ۴۴۔ شرح مسلم للنووی، ج ۱۸، ص ۸۳
۴۵۔ ایضاً

(۵۶) عن ابی هریرة قال قال رسول لله صلی الله‌علیه وآله وسلم :

"تقئ الارض افلاذ کبدها امثا ل الاسطوان من الذهب والفضة" (۴۶)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

زمین اپنے کلیجے کے ٹکڑوں کی قے کر دے گی گویا کہ وہ سونے اور چاندی کے ستونوں کی طرح ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆قرب قیامت لوگوں کے پاس مال و دولت بہت زیادہ ہوگا۔(۴۷)

☆زمین کے خزانے جتنے ہیں وہ لوگوں کے ہاتھ آ جائیں گے۔(۴۸)

☆مال کی کثرت ہو جائے گی اور زکوۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا۔(۴۹)

☆جب کسی فرض کی ادائیگی کا محل نہ ہو تو وہ فرض ساقط ہو جاتا ہے۔(۵۰)

☆جب زکوۃ لینے والا کوئی نہیں ہوگا تو زکوۃ کی ادائیگی ساقط ہو جائے گی۔(۵۱)

(۵۷) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی : حدثنا عمر بن علی المقدمی حدثنا نافع بن عمر الجمحی عن بشربن عاصم سمعه یحدث عن ابیه عن عبدالله بن عمرو ان رسول الله صلی الله‌علیه وآله وسلم قال :

"ان الله یبغض البلیغ من الرجال الذی یتخلل بلسانه کما تتخلل البقرة"

---

(۴۶) i ترمذی، الفتن، رقم ۲۲۰۸، ص ۱۸۷۴ ii مسلم، الزکاۃ، رقم ۲۳۴۱، ص ۸۳۷

۴۷۔شرح مسلم للنووی، ج ۷، ص ۹۸ ۴۸۔ایضاً

۴۹۔شرح صحیح مسلم، ج ۲، ص ۹۳۹ ۵۰۔ایضاً ۵۱۔ایضاً

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب ۔ (۵۲)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ ایسے بلیغ شخص کو ناپسند کرتا ہے جو اپنی زبان سے باتوں کو اس طرح لپیٹتا ہے جس طرح گائے چارے کو لپیٹتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ بناوٹی کلام کرنا غیر پسندیدہ ہے۔ (۵۳)

☆ کسی کی بات کاٹ کر اپنی بات سنانا اچھا فعل نہیں ہے۔ (۵۴)

☆ ایسا کلام جو تکلفات اور مشکلات پر مبنی ہو، منع ہے۔ (۵۵)

☆ تقریر و تحریر عام فہم اور لوگوں کے ذہن کے قریب ترین ہونی چاہیے۔ (۵۶)

☆ الفاظ کی ادائیگی اس طرح کرنا کہ سننے والے کو سمجھ نہ آئے ایسا کلام منع ہے۔ (۵۷)

---

(۵۲) i- ترمذی، الادب، رقم ۲۸۵۳، ص ۱۹۳۷ ii- ابوداؤد، الادب، رقم ۵۰۰۵، ص ۱۵۸۹

iii- مسند احمد، رقم ۱۶۵/۲، ۱۸۷

نقدِ سند: i- امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث اس سند سے حسن غریب ہے۔ اس باب میں حضرت سعد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی روایت ہے۔

ii- امام ابوداؤد نے اس پر سکوت اختیار فرمایا ہے۔

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ امام ابوداؤد نے اس حدیث کو ایک سند اور امام احمد بن حنبل نے دو سندوں سے روایت کیا ہے۔

سند ابوداؤد: حدثنا محمد بن سنان الباهلي وكان ينزل العوقة حدثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم عن ابيه عن عبدالله قال ابوداؤد هو عبدالله بن عمرو قال قال رسول الله ﷺ ۔

سند احمد: (i) حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا يزيد ثنا نافع بن عمر عن بشر بن عاصم بن سفيان عن ابيه عن عبدالله بن عمرو عن النبي ﷺ ۔

(ii) حدثنا عبدالله حدثني ابي ثنا ابو كامل ويونس قالا ثنا نافع بن عمر (آگے سند اوپر والی ہے)

نتیجہ بحث: اس طرح اس حدیث سے غرابت کا حکم رفع ہو گیا ہے۔

۵۳۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۷۴ ۵۴۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۷۴

۵۵۔ ایضاً ۵۶۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۷۴

۵۷۔ ایضاً

(۵۸) عن العرباض بن سارية قال وعظنا رسول الله ﷺ قال:

أوصيكم بتقوى الله، والسمع والطاعة، وان عبدحبشي فانه من يعش منكم يرى اختلافا كثيرا، وإياكم ومحدثات الامور، فانها ضلالة فمن ادرك ذلك منكم (فعليكم) بسنتي وسنة الخلفاء الراشدين المهديين، عضوا عليها بالنواجذ"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۵۸)

ترجمہ: حضرت عرباض بن ساریہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میں تم لوگوں کو تقوی اور سننے اور ماننے کی وصیت کرتا ہوں خواہ تمہارا حاکم حبشی غلام ہی کیوں نہ ہو اس لیے تم میں سے جو زندہ رہے گا بہت سے اختلافات دیکھے گا۔ خبردار! (شریعت کے خلاف) نئی باتوں سے بچنا، کیونکہ یہ گمراہی کا راستہ ہے۔ لہٰذا تم میں سے جو شخص یہ زمانہ پائے اسے چاہیے کہ میرے اور خلفاء راشدین مہدیین (ہدایت یافتہ) کی سنت کو لازم پکڑے۔ تم لوگ اسے دانتوں سے مضبوطی سے پکڑلو۔

مسائل ونصائح:

☆ دین اسلام ہی سیدھا اور ہدایت والا راستہ ہے۔ (۵۹)

☆ دین اسلام کو چھوڑنے والا گمراہ اور دوزخی ہے۔ (۶۰)

☆ امت میں اختلافات رونما ہوں گے۔

☆ باطل فرقوں کا خروج ہوگا۔

☆ اختلافات کے وقت نبی کریم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے طریقہ پر چلنے والا ہی نجات پائے گا۔ (۶۱)

☆ ان کو چھوڑنے والا گمراہی کے راستہ پر ہوگا۔

☆ جتنے ممکنہ اسباب ہوں ان کے ساتھ دین اسلام کی مدد کرنا تمام پر لازم ہے۔ (۶۲)

---

(۵۸) i ترمذی، العلم، رقم ۲۶۷۶، ص ۱۹۲۱ ii ابوداؤد، السنۃ، رقم ۴۶۰۷، ص ۱۵۶۱

iii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۴۳، ص ۲۴۷۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۹۔ الانعام ۶:۱۶۱ ۶۰۔ النساء ۴:۱۱۵

۶۱۔ نفع قوت المغتذی، ج ۲، ص ۵۵۳ ۶۲۔ ایضاً

(۵۹) حدثنا احمد بن محمد اخبرنا عبدالله بن المبارك اخبرنا یحییٰ بن عبیدالله عن ابیه عن ابی هریرة قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :

"ان احدکم مرٰاة اخیه فان رای به اذی فلیمطه عنه" (۶۳)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

تم میں سے ہر ایک اپنے دوسرے مسلمان بھائی کیلئے آئینے کی طرح ہے اگر اس میں کوئی عیب دیکھے تو دور کر دے۔

مسائل ونصائح:

☆ اہل ایمان ایک دوسرے سے نصیحت حاصل کرتے ہیں۔(۶۴)

☆ مؤمن جب کسی دوسرے مسلمان میں کوئی عیب دیکھتا ہے تو اس کی اور اپنی اصلاح کرتا ہے۔(۶۵)

☆ مؤمن دوسرے مسلمان میں کوئی نقص دیکھے تو اس کا اس کے سامنے اظہار کر دے اور بتا دے تاکہ وہ اصلاح کرے۔(۶۶)

☆ مؤمن کو دوسرے اہل ایمان کے عیبوں کے دور ہونے کیلئے اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے رہنا چاہیے۔(۶۷)

☆ مؤمن کو خود بھی اذیت سے بچنا چاہیے اور دوسروں کو بھی اذیت دینے سے بچنا چاہیے۔(۶۸)

---

(۶۳) i ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۲۹، ۱۸۴۶ ii ابوداؤد، الادب، رقم ۴۹۱۸، ص ۱۵۸۴

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں عبیداللہ کو شعبہ نے ضعیف کیا ہے۔ اس باب میں حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بھی حدیث منقول ہے۔

۶۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۵۶ ۶۵۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۱۴

۶۶۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۵۶ ۶۷۔ ایضاً

۶۸۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۱۴

(۶۰) حدثنا علی بن سعید الکندی حدثنا ابن المبارك عن حیوة بن شریح عن بکر بن عمرو عن عبداللہ بن هبیرة عن ابی تمیم الجیشانی عن عمر بن الخطاب قال قال رسول للہ صلی اللہ علیه وآله وسلم :

"لو انکم کنتم توکلون علی اللہ حق توکله لرزقتم کما یرزق الطیر تغدو خماصا وتروح بطانا"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۶۹)

ترجمہ: حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

اگر تم اللہ پر اس طرح بھروسہ کرو گے جس طرح بھروسہ کرنے کا حق ہے تو وہ تمہیں اس طرح رزق دے گا جس طرح پرندوں کو رزق دیتا ہے کہ وہ صبح کو گھر سے خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو پیٹ بھر کر واپس لوٹتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ یہ یقین کر لینا کہ فاعل حقیقی، ہر چیز کا عطا کرنے اور روکنے والا اللہ تعالیٰ کی ذات ہے، یہ توکل ہے۔(۷۰)

☆ رزق کیلئے کوشش کرنا توکل کے منافی نہیں ہے۔(۷۱)

☆ ترک کسب، ترک تدبیر اور ترک سعی توکل نہیں ہے۔(۷۲)

☆ توکل کا تعلق دل سے ہے اور یہ جسم کے ظاہری حرکات وسکنات کے منافی نہیں ہے۔(۷۳)

☆ پرندے ہر روز نیا رزق کھاتے ہیں اور اپنی کوشش سے حاصل کرتے ہیں۔ انسان کو بھی اپنی ضروریات کیلئے مسلسل محنت وکوشش کرتے رہنا چاہیے۔(۷۴)

---

(۶۹) i ترمذی، الزهد، رقم ۲۳۴۴، ص ۱۸۸۷ ii ابن ماجہ، الزهد، رقم ۴۱۶۴، ص ۲۷۳۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۷۰۔ شرح سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۴۱

۷۱۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۹

۷۲۔ ایضاً

۷۳۔ ایضاً

۷۴۔ شرح سنن ابن ماجہ، ج ۲، ص ۵۴۱

(۶۱) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا موسیٰ بن اسماعیل حدثنا ابان بن یزید حدثنا یحییٰ بن ابی کثیر عن زید بن سلام ان ابا سلام حدثه ان الحارث الاشعری حدثه ان النبی صلی اللہ علیه وسلم قال: ۔

"وانا امرکم بخمس، اللہ امرنی بهن، والجماعة فانه من فارق الجماعة قید شبر فقد خلع ربقة الاسلام من عنقه الا ان یرجع"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح غریب (۷۵)

ترجمہ: حضرت حارث اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: میں بھی تم لوگوں کو پانچ چیزوں کا حکم دیتا ہوں۔ جن کا اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا ہے، ان میں سے ایک یہ ہے کہ مسلمانوں کی جماعت کے ساتھ منسلک رہنا۔ اس لیے کہ جو جماعت سے ایک بالشت کے برابر بھی الگ ہوا، اس نے اپنی گردن سے اسلام کی رسی نکال دی مگر یہ کہ وہ دوبارہ جماعت سے مل جائے۔

مسائل ونصائح:

☆ مسلمانوں میں تفرقہ ڈالنا ناجائز ہے۔ (۷۶)

☆ سنت کے راستے کو چھوڑنے والا گمراہ ہے۔ (۷۷)

---

(۷۵) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۶۳، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد، ۴/۱۳۰، ۲۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔

امام بخاری کہتے ہیں کہ حارث اشعری صحابی ہیں ان سے اس کے علاوہ بھی احادیث مروی ہیں۔

لیکن امام احمد بن حنبل نے اس حدیث کو اپنی سند سے ذکر کیا ہے۔

سند احمد: حدثنا عبداللہ حدثنی ابی ثنا عفان ثنا ابو خلف موسیٰ بن خلف کان یعد فی البدلاء ثنا یحیٰ بن ابی کثیر عن زید بن سلام عن جده ممطور عن الحارث الاشعری ان النبی ﷺ قال:

۷۶۔ آل عمران ۳: ۱۰۳ ۷۷۔ العرف الشذی، ج ۲، ص ۵۷۶

☆اسلام کی حدود کو پھلانگنے والا اور اس کے اوامر و نہیات کا خیال نہ رکھنے والا سیدھے راستے سے ہٹنے والا ہے۔(۷۸)

☆مسلمانوں کے طریقے پر نہ چلنے والا گمراہی کے رستے پر ہوتا ہے۔(۷۹)

☆بدعات کا اختراع کرنے والا اور ان پر عمل کرنے والا دونوں گمراہ ہیں۔(۸۰)

(۶۲) حدثنا قتیبة حدثنا اللیث عن سعید المقبری عن ابی الولید قال سمعت خولة بنت قیس وکانت تحت حمزة بن عبدالمطلب تقول سمعت رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم یقول:

"ان هذا المال خضرة حلوة من اصابه بحقه بورك له فیه ورب متخوض فیما شاءت به نفسه من مال الله ورسوله لیس له یوم القیامة الا النار"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۸۱)

ترجمہ: حضرت ابو ولید کہتے ہیں کہ میں نے حمزہ بن عبدالمطلب کی بیوی خولہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ مال سرسبز اور میٹھا ہے جس نے اسے حق اور حلال طریقے سے کمایا اس کیلئے اس میں برکت دی گئی اور بہت سے لوگ جو اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے مال سے نفسانی خواہشات پوری کرتے ہیں ان کیلئے قیامت کے دن آگ ہی آگ ہے۔

۷۸۔ تقع قوت المغتذی، ج۲، ص۵۷۶ ۷۹۔ النسآء۴: ۱۱۵

۸۰۔ العرف الشذی، ج۲، ص۵۷۶

(۸۱) ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۴، ص۱۸۹۰

تقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆مال بظاہر دنیا کی خوبصورتی ہے۔(۸۲)

☆دنیاوی مال حلال طریقہ سے حاصل کرنا چاہیے۔(۸۳)

☆ناجائز طریقہ سے مال حاصل کرنے والے کیلئے دوزخ کی وعید ہے۔(۸۴)

☆انسان کو اپنے ہاتھ سے کمایا ہوا رزق کھانا چاہیے اور دوسروں سے بلاضرورت سوال نہیں کرنا چاہیے۔(۸۵)

(۶۳) حدثنا علی بن خشرم اخبرنا عیسیٰ بن یونس ، عن موسیٰ بن عبیدة عن ایوب بن خالد عن میمونة بنت سعد و کانت خادما للنبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قالت قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم :

" مثل الرافلة فی الزینة فی غیر اهلها کمثل ظلمة یوم القیامة لانور لها " (۸۶)

ترجمہ: نبی کریم ﷺ کی خادمہ حضرت میمونہ بنت سعد رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا:

خاوند کے سوا دوسروں کیلئے زینت کے ساتھ ناز ونخرے سے چلنے والی عورت اس طرح ہے، جیسے قیامت کی تاریکی، جس میں کوئی روشنی نہ ہو۔

۸۲۔الکھف ۱۸: ۴۶ ۸۳۔النسآء ۴: ۲۹

۸۴۔ایضاً: ۳۰ ۸۵۔تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۴۴

(۸۶) ا ترمذی، الرضاع، رقم ۱۱۶۷، ص ۱۷۶۶

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں اس حدیث کو ہم صرف موسیٰ بن عبیدہ کی روایت سے پہچانتے ہیں اور موسیٰ بن عبیدہ کو حفظ کے اعتبار سے ضعیف قرار دیا گیا ہے لیکن وہ سچے ہیں۔ شعبہ اور ثوری ان سے روایت کرتے ہیں بعض راوی یہ حدیث موسیٰ بن عبیدہ ہی سے غیر مرفوع بھی نقل کرتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ایسی عورت کیلئے قیامت کے دن ذلت ورسوائی ہوگی۔(۸۷)

☆خاوند کی فرمانبرداری کرنے والی عورت کیلئے جنت کی بشارت ہے۔(۸۸)

☆ایسی عورت پر اللہ تعالیٰ راضی ہوتا ہے۔(۸۹)

☆خاوند کے علاوہ دوسرے مردوں کیلئے زیب وزینت کرنے والی عورت کیلئے آخرت کا عذاب ہے۔(۹۰)

☆عورتوں کیلئے ایسا لباس پہننا جو کہ دوسرے مردوں کی توجہ حاصل کرنے کیلئے ہو، وہ ناجائز ہے۔(۹۱)

(۶۴) حدثنا سوید بن نصر اخبرنا عبداللہ بن المبارك عن زکریابن ابی زائدة عن محمد بن عبدالرحمٰن بن سعد بن زرارة عن ابن کعب بن مالك الانصاری عن ابیه قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وآله وسلم:

" ماذئبان جائعان ارسلا فی غنم بافسد لها من حرص المرء علی المال والشرف لدینه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۹۲)

ترجمہ: حضرت مالک انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:
اگر دو بھوکے بھیڑیے بکریوں کے ریوڑ میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنا نقصان نہیں کرتے جتنا مال اور مرتبے کی حرص انسان کے دین کو خراب کرتی ہے۔

۸۷۔عارضۃ الاحوذی، ج۵،ص۱۱۳ ۸۸۔تحفۃ الاحوذی، ج۴،ص۳۲۹

۸۹۔ایضاً ۹۰۔عارضۃ الاحوذی، ج۵،ص۱۱۴

۹۱۔ایضاً

(۹۲) ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۶، ۱۸۹۰

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆دین میں تھوڑی سی خرابی بہت بڑا نقصان ہے۔(۹۳)

☆مال کی حرص بندے کو دینی فساد میں مبتلا کر دیتی ہے۔(۹۴)

☆مال کی حرص رکھنے والا دین کی پرواہ نہیں کرتا اور اپنی آخرت خراب کر لیتا ہے۔(۹۵)

☆مال کی حرص سے تمام برائیاں جنم لیتی ہیں۔(۹۶)

☆مال کے لالچ میں دین کی پرواہ نہ کرنے والا انسان بد بخت ہے۔(۹۷)

۹۳۔تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۴۶ — ۹۴۔ایضاً ص ۴۷

۹۵۔ایضاً — ۹۶۔ایضاً

۹۷۔ترمذی، الزھد، رقم ۲۳۷۵، ص ۱۸۹۰

(۲۵) حدثنا محمد بن وزیر الواسطی حدثنا محمد بن عبید هو الطنافسی حدثنا محمد بن عبدالعزیز الراسبی عن ابی بکر بن عبیدالله بن انس بن مالك عن انس قال قال رسول للهٰ صلی اللہ علیه و آله وسلم:

"من عال جاریتین دخلت انا وهو الجنة کهاتین واشار باصبعیه"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب(۹۸)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

جس نے دو بچیوں کی پرورش کی، میں اور وہ جنت میں ان دو انگلیوں کی مثل داخل ہوں گے آپ ﷺ نے اپنی دو انگلیوں کو ملا کر اشارہ فرمایا۔

مسائل ونصائح:

☆لڑکی کی پیدائش والدین کیلئے باعث رحمت ہے۔(۹۹)

☆بچیوں کی پرورش اور ان کی تعلیم وتربیت پر خاص توجہ دینی چاہیے۔(۱۰۰)

☆بچیاں والدین کیلئے روز محشر دوزخ سے ڈھال ہوں گی۔(۱۰۱)

☆بچیوں کی پرورش وتربیت کرنے والے کیلئے اللہ تعالیٰ کے ہاں جنت کا انعام ہے۔(۱۰۲)

☆ایسے بندے کو جنت میں رسول اللہ ﷺ کا قرب عطا ہوگا۔(۱۰۳)

---

(۹۸) ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۴، ص ۱۸۲۵

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ محمد بن عبید نے محمد بن عبدالعزیز سے اس سند کے ساتھ اس کے علاوہ بھی حدیث روایت کی ہے اور کہا ابو بکر بن عبیداللہ بن انس جبکہ صحیح عبیداللہ بن ابو بکر بن انس ہے۔

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن امام احمد بن حنبل نے اسی مفہوم کی دو احادیث نقل فرمائی ہیں۔ جو کہ دو مختلف سندوں سے ہیں۔

سندِ احمد:(i) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا یونس ثنا حماد یعنی ابن زید عن ثابت عن انس اوغیره قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

(ii) حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا عفان ثنا خالد عن سهیل بن ابی صالح عن سعید الاعشی عن ایوب بن بشیر عن ابی سعید الخدری قال قال رسول الله صلی الله علیه وسلم۔

۹۹۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۰۳ ۱۰۰۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۴۳

۱۰۱۔ ایضاً ۱۰۲۔ ترمذی، البر والصلۃ، رقم ۱۹۱۲، ص ۱۸۲۵

۱۰۳۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۴۶

فصل سوم

فضائل

(٦٦) **عن انس ان رسول الله صلی اللہ علیه وآله وسلم قال :**

" فضل عائشة علی النسآء کفضل الثرید علی سائر الطعام "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن (١)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عورتوں پر فضیلت ایسے ہے جیسے کھانا ثرید کی تمام کھانوں پر۔

مسائل ونصائح:

☆ثرید افضل ترین کھانا ہے۔(٢)

☆حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا افضل ترین خاتون ہیں۔

☆آپ ﷺ کو کھانے میں ثرید اور عورتوں میں سے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا پسند تھیں۔(٣)

☆حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا امہات المؤمنین میں سے اپنے وقت میں حضور اکرم ﷺ کو سب سے زیادہ پسند تھیں۔

---

(١) i ترمذی، المناقب، رقم ٣٨٨٧، ص ٢٠٤٩

ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ٣٧٦٩، ص ٣٠٦

iii مسلم، فضائل الصحابہ، رقم ٦٢٩٩، ص ٢٠٤٩

iv ابن ماجہ، الاطعمۃ، رقم ٣٢٨١، ص ٢٦٧٥

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

٢۔ عمدۃ القاری، ج ١١، ص ٤٩١ ٣۔ فتح الباری، ج ٧، ص ١٠٩

(۶۷) عن جابر بن عبدالله ان اعرابیا بایع رسول الله ﷺ فقال :

" انما المدینة کالکیر تنفی خبثها وتنصع طیبها"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح(۴)

ترجمہ: حضرت جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک دیہاتی نے رسول اللہ ﷺ کے ہاتھ پر بیعت کی تو آپ ﷺ نے فرمایا:

بے شک مدینہ بھٹی کی طرح ہے جو خبیث چیز یعنی میل کچیل کو باہر نکال دیتا ہے اور پاک کو خالص اور صاف ستھرا بناتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ مدینہ منورہ خیر و برکت کا شہر ہے۔

☆ مدینہ منورہ کو حضور اکرم ﷺ تمام شہروں سے زیادہ محبوب رکھتے تھے۔(۵)

☆ مسلمانوں کو مدینہ منورہ خالص بنادیتا ہے۔(۶)

☆ منافق، گمراہ، بے دین مدینہ منورہ سے اطمینان قلب حاصل نہیں کرسکتا۔

☆ اہل ایمان کیلئے مدینہ اطمینان کی جگہ ہے۔

☆ مدینہ منورہ کو برا بھلا کہنے والا بدبخت ہے۔

☆ مدینہ منورہ میں قیامت تک خیر و برکت قائم رہے گی اور اس شہر اور اس کے رہنے والوں کی فضیلت دائمی ہے۔(۷)

---

(۴) i ترمذی، المناقب، رقم ۳۹۲۰، ص ۲۰۵۲ ii بخاری، الاحکام، رقم ۷۲۰۹، ص ۶۰۱
iii مسلم، الحج، رقم ۳۳۵۵، ص ۹۰۷ iv مسند احمد، رقم ۲۱۶۹۳/۱۵۱۳۴

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۵۔ فیوض الباری، ج ۷، ص ۱۱۱ ۶۔ عمدۃ القاری، ج ۱۶، ص ۴۵۷

۷۔ فتح الباری، ج ۱۳، ص ۲۰۰

(٦٨) عن ابی هریرة عن النبی ﷺ قال:

”بینما رجل یرعی غنماله اذجاء ذئب فاخذشاة فجاء صاحبها فانترعهامنه فقال الذئب کیف تصنع بهایوم السبع یوم لاراعی لهاغیری؟قال رسول اللهﷺ فامنت بذلك اناوابوبکروعمر ۔

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن صحیح (٨)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک چرواہا اپنی بکریوں میں تھا کہ ایک بھیڑیا آیا اور اس نے ایک بکری پکڑی اور لے گیا تو اس چرواہے نے اس بھیڑیے کا پیچھا کیا یہاں تک کہ اس بھیڑیے سے بکری کو چھڑا لیا تو بھیڑیے نے اس چرواہے کی طرف دیکھ کر کہا کہ اس دن بکری کو کون بچائے گا کہ جس دن میرے علاوہ کوئی چرواہا نہیں ہوگا۔تو رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: میں تو اس بات پر یقین کرتا ہوں اور حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ بھی یقین کرتے ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆ جو جانور جس کام کیلئے ہے اس سے وہی کام لیا جائے۔

☆ جانوروں کو تکلیف دینا جائز نہیں ہے۔

☆ جانوروں کو دوسرے کے ظلم سے بچانا ہم تمام پر لازم ہے۔

☆ اللہ کے حکم سے جانور بھی بول سکتے ہیں۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کی ہر بات کو سچا سمجھنا ایمان ہے۔

---

(٨) i ترمذی، المناقب، رقم ٣٦٩٥، ص ٢٠٣٢

ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ٣٦٩٠، ص ٣٠٠

iii مسلم، فضائل الصحابة، رقم ٦١٨٣، ص ١٠٩٨ iv مسند احمد، رقم ٧٣٥٥

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ایمان کامل اور آپ فضیلت والے ہیں۔(۹)

☆ رب تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔

☆ انبیاء کرام علیہم السلام کے معجزات برحق ہیں۔

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔(۱۰)

☆ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ تمام صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین سے افضل ہیں۔(۱۱)

(۲۹) عن ابی امامة بن سهل بن حنيف عن بعض اصحاب النبی ﷺ ان النبی ﷺ قال:

" بينا انا نائم رأيت الناس يعرضون علی وعليهم قمص منها ما يبلغ الثدی ومنها ما يبلغ الثدی ومنها ما يبلغ اسفل من ذلك فعرض علی عمر وعليه قميص يجره ، قالوا : فما اولته يا رسول الله ؟ قال " الدين "(۱۲)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:
میں سورہا تھا کہ میں نے لوگوں کو دیکھا کہ وہ مجھ پر پیش کیے جاتے ہیں اور ان کے بدنوں پر کرتے ہیں۔ان میں سے کچھ کے کرتے چھاتی تک ہیں اور کچھ کے کرتے اس سے نیچے تک ہیں اور پھر عمر میرے سامنے لائے گئے اس کے اوپر ایک کرتا ہے جس کو وہ زمین پر گھسیٹتا چلا جارہا ہے صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا! اے اللہ کے رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اس کی تعبیر کیا ہے؟ فرمایا: دین۔

۹۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۵

۱۰۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۵۵، ص ۲۹۷ ۱۱۔ ایضا

(۱۲) i۔ ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۸۵، ص ۱۸۸۲

ii۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۹۱، ص ۳۰۰

iii۔ مسلم، فضائل الصحابہ، رقم ۶۱۹۰، ص ۱۰۹۹

مسائل ونصائح:

☆ نبی کا خواب وحی ہوتا ہے۔(iv)

☆ نبی کریم ﷺ کو لوگوں کے حالات پر آگاہ کیا گیا تھا۔

☆ نبی کریم ﷺ تعبیر کا علم رکھتے تھے۔

☆ لوگوں کے درجات مختلف ہیں۔

☆ جو دین پر جتنا عمل کرے گا اس کا درجہ اتنا ہی اعلیٰ ہوگا۔

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کامل دین والے تھے۔ (v)

(۷۰)عن حمزة بن عبدالله عن بن عمر قال سمعت رسول الله ﷺ يقول :

" بينا انانائم اذأتيت بقدح لبن فشربت منه ثم اعطيت فضلي عمربن الخطاب قالوا:فمااولته يا رسول لله ؟ قال "العلم "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث صحيح (۱۳)

ترجمہ: حضرت حمزہ بن عبداللہ بن عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا:

میں سو رہا تھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا تو میں نے اس سے پیا۔ پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو دے دیا صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیک وسلم! اس خواب کی کیا تعبیر ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: علم۔

---

iv- فتح الباری، جلد ۷، ص ۴۶ v- عمدۃ القاری، جلد ۱۱، ص ۴۲۲

(۱۳) i ترمذی، الرؤیا، رقم ۲۲۸۴، ص ۱۸۸۲

ii بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۸۱، ص ۲۲۹

iii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۱۹۰، ص ۱۰۹۹

نقد سند: امام ترمذی فرماتے ہیں کہ حدیث ابن عمر حدیث صحیح ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شان نبی کریم ﷺ کے سبب سے ملی۔
☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فضیلت علم وتقویٰ کے ذریعے حاصل ہوئی۔
☆ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو فیض نبوت عطا ہوا۔
☆ علم نافع کیلئے استاد یا شیخ کی توجہ کا حاصل ہونا ضروری ہے۔
☆ علم کے تمام سرچشمے حضور اکرم ﷺ کی ذات اقدس سے پھوٹتے ہیں۔
☆ نبی کریم ﷺ کو اللہ تعالیٰ کیطرف سے علوم عطا ہوئے۔
☆ علم سے جسم اور روح کو تازگی اور خوشی نصیب ہوتی ہے۔
☆ بدن کی غذا دودھ اور روح کی غذا علم ہے۔ (۱۴)
☆ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کتاب وسنت کا کامل علم حاصل تھا۔ (۱۵)

(۷۱) عن عامر بن سعدبن ابی وقاص عن ابیه قال قال النبی ﷺ لعلی
"اما ترضی ان تکون منی بمنزله هارون من موسیٰ الا انه لا نبوة بعدی" (۱۶)

ترجمہ: حضرت سعد سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کیلئے فرمایا: کیا تم اس پر راضی نہیں ہو کہ تمہیں مجھ سے وہی نسبت ہو جو حضرت ہارون علیہ السلام کو حضرت موسیٰ علیہ السلام سے تھی سوائے اس کے کہ میرے بعد نبوت نہیں ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ نبی کریم ﷺ پر نبوت کا سلسلہ ختم ہو چکا ہے۔
☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو نبی کریم ﷺ کا قرب حاصل تھا۔
☆ کسی بھی نبی علیہ السلام کا اپنے کسی امتی کو کسی کام کی انجام دہی کیلئے خلیفہ بنانا جائز ہے۔
☆ وصف نبوت میں خلافت نہیں ہوتی۔
☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ خلیفہ بننے کے اہل تھے۔

۱۴۔ فتح الباری، ج ۷، ص ۴۶ ۱۵۔ ایضاً

(۱۶) i ترمذی، المناقب، رقم ۳۷۲۴، ص ۲۰۳۵ ii بخاری، المغازی، رقم ۴۴۱۶، ص ۳۶۱
iii مسلم، الفضائل، رقم ۶۲۱۷، ص ۱۱۰۱

(۴۷) حدثنا قتيبة حدثنا محمد بن فضيل عن سالم بن ابی حفصة والاعمش وعبدالله بن صهبان وابن ابی ليلی وكثير النواء كلهم عن عطية عن ابی سعيد قال قال رسول الله صلی الله عليه وآله وسلم :

" ان اهل الدرجات العلی ليراهم من تحتهم كما ترون النجم الطالع فی افق السمآء وان ابا بكر وعمر منهم وانعماء"

قال ابو عيسیٰ هذا حديث حسن (۱۷)

ترجمہ: حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

جنت میں اعلیٰ درجات والوں کو ادنیٰ درجات والے اس طرح دیکھیں گے جیسے تم لوگ ستارے کو آسمان کے اُفق پر چمکتا ہوا دیکھتے ہو۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ انہی اعلیٰ درجات والوں میں سے ہیں اور کیا خوب ہیں۔

مسائل ونصائح:

☆علماء امت میں اعلیٰ ترین اور رتبے والے ہیں۔ (۱۸)

☆علماء کا رتبہ علم کی وجہ سے ہے۔ (۱۹)

☆علماء کا رتبہ ان کے حصول علم اور تبلیغ علم کی وجہ سے ہے۔ (۲۰)

☆علم حاصل کرنا نفلی عبادت سے بہتر ہے۔ (۲۱)

☆عالم چاند اور عابد ستارے ہیں۔ عالم خود روشن ہوتا ہے اور دوسروں کو اپنی روشنی سے فیض یاب کرتا ہے عابد خود روشن ہوتا ہے لیکن اس کی روشنی دوسروں کیلئے نہیں ہوتی۔ (۲۲)

☆علماء انبیاء کے وارث ہیں۔ (۲۳)

---

(۱۷) i ترمذی، المناقب، رقم ۳۶۵۸، ص ۲۰۲۸ ii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۹۶، ص ۲۲۸۳۔

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن ہے۔

۱۸۔ المجادلۃ ۵۸:۱۱ ۱۹۔ الزمر ۳۹:۹

۲۰۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۷، ص ۴۸۵ ۲۱۔ ایضاً

۲۲۔ ایضاً، ص ۴۵۶ ۲۳۔ ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۲، ص ۱۹۲۲

(۲۳) حدثنا محمد بن اسماعیل حدثنا ابراهیم بن موسیٰ حدثنا الولید بن مسلم حدثنا روح بن جناح عن مجاهد عن ابن عباس قال قال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

" فقیه اشد علی الشیطان من الف عابد"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث غریب (۲۴)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

ایک فقیہ شیطان پر ہزار عابد سے بھاری ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ جنت میں لوگوں کے درجات مختلف ہوں گے۔

☆ اعلیٰ فضیلت والوں کو اعلیٰ نعمتیں عطا ہوں گی۔(۲۵)

☆ درجات کے لحاظ سے جنت میں مقام ومکان ملیں گے۔(۲۶)

☆ اونچے درجات والوں کو زیادہ نعمتیں ملیں گی۔(۲۷)

☆ امت محمدیہ میں سب اعلیٰ درجہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اور پھر ان کے بعد حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ہے۔(۲۸)

☆ اعلیٰ درجات والوں کی جنت میں شان قابل رشک ہوگی۔

☆ ہمیں زندگی میں نیک اعمال کرنے چاہیے تاکہ جنت میں اچھا مقام ومرتبہ حاصل ہو۔

---

(۲۴) i ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۱، ص ۱۹۲۲ ii ابن ماجہ، السنۃ، رقم ۲۲۲، ص ۲۴۹۱

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث غریب ہے۔

۲۵۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۱۰، ص ۱۳۶ ۲۶۔ ایضاً ۲۷۔ ایضاً

۲۸۔ بخاری، فضائل اصحاب النبی ﷺ، رقم ۳۶۵۵، ص ۲۹۷

(۴۷) حدثنا محمد بن عبدالاعلی الصنعانی حدثنا سلمة بن رجاء حدثنا الولید بن جمیل حدثنا القاسم ابو عبدالرحمٰن عن ابی امامة الباهلی قال، فقال رسول الله صلی الله علیه وآله وسلم:

"فضل العالم علی العابد کفضلی علی ادناکم"

" فضل العالم علی العابد کفضل القمر علی سائر الکواکب "

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب صحیح (۲۹)

ترجمہ: حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے میری فضیلت تم میں سے ادنیٰ پر۔

عالم کی فضیلت عابد پر ایسے ہے جیسے چاند کی تمام ستاروں پر۔

---

(۲۹) ترمذی، العلم، رقم ۲۶۸۵، ۲۶۸۲، ص ۱۹۲۲

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب صحیح ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام ابوداؤد نے دو سندوں اور امام ابن ماجہ و امام احمد بن حنبل نے ایک ایک سے روایت کیا ہے اور یہ اسناد امام ترمذی کی سند کے علاوہ ہیں۔

سندِ ابوداؤد: (i) حدثنا مسدد بن مسرهد حدثنا عبدالله بن داؤد قال سمعت عاصم بن رجاء بن حیوة یحدث عن داؤد بن جمیل عن کثیر بن قیس، عن ابی الدرداء عن النبی ﷺ۔

(ii) حدثنا محمد بن الوزیر الدمشقی حدثنا الولید قال لقیت شبیب بن شیبة فحدثنی به عن عثمان بن ابی سودة عن ابی الدرداء عن النبی صلی الله علیه وسلم ۔

سندِ ابن ماجہ: حدثنا نصر بن علی الجهضمی ثنا عبدالله بن داؤد عن عاصم بن رجاء بن حیوة (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔)

سندِ احمد: حدثنا عبدالله حدثنی ابی ثنا محمد بن یزید انا عاصم بن رجاء (آگے ابوداؤد والی سند نمبر ا ہے۔)

مسائل ونصائح:

☆دین اسلام کی فقاہت عبادت سے افضل ہے۔(۳۰)
☆فقیہ عابد سے بہتر ہے۔
☆فقیہ شیطان کے بہکاوے میں نہیں آتا اور لوگوں کو نیکی کی طرف بلاتا ہے۔(۳۱)
☆عابد کے پھسلنے کا خطرہ ہوتا ہے۔
☆فقیہ شیطان کے مکروفریب، دنیاوی خواہشات اور دوسرے شیطانی حملوں سے واقف ہوتا ہے اوران سے بچنے کی تدبیر کرلیتا ہے۔(۳۲)
☆عابد عبادت میں مصروفیت کی وجہ سے یہ مقام حاصل نہیں کرتا اور شیطانی حملوں کی تدبیر نہیں کرتا۔(۳۳)
☆ہمیں خود عالم فقیہ بننے کی کوشش کرنی چاہیے اور علماء وفقہاء کا احترام کرنا چاہیے۔

(۷۵) حدثنا علی بن حجر قال اخبرنا الولید بن محمد الموقری عن الزهری عن انس بن مالك قال قال رسول الله صلی الله علیه و آله وسلم :
"انمامثل المریض اذا برأ وصح کالبردة تقع من السمآء فی صفائها ولونها "(۳۴)

ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: مریض جب بیماری سے شفایاب ہوتا ہے تو اس کی مثال ایسی ہے جیسے آسمان سے گرنے اولے کی، کہ وہ پاک صاف اور بے داغ ہوتا ہے۔

مسائل ونصائح:

☆اللہ تعالیٰ بیماری کی وجہ سے مسلمان کے گناہ معاف فرمادیتا ہے۔(۳۵)
☆بیماری کے وقت مسلمان کو صبر سے کام لینا چاہیے اور اللہ تعالیٰ کیطرف سے آزمائش سمجھنا چاہیے۔(۳۶)
☆مسلمان کیلئے بیماری اللہ تعالیٰ کی طرف سے رحمت ہے۔(۳۷)

۳۰۔ترمذی، العلم، رقم۲۶۸۱،ص۱۹۲۲ ۳۱۔تحفۃ الاحوذی، ج۷، ص۴۸۳
۳۲۔ایضا ۳۳۔ایضا
(۳۴) ترمذی، الطب، رقم۲۰۸۶،ص۱۸۶۰
۳۵۔بخاری، المرضی، رقم۵۶۴۰،ص۴۸۳ ۳۶۔عمدۃ القاری، ج۱۴،ص۶۴۳
۳۷۔بخاری، المرضی، رقم۵۶۴۵،ص۴۸۳

باب پنجم

متفرق

(۷۶) عن ابن عمر قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

" انما الناس كابل مائة لا يجد الرجل فيها راحلة "

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن صحيح (۱)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

لوگوں کی مثال ایسے ہے جیسے کہ سو اونٹ ہوں اور ان میں سے آدمی کی سواری کے قابل ایک بھی نہ ہو۔

مسائل ونصائح:

☆ قرب قیامت اہل ایمان کی کمی ہوگی۔

☆ امت محمدیہ پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ صالحین اور اصحاب فضیلت لوگ نہ ہونے کے برابر ہوں گے۔(۲)

☆ قرب قیامت کمینہ صفت لوگوں کی اکثریت ہوگی۔(۳)

☆ آخر وقت میں اکثریت ایسے لوگوں کی ہوگی کہ جن کی صحبت اصلاح سے خالی ہوگی۔(۴)

☆ جب دینی احکامات کی لوگ پرواہ نہیں کریں گے تو قیامت قریب ہوگی۔(۵)

☆ قرب قیامت کفار مقدار میں زیادہ ہوں گے۔(۶)

☆ آخر وقت میں ذہین فطین، صاحب علم وفضل، دین دار، خدا ترس اور لوگوں کے خیر خواہوں کی کمی ہوگی۔(۷)

---

(۱) i ترمذی، الامثال، رقم ۲۸۷۲، ص ۱۹۴۰ ii بخاری، الرقاق، رقم ۶۴۹۸، ص ۵۴۵

iii مسلم، فضائل الصحابۃ، رقم ۶۴۹۹، ص ۱۱۲۴

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن صحیح ہے۔

۲۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱ ۳۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵

۴۔ ایضا ۵۔ عمدۃ القاری، ج ۱۵، ص ۵۷۱

۶۔ فتح الباری، ج ۱۱، ص ۳۳۵ ۷۔ نزھۃ القاری، ج ۵، ص ۶۶۴

(۷۷) حدثنا قتيبة حدثنا حماد بن يحيىٰ الا بح عن ثابت البنانی عن انس قال قال رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم:

"مثل امتي مثل المطر لايدري او له خير ام اٰخره"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب(۸)

ترجمہ: حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

میری امت کی مثال بارش کی طرح ہے جس کے بارے میں یہ معلوم نہیں کہ اس کا پہلا قطرہ خیر ہے یا آخری خطرہ۔

مسائل ونصائح:

☆ نیکی کرنے کیلئے دیر نہیں کرنی چاہیے۔ جب موقع ملے فوراً نیکی کرنا چاہیے۔(۹)

☆ ظاہری حالت کے اعتبار سے دیکھنے والے امت کے پہلے لوگوں اور بعد والے لوگوں میں فضیلت کے اعتبار سے فرق نہیں کر سکتے۔(۱۰)

☆ آخر زمانہ میں آنے والے بعض لوگ بہت نیک خصلت اور کامل ایمان والے ہوں گے۔(۱۱)

☆ سب سے زیادہ رتبے والے صحابہ پھر تابعین اور پھر تبع تابعین ہیں۔(۱۲)

☆ امت میں خیر آخر وقت تک قائم رہے گی۔(۱۳)

---

(۸) i ترمذی، الادب، رقم ۲۸۶۹، ص ۱۹۳۹ ii مسند احمد: ۱۴۳/۳

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔

یہ حدیث حضرت عمار، عبداللہ بن عمرو اور ابن عمر سے بھی مروی ہے اور عبدالرحمٰن بن مہدی سے روایت ہے کہ یہ حماد بن یحیٰ الابح سے بھی ثابت ہے اور فرماتے ہیں وہ میرے اساتذہ میں سے ہیں۔

۹۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۱۰، ص ۳۱۷ ۱۰۔ ایضاً ص ۳۱۸

۱۱۔ ایضاً ۱۲۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۱۷۱

۱۳۔ ایضاً

(۷۸) حدثنا اسحاق بن موسیٰ الانصاری حدثنا محمد بن معن المدنی الغفاری حدثنی ابی عن سعید المقبری عن ابی هریرة عن النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قال :

" الطاعم الشاکر بمنزلة الصائم الصابر"

قال ابو عیسیٰ هذا حدیث حسن غریب (۱۴)

ترجمہ: حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

کھا کر شکر ادا کرنے والا ایسے ہی ہے جیسے روزہ رکھ کر صبر کرنے والا ہے۔

---

(۱۴) i ترمذی، صفة القیامة، رقم ۲۴۸۶، ص ۱۹۰۲

نقدِ سند: امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب لکھا ہے۔ لیکن اس حدیث کو امام بخاری نے ایک عنوان کے تحت ذکر کیا ہے اور امام ابن ماجہ نے اُسے دو مختلف سندوں سے ذکر کیا ہے۔

سند ابن ماجہ: (i) حدثنا یعقوب بن حمید بن کاسب حدثنا محمد بن معن عن ابیه وعن عبداللہ بن عبداللہ الاموی عن معن بن محمد عن حنظلة بن علی الاسلمی عن ابی هریرة عن البنی صلی اللہ علیه وسلم ۔

(ii) حدثنا اسماعیل بن عبداللہ الرقی حدثنا عبداللہ بن جعفر حدثنا عبدالعزیز بن محمد بن محمد عن محمد بن عبداللہ بن ابی حرة عن عمه حکیم بن ابی حرة عن سنان بن سنة الاسلمی قال قال رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم ۔

باب بخاری: امام بخاری نے کتاب الاطعمة میں باب نمبر ۵۶ کو اس حدیث کے الفاظ کے ساتھ لکھا ہے۔ باب کے الفاظ درج ذیل ہیں۔

" باب الطعام الشاکر مثل الصاعم الصابر"

باب کے نیچے امام بخاری نے صرف یہ الفاظ لکھے ہیں۔

" فیه عن ابی هریرة عن البنی صلی اللہ علیه وسلم "

نتیجہ بحث: اس طرح اس حدیث کی غرابت دور ہوگئی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆روزہ رکھنا بڑی فضیلت کا کام ہے۔

☆بھوک و پیاس اور مصیبت، دکھ اور پریشانی میں صبر سے کام لینا اللہ تعالیٰ کو بہت پسند ہے۔(۱۵)

☆کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ کے محبوب بندوں کی صفت ہے۔(۱۶)

☆شکر ادا کرنے کا ثواب بہت زیادہ ہے۔(۱۷)

☆شکر ادا کرنے سے اللہ تعالیٰ نعمتوں میں اضافہ کر دیتا ہے۔(۱۸)

☆کھا کر شکر ادا کرنا اللہ تعالیٰ سے محبت کی علامت ہے۔(۱۹)

☆ہر قسم کی نعمت پر اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنا چاہیے۔(۲۰)

☆اللہ تعالیٰ کا شکر ادا نہ کرنا کفران نعمت اور باعث گناہ ہے۔(۲۱)

☆اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے رہنا چاہیے۔ کیونکہ حمد بھی شکر ہے۔(۲۲)

۱۵۔البقرۃ۲: ۱۵۳ ۱۶۔الزمر۳۹: ۳
۱۷۔عمدۃ القاری، ج۱۴، ص۴۵۸ ۱۸۔ابراہیم۱۴: ۷
۱۹۔فتح الباری، ج۹، ص۵۸۳ ۲۰۔المآئدہ۵: ۶
۲۱۔النمل۲۷: ۴۰ ۲۲۔عمدۃ القاری، ج۱۴، ص۴۵۸

(۷۹) حدثنا ابوهريرة محمد بن فراس البصرى ، حدثنا ابو قتيبة ،سلم بن قتيبة، حدثنا ابو العوام عن قتادة عن مطرف بن عبدالله بن الشخير عن ابيه عن النبى صلى الله عليه وآله وسلم قال :

" مثل ابن آدم والى جنبه تسع وتسعون منية ان اخطانه المنايا وقع فى الهرم حتى يموت"

قال ابو عيسىٰ هذا حديث حسن غريب (۲۳)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن شخیر اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: بنو آدم کی تصویر اس نقشے پر تیار کی گئی ہے کہ اس کے دونوں جانب ننانوے خواہشات ہیں۔ اگر وہ زندگی بھر ان تمام تمناؤں سے محفوظ بھی رہے تو بڑھاپے میں گرفتار ہو جاتا ہے۔ پھر اسی میں اس کی موت واقع ہو جاتی ہے۔

مسائل ونصائح:

☆ انسان کی خواہشات بہت زیادہ اور عمر کم ہے۔ (۲۴)

☆ انسان موت کو بھول کر خواہشات کی تکمیل میں لگا رہتا ہے۔ (۲۵)

☆ اس کی خواہشات پوری نہیں ہوتیں لیکن موت اپنے مقررہ وقت پر آ جاتی ہے۔ (۲۶)

☆ انسان زندگی میں دکھ و پریشانیوں، مصیبتوں اور بیماریوں کو اپنے سے دور کرنے کی کوشش میں لگا رہتا ہے۔ لیکن یہ مرنے تک ختم نہیں ہوتیں۔ (۲۷)

☆ انسان کو چاہیے کہ وہ اللہ کے حکم پر صابر رہے اور جو تقدیر میں اللہ تعالیٰ نے لکھ دیا ہے اس پر راضی رہے۔ (۲۸)

---

(۲۳) ا ترمذی، القدر، رقم ۲۱۵۰، ص ۱۸۶۷

نقدِ سند: امام ترمذی فرماتے ہیں یہ حدیث حسن غریب ہے۔ ہم اسے صرف اسی سند سے جانتے ہیں۔

۲۴۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۳۶۵ ۲۵۔ ایضاً ۲۶۔ ایضاً

۲۷۔ عارضۃ الاحوذی، ج ۸، ص ۳۱۷ ۲۸۔ تحفۃ الاحوذی، ج ۶، ص ۳۶۵

اشاریہ احادیث

اشاریہ احادیث

مصادر و مراجع

مصادرومراجع

قرآن حکیم

(۱)ابن ابو حاتم،عبدالرحمن،ابو محمد رازی،المراسیل،مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت،ط۲،۱۹۸۲

(۲)ابن ابو حاتم،عبدالرحمٰن،ابو محمد رازی،الجرح والتعدیل،مطبوعہ مجلس دائرہ المعارف العثمانیہ ،حیدرآباد،ط۱،۱۹۵۲

(۳) ابن اثیر، عزالدین علی بن محمد، ابوالحسن الجزری، اسدالغابۃ فی معرفۃ الصحابۃ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ،بیروت ،لبنان،ط ۲، ۱۴۲۴ھ/۲۰۰۳ء

(۴) ابن جماعۃ ،محمد بن ابراہیم، المنہل الروی فی مختصر علوم الحدیث النبوی، مطبوعہ دارالفکر،دمشق

(۵)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دارالمعرفۃ،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء ۔

(۶)ابن حبان،محمد، ابوحاتم البستی، المجروحین من المحدثین والضعفاء والمتروکین، مطبوعہ دارالمعرفۃ،بیروت، لبنان، ط۱ ، ۱۹۹۲ء ۔

(۷) ابن حجر عسقلانی ،احمد بن علی ،ابوالفضل شہاب الدین، تقریب التہذیب ،مطبوعہ دارالمعرفۃ بیروت، لبنان،۱۴۲۲ھ/۲۰۰۱ء

(۸)ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی،ابوالفضل شہاب الدین، فتح الباری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ نشرالکتب الاسلامیۃلاہور ، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء

(۹)ابن حجر عسقلانی،احمد بن علی،ابو الفضل شہاب الدین،لسان المیزان،مطبوعہ دائرۃ المعارف العثمانیہ ،حیدرآباد،ط۱،۱۹۶۷

(۱۰) ابن حنبل، احمد، ابوعبداللہ ، العلل ومعرفۃ الرجال ،مطبوعہ الدارالسلفیہ

بومبائی،الهند،ط ۱، ۱۹۸۸ء

(۱۱) ابن حنبل،احمد،ابوعبدالله، مسند الامام احمد بن حنبل ،مطبوعة دار الفکر للطباعة والنشر والتوزیع، بیروت ،لبنان،الطبعة الثانیة، ۱۴۱۹ھ/۱۹۹۸ء

(۱۲)ابن حنبل،احمد،ابو عبدالله، مسند الامام احمد بن حنبل،مطبوعة المطبعة المیمنیة، القاهره، المصر، ۱۳۱۳ھ

(۱۳) ابن خیاط، ابو عمرو ، خلیفه، الطبقات ،مطبوعه دارطیبة الریاض ، السعودیة ،ط ۱، ۱۹۸۲ء

(۱۴)ابن سعد، محمد، ابوعبدالله، الطبقات الکبریٰ،مطبوعه دار صادر بیروت، لبنان، ۱۹۶۰ء

(۱۵) ابن صلاح،عثمان بن عبدالرحمان،(مقدمة) علوم الحدیث،ص ۲۷۰،دار الفکر،دمشق

(۱۶) ابن عباس، عبدالله، تنویر المقباس فی تفسیر ابن عباس،مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی

(۱۷)ابن عدی ، عبدالله، ابواحمد الجرجانی، الکامل فی ضعفاء الرجال، مطبوعه دارالفکر بیروت ، لبنان، ط ۱، ۱۹۸۴ء

(۱۸) ابن عماد،عبدالحی،حنبلی،شذرات الذهب،مطبوعه المکتب التجاری،بیروت

(۱۹) ابن ماجه،محمد بن یزید ،ابوعبدالله،سنن ابن ماجه (موسوعة الحدیث الشریف)،مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة،محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۲۰)ابن معین،یحییٰ،ابو زکریا،معرفة الرجال،مطبوعه مجمع اللغة العربیه،دمشق،ط ۱، ۱۹۸۵

(۲۱)ابن مدینی، علی بن عبداللہ بن جعفر، ابوالحسن السعدی، العلل، مطبوعہ المکتب الاسلامی بیروت، لبنان، ط ۲ ۱۹۸۰ء۔

(۲۲) ابن منظور، محمد بن مکرم، ابوالفضل جمال الدین الافریقی المصری، لسان العرب، مطبوعہ دار صادر بیروت،

(۲۳) ابن نجیم، زین الدین حنفی، البحر الرائق، مطبوعہ مکتبہ ماجدیہ کوئٹہ

(۲۴) ابن ہمام، کمال الدین، فتح القدیر، مطبوعہ مکتبہ نوریہ رضویہ سکھر۔

(۲۵) ابو داود، سلیمان بن اشعث، السجستانی، سنن ابی داؤد(موسوعۃ الحدیث الشریف)، مطبوعہ دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض، المطبعۃ الثالثۃ، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۲۶) ابوزرعۃ، عبدالرحمن بن عمرو، الدمشقی، تاریخ ابی زرعۃ الدمشقی، مطبوعۃ جامعہ بغداد، عراق، ۱۹۷۳ء۔

(۲۷) الری، عبدالجلیل، تحفۃ اہل النظر فی مصطلح اہل الخبر، یادگار لائبریری، گوجرانوالہ، ۱۹۹۸ء

(۲۸) الازہری، محمد کرم شاہ، تفسیر ضیاء القرآن، مطبوعہ ضیاء القرآن پبلی کیشنز لاہور، ۱۴۰۰ھ

(۲۹) الطحان، محمود، تیسیر مصطلح الحدیث(اردو)، مطبوعہ مکتبہ قدوسیہ لاہور، ط۲، ۱۹۹۹ء

(۳۰)امجدی، شریف الحق، نزھۃ القاری شرح صحیح البخاری، مطبوعہ فریدبک سٹال لاہور، ط ۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۳۱) امین، محمد ترقی، المعجم الوسیط، مطبوعہ اشرف علی الطبع حسن علی عطیہ دارالفکر بیروت، لبنان

(۳۲) بابرتی، محمد بن محمود، عنایۃ علی ھامش فتح القدیر مطبوعہ نوریہ رضویہ سکھر

(۳۳)بجنوری، احمد رضا، انوارالباری شرح صحیح البخاری، ادارۃ تالیفات

اشرفیه ملتان ، ۱۴۲۵ھ

(۳۴)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبدالله،التاریخ الصغیر،مطبوعه دار المعرفة بیروت،لبنان،ط ۱،۱۹۸۶ء

(۳۵)بخاری،محمد بن اسماعیل،ابوعبدالله،التاریخ الکبیر،مطبوعه دائرۃالمعارف العثمانیه،حیدرآباد،الهند،ط ۱،۱۹۴۳ء

(۳۶)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الجامع الصحیح البخاری(موسوعة الحدیث الشریف) ،مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع ،الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۳۷)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الجامع الصحیح للبخاری،مطبوعه محمد علی صبیح القاهره،المصر

(۳۸)بخاری ،محمد بن اسماعیل ،ابوعبدالله،الضعفاء الصغیر،مطبوعه دارالمعرفه بیروت،ط ۱،۱۹۸۶ء

(۳۹)برقانی،احمد بن محمد،ابوبکر،سئوالات البرقانی للدارقطنی،مطبوعه نشرة احمد میاں تهانوی لاهور،پاکستان،ط ۱،۱۹۸۴ء

(۴۰) بلباری،عبدالحفیظ،ابوالفضل،مصباح اللغات،مطبوعه ایچ ایم سعید کمپنی کراچی

(۴۱)بیهقی ،احمدبن الحسین،ابوبکر، شعب الایمان ، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت، لبنان،ط ۱ ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء

(۴۲)ترمذی،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،الجامع الترمذی(موسوعة الحدیث الشریف)مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۴۳)ترمذی،محمد بن عیسیٰ،ابوعیسیٰ،علل الترمذی،مطبوعه عالم الکتب بیروت،ط ۱،۱۹۸۹ء

(۴۴) تهانوی، شیخ محمد،التقریرات الرافعة علی النسائی علی هامش سنن

النسائی، مطبوعہ قدیمی کتب خانہ، کراچی

(۴۵)جوزجانی،ابراھیم،ابو اسحاق،احوال الرجال،مطبوعہ موسسۃ الرسالہ بیروت،ط ۱،۱۹۸۵ء

(۴۶) جوھری، اسماعیل بن حماد، الصحاح تاج اللغۃ وصحاح العربیۃ، مطبوعہ دارالعلم للملایین بیروت، لبنان

(۴۷)حاکم نیشا پوری،محمد بن عبداللہ،ابوعبداللہ،سوالات الحاکم النیسا بوری للدار قطنی،مطبوعہ مکتبۃ المعارف ،الریاض،ط ۱،۱۹۸۴ء

(۴۸)حاکم،محمد بن عبداللہ ،ابوعبداللہ نیشاپوری، معرفۃ علوم الحدیث، دارافاق الجدید، بیروت،ط ۴، ۱۴۰۰ھ/۱۹۸۰ء

(۴۹)حاکم،محمد بن عبداللہ نیشاپوری، المستدرک علی الصحیحین،دارالمعرفۃ، بیروت،لبنان،ط ۳، ۱۴۲۷ھ/۲۰۰۶ء

(۵۰)حصکفی، محمد بن علی ، در مختار علی ھامش ردالمحتار ،مطبوعہ مطبع عثمانیہ، استنبول ، ۱۳۲۷ھ

(۵۱)حموی،یاقوت بن عبداللہ،ابوعبداللہ شھاب،معجم البلدان،مطبوعہ السعادۃ بجوار محافظ مصر،۱۳۲۳ھ/۱۹۰۶ء

(۵۲)خالدعلوی،،ڈاکٹر،حفاظت حدیث،الفیصل،ناشران،لاھور،۲۰۰۸ء

(۵۳) ختلی، ابراھیم بن عبداللہ ، ابواسحاق، سؤالات ابن جنید،مطبوعہ مکتبۃ الدار المدینۃ المنورۃ، السعودیۃ، ۱۹۸۸ء

(۵۴)خطابی ، حمد بن محمد ، ابوسلیمان ،معالم السنن شرح سنن ابی داؤد ، مطبوعہ دارالکتب العلمیۃ بیروت، لبنان،ط ۱ ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء

(۵۵)خطیب بغدادی، احمد بن علی، ابوبکر، تاریخ بغداد،مطبوعہ مکتبۃ الخانجی القاھرۃ، ط ۱ ، ۱۹۳۰ء

(۵۶) دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن، الضعفاء والمتروکین ، مطبوعه مؤسسة الرسالة بیروت، لبنان ، ۱۹۸۴ء

(۵۷)دار قطنی، علی بن عمر ، ابوالحسن،العلل،مطبوعه دار طیبة الریاض،ط ۱،۱۹۸۵ء

(۵۸) دارمی ، عبداللہ بن عبدالرحمٰن،ابو محمد،سنن دارمی،،مطبوعه دارالمغنی للنشر والتوزیع،الریاض،السعودیه،ط ۱، ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۵۹)دارمی،عثمان بن سعید،تاریخ عثمان بن سعید الدارمی عن ابن معین،مطبوعه مرکز البحث العلمی مکة المکرمة،ط ۱، ۱۹۸۰ء

(۶۰)دشتانی، محمد بن خلفه، ابوعبداللہ ، اکمال اکمال العلم، مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت ، لبنان

(۶۱)ذهبی،احمد بن عثمان،ابو عبدالله،میزان الاعتدال فی نقد الرجال،مکتبة عیسیٰ البابی الحلبی القاهره،ط ۱، ۱۹۶۳ء

(۶۲)ذهبی، محمد بن احمد ، شمس الدین ،سیر اعلام النبلاء ، مطبوعه دارالفکر بیروت ،لبنان،ط ۱، ۱۴۱۷ھ/۱۹۹۷ء۔

(۶۳)رضوی، محمود احمد ، فیوض الباری شرح صحیح البخاری ، مطبوعه مکتبه رضوان لاهور ، معلوم ندارد ۔

(۶۴)زبیدی، محمدمرتضیٰ ، ابوفیض ، تاج العروس من جواهر القاموس ، مطبوعه دارالفکر للطباعة والنشروالتوزیع بیروت، لبنان

(۶۵) سبکی، محمد خطاب ، محمود، المنهل العذب المورود شرح سنن الامام ابی داؤد ، مطبوعه مؤسسة التاریخ العربی بیروت،لبنان

(۶۶)سخاوی، محمد بن عبدالرحمن،فتح المغیث بشرح الفیه الحدیث،مطبوعه مطبعة العاصمه،قاهره

(٦٧)سعیدی، غلام رسول، تبیان القرآن،مطبوعه فرید بک سٹال لاہور، ط ٣، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٢ء

(٦٨) سعیدی، غلام رسول ،تذکرة المحدثین، ط ٢، مطبوعه فرید بک سٹال لاہور ،١٤٢٣ھ/٢٠٠٢ء

(٦٩)سعیدی، غلام رسول، شرح صحیح مسلم، مطبوعه فرید بک سٹال لاہور ،ط ٩، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٢ء۔

(٧٠) سندھی، حاشیة سنن النسائی، مطبوعه قدیمی کتب خانه کراچی، معلوم ندارد

(٧١)سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر ،جلال الدین ، تدریب الراوی فی شرح تقریب النواوی، مطبوعه میر محمد کتب خانه کراچی، ١٣٩٢ھ/ ١٩٧٢ء۔

(٧٢) سیوطی، عبدالرحمن بن ابی بکر،جلال الدین، زھر الربی علی ھامش سنن النسائی، مطبوعه قدیمی کتب خانه،کراچی ،معلوم ندارد

(٧٣) شاذلی ، علی بن سلیمان ، نفع قوت المغتذی علی ھامش جامع الترمذی، مطبوعه مکتبه رحمانیه لاہور

(٧٤)شامی، محمد امین ،ابن عابدین، ردالمحتار علی در المختار ،مطبوعه مطبع عثمانیه استنبول ، ١٣٢٧ھ۔

(٧٥)الطحان،محمود،الدکتور، تیسیر مصطلح الحدیث ، ،مکتبه رحمانیه،لاہور

(٧٦)عبدالرزاق، ابن الھمام، ابوبکر الصنعانی، المصنف، مطبوعه المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان، ط ١، ١٣٩٢ھ/ ١٩٧٢ء

(٧٧)عثمانی، شبیر احمد ،فتح الملھم، مطبوعه مکتبةدارالعلوم کراچی، کراچی، ١٤٢٤ھ

(٧٨)عثمانی، محمد تقی، علوم القرآن ، مطبوعه دارالعلوم کراچی، ١٤٢٣ھ/ ٢٠٠٣ء

(٧٩)عجلی،احمد بن عبدالله،ابو الحسن،تاریخ الثقات،مطبوعه دارالکتب العلمیه

بیروت،ط ۱، ۱۹۸۴ء

(۸۰)عظیم آبادی، شمس الحق ، ابوطیب ،عون المعبود شرح سنن ابی داؤد ،مطبوعه دارالفکر بیروت، لبنان، ط ۱، ۱۳۹۹ھ/ ۱۹۷۹ء

(۸۱)عقیلی،محمد بن عمرو،ابو جعفر،الضعفاء الکبیر،مطبوعه دارالکتب العلمیه بیروت،ط ۱، ۱۹۸۴ء

(۸۲)علوی ، عبدالرؤف، مختصر شرح جامع ترمذی،مطبوعه مکتبة العلم لاهور

(۸۳)علی قاری، بن سلطان ، ملّا ، مرقات، مطبوعه مکتبه امدادیه ملتان ، ۱۳۹۰ھ

(۸۴)عینی،محمود ،ابومحمد بدرالدین، عمدة القاری شرح صحیح البخاری ، مطبوعه دارالحدیث ملتان ،معلوم ندارد

(۸۵)قاسمی، وحید الزمان،القاموس الوحید،اداره اسلامیات لاهور، کراچی

(۸۶)قاضی ، زین العابدین ، قاموس القرآن،مطبوعه دارالاشاعت کراچی

(۸۷) کاسانی، ابوبکر بن مسعود، علاؤ الدین، بدائع الصنائع ،مطبوعه ایچ ایم سعید اینڈ کمپنی کراچی، ۱۴۰۰ھ

(۸۸)کاندهلوی ، زکریا بن یحیٰ ، محمد ، بذل المجهود فی حل ابی داؤد، مطبوعه دارالکتب العلمیة بیروت ،لبنان

(۸۹)کاندهلوی ، محمد ادریس ، حجیت حدیث ، مطبوعه ایم ثناء الله خان اینڈ سنز ریلوے روڈ لاهور

(۹۰) کشمیری، محمد انور شاه، العرف الشذی شرح سنن الترمذی، مطبوعه داراحیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ،ط ۱ ، ۱۴۲۵ھ/ ۲۰۰۴ء

(۹۱)مبارکپوری ، عبدالرحمن ، ابوالعلاء محمد، تحفة الاحوذی ،مطبوعه دار احیاء التراث العربی بیروت ، لبنان ، ط۳، ۱۴۲۲ھ/ ۲۰۰۱ء

(۹۲)مزی،جمال الدین یوسف،ابو الحجاج،تهذیب الکمال فی اسماء الرجال،مطبوعه موسسة الرسالة بیروت،ط ا،۱۹۹۲ء

(۹۳) مسلم ،ابن حجاج، القشیری، الجامع الصحیح المسلم (موسوعة الحدیث الشریف)، مطبوعه دارالسلام للنشر والتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۹۴)مودودی، ابو الاعلیٰ ،تفهیم القرآن ، مطبوعه اداره ترجمان القرآن ، لاهور ،ط ا،۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۹۵) نسائی، احمد بن علی بن شعیب، ابوعبدالرحمن، الضعفاء والمتروکین، مطبوعه دارالمعرفة،بیروت،لبنان،۱۹۸۶ء

(۹۶) نسائی،شعیب بن علی،ابوعبدالرحمٰن احمد ،سنن النسائی (موسوعة الحدیث الشریف)، مطبوعه دارالسلام للنشروالتوزیع الریاض،المطبعة الثالثة، محرم ۱۴۲۱ھ/۲۰۰۰ء

(۹۷)نووی ، یحیٰ بن شرف، ابوزکریا، شرح صحیح مسلم للنووی ، مطبوعه مکتبة الغزالی دمشق / مؤسسة مناهل العرفان بیروت،لبنان

(۹۸)وحید الزمان خان ، مختصر شرح نووی مترجم ، مطبوعه خالد احسان پبلشرز لاهور، ط ا،۱۹۸۱ء

(۹۹)وحید الزمان خان، فوائدسنن ابن ماجه علی ها مش سنن ابن ماجه ، مطبوعه مهتاب کمپنی لاهور

(۱۰۰)وحید الزمان ، لغات الحدیث ، مطبوعه نور محمد اصح المطابع کراچی

(۱۰۱)یسوعی، لوئیس معلوف، المنجد،مطبوعه دارالمشرق بیروت، لبنان

صاحب تصنیف

نام : مفتی محمد کریم خان بن محمد لقمان خان

ولادت : 20اپریل1980ء

تعلیم : ۱۔Ph.Dعلوم اسلامیہ(سکالر)، بہاؤالدین زکریا یونیورسٹی، ملتان، (2007ء)

۲۔ایم فل علوم اسلامیہ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2006ء)

۳۔ایم اے عربی، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2004ء)

۴۔ایم اے اسلامیات، اسلامیہ یونیورسٹی، بہاولپور، (2003ء)

۵۔ایم اے تاریخ، پنجاب یونیورسٹی، لاہور، (2001ء)

۶۔تخصص فی الفقہ (مفتی کورس)، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2001ء)

۷۔شہادۃ العالیہ فی العلوم العربیۃ والاسلامیہ، تنظیم المدارس پاکستان، (2000ء)

۸۔تکمیل درسِ نظامی، جامعہ نعیمیہ، لاہور، (2000ء)

تحقیقی کام: ۱۔قصص الحدیث (تعلیمی، معاشرتی، سیاسی اور معاشی پہلو) کا تجزیاتی مطالعہ اور عصر حاضر میں اس کا اطلاق (مقالہ Ph.D)

۲۔امثال الحدیث۔۔۔عبر ونصائح (مقالہ ایم فل)

۳۔سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ۔۔۔ایک عظیم مدبر حکمران (مقالہ شہادۃ العالیہ)

۴۔قانونِ وراثت ایکٹ اور شریعتِ اسلامیہ کا تجزیاتی مطالعہ (مقالہ علماء اکیڈمی)

۵۔امثالِ صحیح بخاری ۶۔امثالِ صحیح مسلم ۷۔امثالِ جامع ترمذی

۸۔مختلف مجلات ورسائل میں 30 سے زائد تحقیقی مضامین

مناصب: ۱۔صدر، اسلامک ریسرچ کونسل پاکستان

۲۔پرنسپل، جامعہ علمیہ، لاہور

ریاض الصالحین (مترجم)

تالیفِ لطیف

امام محی الدین ابی زکریا بن شرف نووی رحمہ اللہ

مترجم:

ابو حمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

پروگریسو بکس

یوسف مارکیٹ ○ غزنی سٹریٹ

اردو بازار ○ لاہور

فون 042-37124354 فیکس 042-37352795

پروگریسو بکس

مسند الامام ابی بکر عبداللہ بن الزبیر القرشی الحمیدی

المعروف بہ

مُسندِ حمیدی

تالیفِ لطیف

مولف امام الائمہ ابی بکر عبداللہ بن زبیر بن عیسیٰ حمیدی المتوفی ۲۱۹ھ

مترجم

ابوحمزہ مفتی ظفر جبار چشتی

پروگریسو بُکس

یوسف مارکیٹ ۰ غزنی سٹریٹ
اُردو بازار ۰ لاہور
فون 042-37124354 فیکس 042-37352795